اللہ نور السمٰوات والارض مثل نورہ کمشکوۃ فیہا مصباح

ماہنامہ

مشکوۃ

قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

احسان 1382 ہجری شمسی
جون 2003ء

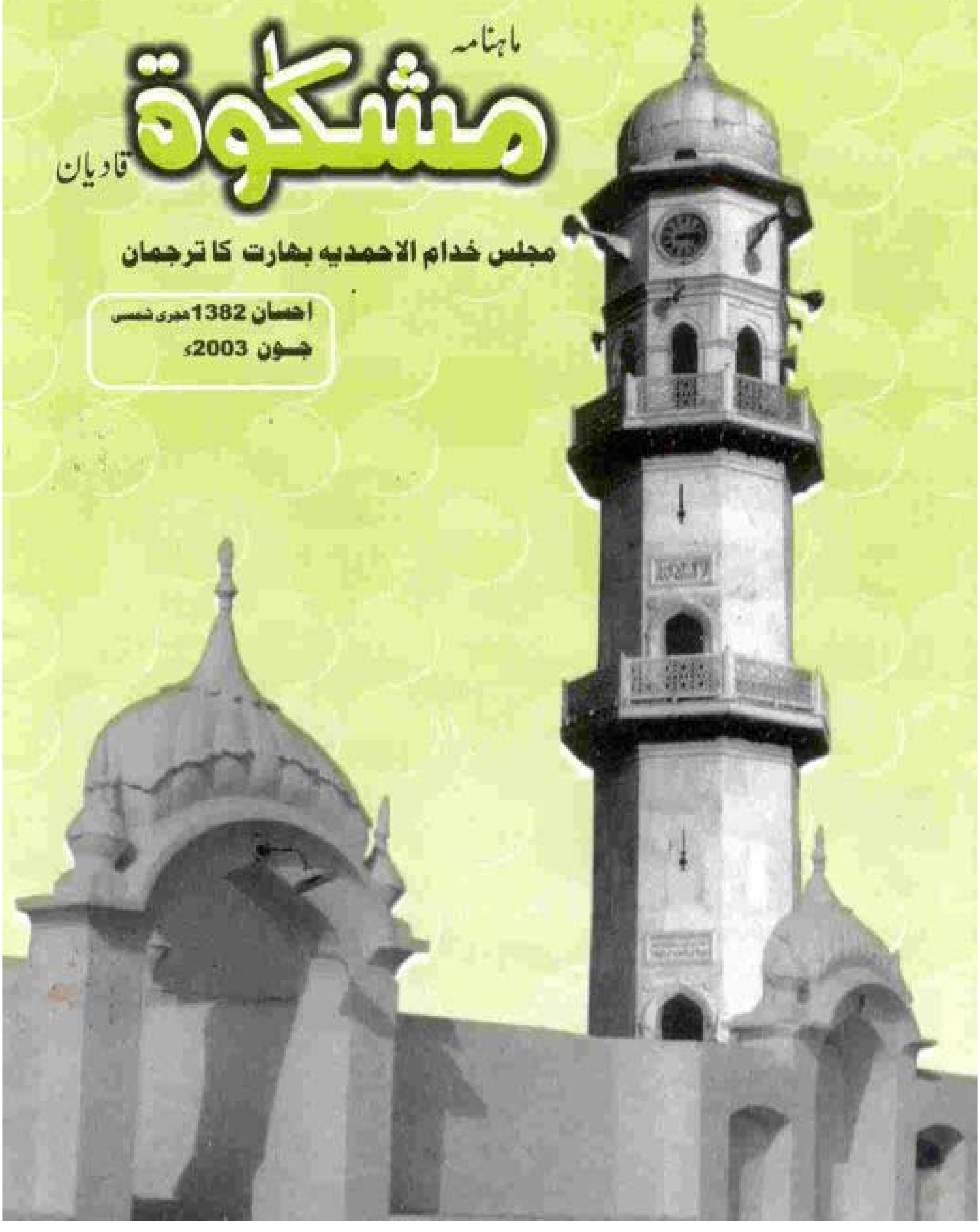

[illegible]

[illegible]

جماعت احمدیہ یادگیر کی طرف سے منعقدہ جلسہ سیرت النبیؐ کے موقعہ پر جھنڈا لہرانے کا منظر

مسجد اقصیٰ یادگیر اوپر کمرہ جات کے افتتاح کے موقعہ پر محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد
ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون و دعوۃ الی اللہ اجتماعی دعا کرواتے ہوئے۔

محترم شیراز احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت مجلس عاملہ
مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر کے ہمراہ

یادگیر میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ کے موقعہ پر خدام کے مقابلہ رسہ کشی کا ایک منظر

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم بسم اللہ الرحمن الرحیم وعلی عبدہ المسیح الموعود

ماہنامہ

مشکوۃ

قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی۔
(المصلح الموعودؓ)

جلد 22 احسان 1382 ھجری شمسی بمطابق جون 2003ء شمارہ-6

ضیاپاشیاں

اداریہ	2
فی رحاب تفسیر القرآن	3
کلام الامام	5
نظم-وہ خدا سب سے بڑھ کے جو ہے باوفا......	6
تیری عاجزانہ راہیں اسے پسند آئیں	7
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقولے	13
داستان درویش	19
ملک ملک کی سیر (بہاماس)	30
بزم اطفال	32
وقار عمل	35
غزل-اس کے در پہ دعا کرے کوئی......	35
اخبار مجالس	36
وصایا نمبر 15212 تا 15217	39

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

نگران: محمد نسیم خان
صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر
زین الدین حامد

نائبین
نصیر احمد عارف
عطاء الٰہی احسن غوری
شاہد احمد ندیم

مینجر: حافظ مخدوم شریف، برائے دفتری امور
سیّد فیروز الدین، برائے سرکلیشن

پرنٹر و پبلشر: منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے
کمپوزنگ: عطاء الٰہی احسن، صمد احمد غوری، طاہر احمد امینی، شاہد احمد ندیم
دفتری امور: راجا ظفر اللہ خان انسپکٹر مشکوۃ
مقام اشاعت: دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت
مطبع: فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان

سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک: 120 روپے
بیرون ملک: 30 امریکن $ یا متبادل کرنسی
قیمت فی پرچہ: 10 روپے

Printed at Fazle Umar Printing Press Qadian and Issued from Office Majlis Khuddamul Ahmadiyya Qadian (Pb)
By Munir Ahmad Hafizabadi M.A Printer & Publisher.

دجالی فتنوں سے خبردار!

جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ یہ زمانہ جس میں ہم زندگی گزار رہے ہیں، سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی اور عروج کا زمانہ ہے۔ اور جدید مواصلاتی نظام کے ذریعہ سے ساری دنیا ایک کنبہ میں تبدیل ہو چکی ہے۔ جس تیزی کے ساتھ آج دنیا IT انفرمیشن ٹیکنولوجی میں ترقی کر رہی ہے اُسی نسبت سے بڑی تیزی کے ساتھ انسان تمام تر اخلاقی قدروں کو پامال کرتے ہوئے جنسی بے راہ روی اور عیاشی میں مبتلا ہوتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ مغربی اقوام اپنے خیالات، تہذیب وتمدن کے ذریعہ تمام دنیا پر چھا رہی ہیں۔ اور رفتہ رفتہ ساری دنیا ان دجالی طاقتوں کی ہمنوا بن کر اس کے غلط اور منفی اثرات کو نہ صرف اپناتے جاتے ہیں بلکہ سادہ لوح انسانوں کو مختلف طریق سے بڑی تیزی کے ساتھ وہ اپنے جال میں پھنساتے جا رہے ہیں۔ نوجوانوں کے ادنیٰ جذبات اور خیالات میں تموج پیدا کر کے انہیں کھلم کھلا فحش اور عریانی کی طرف مائل کر کے اربوں کمانے والی کمپنیوں اور افراد کی کوئی کمی نہیں ہے۔ اور مغربی قوموں کی اس آزادانہ زندگی کے مضر اثرات معاشرہ کے ہر طبقہ میں نظر آ رہے ہیں۔ بعض لوگ اپنی سینکڑوں ضرورتوں کو پس پشت ڈال کر بھی ان جدید وسائل کے خریدنے میں بڑی بڑی رقمیں خرچ کرتے ہیں اور قرض لیتے ہیں اور کمپیوٹر و انٹرنیٹ کے غلط استعمال کے نتیجہ میں نہ صرف وہ اقتصادی بحران سے دوچار ہوتے ہیں بلکہ ان کے گھروں سے امن اٹھ جاتا ہے اور ان کے گھر کا ہر ایک فرد کسی نہ کسی شکل میں جادۂ مستقیم سے بھٹک جاتا ہے۔ خانگی لڑائی جھگڑے ان کے گھروں کا معمول بن جاتا ہے۔ اسلامی قدروں کو خیرباد کرتے ہوئے مغرب کی اندھا دھند تقلید ان کو اچھی لگتی ہے۔ بھائی بہنوں میں لڑائی ہو جاتی ہے۔ بہت سے رشتے توڑ دیئے جاتے ہیں۔ تہذیب وتمدن کے نام پر جنسی اختلاط ایک فیشن سمجھا جانے لگ گیا ہے۔ آج قلمی دوستی کے مختلف ذرائع موجود ہیں اور Internet کے ذریعہ Online ننگی تصاویر دیکھنے و دکھانے کا رجحان بھی بڑھتا جا رہا ہے۔ شریعت کے قوانین اور معاشرہ کے مروّجہ طور طریقوں کو یکسر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ جو شرفاء اس قسم کی اخلاقی گراوٹ کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں ان کو پرانے خیالات کے لوگ کہہ کر تضحیک اور تمسخر کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔

اس سلسلہ میں اخبارات میں جو رپورٹیں اور اعداد وشمار شائع ہوتے ہیں اُن سے پتہ چلتا ہے کہ نوجوانوں کے اخلاق اور طبائع پر نہایت منفی اثر پیدا ہو رہا ہے۔ دنیا کی رنگینیوں سے TV اور Internet کے گندے پروگرام سے وہ ایسے نوجوان تصورات و خیالات میں Sex کے عجیب وغریب لذتوں سے آشنا ہوتے ہیں۔ پھر وہ رفتہ رفتہ اس ''نشہ'' میں مستغرق ہو جاتے ہیں۔ اخلاق اور روحانیت سے تو وہ کوسوں دور ہوتے ہی ہیں اور ساتھ ہی مختلف قسم کی جسمانی بیماریوں میں بھی مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور آسودہ حال خاندانوں میں تو ان فانی لذتوں کے لیے پانی کی طرح روپے بہائے جاتے ہیں۔ اس کا لازمی نتیجہ اقتصادی بحران ہے۔ رفتہ رفتہ یہ بلائیں انسان کی ذہنی اور کسبی صلاحیتوں کو جڑوں سے کھوکھلا کر دیتی ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ جو معاشرہ کی اصلاح، اسکی بہبودی اور ترقی کے لیے قائم کی گئی ہے اسکے اراکین کا فرض ہے کہ وہ اپنے گردوپیش میں اس کا بڑی گہری نظر سے جائزہ لیں۔ آزادانہ جنسی اختلاط کو حکمت عملی کے ساتھ روکنے کی کوشش کریں اور جدید ٹکنالوجی سے مثبت رنگ میں بھرپور طریق سے مستفید ہونے کے طریقے سمجھائیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا جماعت احمدیہ کے نوجوانوں پر بہت بڑا فضل ہے کہ آج دنیا کے سیکڑوں سیٹیلائٹ TV چینلوں کے مقابل پر ایک ایسا چینل MTA کی صورت میں موجود ہے جو ان تمام دجالی فتنوں اور فسادوں کے لیے سدِ باب ہے۔ پس ذہنوں میں، خیالات میں، تصورات اور افکار میں پاکیزگی غالب رہے۔ اگر ہمارے ذہن پاک وصاف ہونگے تو لازماً ہمارے اعمال بھی پاک وصاف ہونگے۔ خدا کی طرف سے عطا کردہ تمام قوتوں اور طاقتوں کو صحیح نہج پر، قوم کی ترقی اور تعمیری کاموں کے لیے کام میں لائے جائیں گے۔ دراصل خدا کی طرف سے عطا کردہ تمام صلاحیتوں سے کماحقہ، صحیح رنگ میں کام لینا ہی انسانی زندگی کے مقاصد کی تکمیل ہے۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو جس بلند و بالا مقام پر دیکھنا چاہتے ہیں وہ درج ذیل حضور کے ارشادات سے بخوبی واضح ہو جاتا ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں:

(باقی صفحہ 29 پر)

سلسلہ تفسیر القرآن

اَرَءَیْتَ اِنْ کَانَ عَلَی الْھُدٰیٓ ۙ ﴿العلق﴾

قسط ۲۰

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی تفسیر کبیر سے ماخوذ

اَرَءَیْتَ اِنْ کَانَ عَلَی الْھُدٰیٓ ۙ

(اے مخاطب) تو م(مجھے) بتا تو سہی کہ اگر وہ (نماز پڑھنے والا بندہ) ہدایت پر ہو؟

سورۃ العلق کی اس آیت کی تفسیر میں حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

تفسیر: اس موقعہ پر ابوجہل صفات والوں کی طرف سے کہا جا سکتا تھا کہ تم جو اعتراض کرتے ہو کہ ہم نے عبادت میں کیوں دخل دیا۔ یہ درست نہیں بے شک اس میں ہمارا کوئی نقصان نہیں تھا۔ ہماری قوم کا کوئی نقصان نہیں تھا حکومت او نظام کا کوئی نقصان نہیں تھا مگر چونکہ اس میں عبادت کرنے والے کا اپنا نقصان تھا اور ہم نے دیکھا کہ وہ ایک بُرا کام کر رہا ہے ہم نے ہمدردی اور محبت کے پیشِ نظر اُسے روک دیا تا کہ اس کام کے بُرے نتائج سے وہ محفوظ رہے۔ اس کا جواب دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَرَءَیْتَ اِنْ کَانَ عَلَی الْھُدٰی۔ مجھے بتاؤ تو سہی اگر ہمارا وہ بندہ ہدایت پر ہو۔ مطلب یہ ہے کہ وہ ہدایت پر ہے۔ یہ بھی گفتگو کا ایک طریق ہوتا ہے کہ الفاظ شک کے استعمال کیے جاتے ہیں مگر مراد اُلٹ ہوتی ہے۔ ہر زبان کا یہ طریقہ ہے مثلاً اُردو میں بھی بولتے ہیں شاید میں نے اسی طرح کرنا ہو اور مراد ہوتی ہے اسی طرح کرنا ہے۔ اسی طرح فرماتا ہے اِنْ کَانَ عَلَی الْھُدٰی یعنی اِنْ کَانَ مُحَمَّدٌ اَوْ اِنْ کَانَ الْعَبْدُ الْمُصَلِّیْ عَلَی الْھُدٰی۔ اگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم یا ہمارا وہ بندہ جو ہماری عبادت کر رہا ہے سچا ہوا تو پھر اس کو روکنے والے کا کیا حال ہوگا۔ مطلب یہ ہے کہ تم اپنے فعل کے جواز میں یہ کہہ رہے ہو کہ ہم اسے عبادت سے اس لیے روک رہے ہیں کہ یہ کہیں دوزخ میں نہ جا پڑے۔ کہیں اللہ تعالےٰ کے غضب اور اس کی ناراضگی کا مورد نہ بن جائے۔ حالانکہ جب یہ معاملہ اگلے جہان سے تعلق رکھتا ہے اور اگلا جہان وہ ہے جو نہ تم نے دیکھا اور نہ تمہارے باپ دادا نے۔ تو تمہیں کیونکر پتہ لگا کہ اس فعل کا نتیجہ ضرور خراب نکلے گا۔ اگر ذاتی طور پر تم سمجھتے تھے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سچائی پر قائم نہیں۔ تب بھی تمہیں عبادت سے روکنے کا کوئی حق نہیں تھا۔ کیونکہ تم کس یقین کی بناء پر ایسا نہیں کہہ رہے۔ تم زیادہ سے زیادہ یہی کہہ سکتے ہو کہ شاید یہ حق پر نہ ہو۔ اسلیے ہم اسے روکنا چاہتے ہیں حالانکہ اس کے مقابلہ میں یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ حق پر ہو اور تم اسے روک کر ظالم بن رہے ہو بہر حال جب یہ معاملہ اگلے جہان سے تعلق رکھتا ہے جس کے متعلق تمہارا علم کسی قطعی بنیاد پر قائم نہیں بلکہ ایک ڈھکوسلہ ہے۔ تم خیال کرتے ہو کہ شاید یہ جھوٹا ہو۔ شاید یہ بُرا کام کر رہا ہو تو محض ایک ظن کی بناء پر تمہیں اس کو روکنے کا حق کہاں سے پیدا ہوگیا۔ جبکہ ہوسکتا ہے کہ یہ ہدایت پر ہو اور تم جو اُسے روک رہے ہو گمراہی اور ضلالت میں پڑے ہوئے ہو۔

دوسرے کو انسان اُسی وقت کسی کام سے روک سکتا ہے جب اُس کے علم کی بنیاد یقین پر ہو۔ مثلاً اگر کوئی بچہ کنوئیں میں گرنے لگے اور ماں باپ پاس نہ ہوں تو ہر شخص حق رکھتا ہے کہ اُسے روکے کیونکہ اس کا نتیجہ یقیناً ہلاکت ہے لیکن اگر ایک شخص تجارت کرنے لگے، زید کا خیال ہو کہ مجھے نفع ہوگا اور بکر کا خیال ہو کہ نفع نہیں ہوگا تو ایسی صورت میں اگر بکر زید سے لڑ پڑے اور اُسے تجارت سے روک دے۔ تو ہر شخص بکر کو ملزم قرار دے گا اور اگر مجسٹریٹ کے پاس مقدمہ جائے گا تو وہ یقیناً بکر کو سزا دے گا اور کہے گا یہ کونسی بدیہی بات تھی جس کی بناء پر تم نے دوسرے کو تجارت کرنے سے روک دیا۔ یہ تو ہوسکتا ہے کہ اگر کوئی شخص زہر کی پڑیہ کھانے لگے تو تو ہم اسے روک دیں کیونکہ یہ بدیہی بات ہے کہ زہر کا نتیجہ ہلاکت ہے۔ لیکن یہ نہیں ہوسکتا کہ ہم کسی کو کھانے سے اس لیے روک دیں کہ ممکن ہے کہ اس کے نتیجہ میں تمہیں ہیضہ ہوجائے۔ پیچش شروع ہوجائے۔ بہر حال جہاں قطعی اور یقینی نقصان ہو وہاں ہر دوست اور ہمسایہ حق رکھتا ہے کہ دوسرے کو نقصان سے بچانے کی کوشش کرے۔ مگر جس امر کے متعلق یقین نہ ہو اُس معاملہ میں کسی دوسرے کا دخل دینا اول درجہ کی حماقت ہوتی ہے۔ چونکہ یہاں عبادت کا معاملہ ہے جس کے متعلق کفار کسی یقین پر قائم نہیں تھے اس لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری یہ دلیل قطعی طور پر غلط ہے کہ ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نقصان سے بچانے کے لیے عبادت سے روک رہے ہیں۔ تم زیادہ سے زیادہ کہہ سکتے ہو کہ شاید یہ ہدایت پر نہ ہو۔ شاید یہ گمراہی میں مبتلا ہو حالانکہ اس کے مقابلہ میں یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ ہدایت پر ہو اور تم گمراہی میں مبتلا ہو

جب یہ معاملہ ایسا ہے جس میں تمہیں صرف شبہ ہی شبہ ہے اور دوسری طرف ایک جوان اور بالغ انسان اپنی مرضی سے ایک قدم اٹھا رہا ہے تو تم اُس کو روکنے والے کون ہو دنیا میں یہی طریق رائج ہے کہ جب کوئی بالغ، جوان اور سمجھدار انسان کوئی ایسا کام شروع کرتا ہے جس کے دونوں پہلو ہو سکتے ہوں مفید بھی اور مضر بھی۔ تو کوئی شخص اُس کو روکا نہیں کرتا۔ ایک شخص سفر پر جاتا ہے تو وہ نقصان بھی اُٹھا سکتا ہے اور فائدہ بھی اُٹھا سکتا ہے۔ ایک شخص تجارت کرتا ہے تو وہ نقصان بھی اُٹھا سکتا ہے اور فائدہ بھی اُٹھا سکتا ہے مگر کسی دوسرے کو یہ حق حاصل نہیں ہوتا کہ وہ سفر یا تجارت سے کسی کو اس لیے روک دے کہ میرا خیال ہے تمہیں نقصان ہوگا۔ یا چونکہ میں سمجھتا ہوں کہ تمہارا بمبئی جانا جانا مفید نہیں اس لیے میں تمہیں گھر سے نکلنے نہیں دیتا۔ ہر شخص ایسے انسان کو پاگل قرار دے گا اور کہے گا کہ تمہیں کیا پتہ کہ اس سفر یا تجارت کا نتیجہ اچھا ہے یا بُرا۔ تم زیادہ سے زیادہ ایک قیاس کر رہے ہو حالانکہ اس کے مقابلہ میں یہ بھی قیاس ہو سکتا ہے کہ اُسے فائدہ ہو۔ اس لیے تمہارا روکنا جنون کی علامت ہے۔ یہی بات اللہ تعالیٰ اس جگہ بیان کرتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جوان، عاقل اور سمجھدار انسان ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں ہی انسان کا فائدہ ہے۔ اگر وہ عبادت کرتے ہیں تو تمہارا کوئی حق نہیں کہ تم انہیں عبادت سے روکو۔ ہم مانتے ہیں کہ تم عبادت کی اہمیت تسلیم نہیں کرتے۔ مگر اسکے ساتھ ہی یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ تم جو کچھ کہہ رہے ہو اُس کی بنیاد محض شک پر ہے اس لیے تم خواہ تم عبادت کو اچھا نہیں سمجھتے تب بھی عقلی طور پر تمہیں ہرگز یہ حق حاصل نہیں تھا کہ تم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو عبادت سے روکتے اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عمل کا صحیح نتیجہ مشکوک ہے تو تمہارے اس فعل بد کا نتیجہ اچھا کیونکر نکلے گا۔

(جاری)

قائدین کرام توجہ فرمائیں

- ہر ماہ کی کارگزاری رپورٹ خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ اگلے ماہ کی پانچ تاریخ تک ملکی دفتر میں ارسال کر دیں۔
- اگر آپ کی مجلس کی طرف سے تا حال تشخیص بجٹ فارم اور فہرست تجدید دفتر ملکی میں نہیں بھیجا گیا تو بلا تاخیر ہر دو فارم ارسال کریں۔
- ماہ جون و جولائی میں خدام و اطفال کے دینی نصاب کے مطابق تعلیمی کلاسز کا انعقاد کریں۔
- اگر آپ کی مجلس نے کوئی خصوصی کارگزاری کی ہے تو رسالہ مشکوٰۃ میں بھی اسکی رپورٹ بھجوائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

Syed Zishan
Prop.
Adnan
Electronics Amroha
Manufacturer & Suppliers
D.C. Fan & D.C. Light Parts
Phone:05922-60826(off), 60055(Res)
Uroosa Trading Co.
Chaman Bidi Street, Amroha
J.P. Nagar-244221

يا ايها الذين امنوا انفقوا مما رزقنكم من قبل ان ياتي يوم لا بيع فيه ولا خلة ولا شفاعة والكفرون هم الظلمون
طالب دعا
AHMAD-FRUIT-AGENCY
Commision & Forwarding
Agents
ASNOOR(KULGAM)
KASHMIR

اخلاقِ حسنہ

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا

اِنَّ مِنْ خِیَارِکُمْ اَحْسَنُکُمْ اَخْلَاقاً (بخاری کتاب الادب)

ترجمہ:۔تم میں سے وہ بہتر ہے جو سب سے زیادہ اچھے اخلاق والا ہے۔

اِنَّ مِنْ اَحَبِّکُمْ اِلَیَّ وَ اَقْرَبِکُمْ مِنِّی مَجْلِسًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، اَحَاسِنُکُمْ اَخْلَاقًا، وَ اِنَّ اَبْغَضِکُمْ اِلَیَّ وَ اَبْعَدِکُمْ مِنِّی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ وَ الْمُتَفَیْقِھُوْنَ" (ترمذی کتاب البر والصلۃ)

ترجمہ:"قیامت کے دن تم میں سے سب سے زیادہ مجھے محبوب اور سب سے زیادہ میرے قریب وہ لوگ ہوں گے جو سب سے زیادہ اچھے اخلاق والے ہوں گے۔ اور تم میں سے سب سے زیادہ مبغوض اور مجھ سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جو ثرثار یعنی منہ پھٹ، بڑھ چڑھ کر باتیں بنانے والے ہیں، متشدِق یعنی منہ پھلا پھلا کر باتیں کرنے والے اور متفیہق یعنی لوگوں پر تکبر جتلانے والے ہیں۔"

حضرت اقدس مسیح موعود مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جس کے اخلاق اچھے نہیں ہیں مجھے اس کے ایمان کا خطرہ ہے۔ کیونکہ اس میں تکبر کی ایک جڑ ہے اگر خدا راضی نہ ہو تو گویا یہ برباد ہو گیا پس جب اس کی اپنی اخلاقی حالت کا یہ حال ہے تو اسے دوسرے کو کہنے کا کیا حق ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ اس کا یہی مطلب ہے کہ اپنے نفس کو فراموش کر کے دوسرے کے عیوب کو نہ دیکھتا رہے بلکہ چاہیئے کہ اپنے عیوب کو دیکھے چونکہ خود تو وہ پابند ان امور کا نہیں ہوتا اس لیے آخر کار لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ کا مصداق ہو جاتا ہے اخلاص اور محبت سے کسی کو نصیحت کرنی بہت مشکل ہے۔ لیکن بعض وقت نصیحت کرنے میں بھی ایک پوشیدہ بغض اور کبر ملا ہوا ہوتا ہے اگر خالص محبت سے وہ نصیحت کرتے ہوتے تو خدا ان کو اس آیت کے نیچے نہ لاتا بڑا سعید وہ ہے جو اوّل اپنے عیوب کو دیکھے۔ ان کا پتہ اس وقت لگتا ہے جب ہمیشہ امتحان لیتا رہے۔"

(البدر ۸/مارچ ۱۹۰۴ء ص ۔)

"ہماری طرف سے تو یہی نصیحت ہے کہ اپنے آپ کو عمدہ اور نیک نمونہ بنانے کی کوشش میں لگے رہو جب تک فرشتوں کی سی زندگی نہ بن جاوے تب تک کیسے کہا جاتا ہے کہ کوئی پاک ہو گیا۔ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ فنافی اللہ ہو جانا اور اپنے سب ارادوں اور خواہشات کو چھوڑ کر محض اللہ کے ارادوں اور احکام کا پابند ہو جانا چاہیئے کہ اپنے واسطے بھی اور اپنی اولاد بیوی۔ بچوں۔ خویش و اقارب اور ہمارے واسطے بھی باعث رحمت بن جاؤ۔ مخالفوں کے واسطے اعتراض کا موقع ہرگز ہرگز نہ دینا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مِنْھُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِہٖ وَمِنْھُمْ مُقْتَصِدٌ وَّ مِنْھُمْ سَابِقٌ بِالْخَیْرَاتِ۔ پہلے دونوں صفات ادنیٰ ہیں سابق بالخیرات بننا چاہیئے ایک ہی مقام پر ٹھہر جانا کوئی اچھی صفت نہیں ہے۔"

(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۸، ۱۳۹)

"ہماری جماعت میں شہزور اور پہلوانوں کی طاقت رکھنے والے مطلوب نہیں بلکہ ایسی قوت رکھنے والے مطلوب ہیں جو تبدیلِ اخلاق کے لیے کوشش کرنے والے ہوں۔ یہ ایک امر واقعی ہے کہ وہ شہزور اور طاقت والا نہیں جو پہاڑ کو جگہ سے ہٹا سکے۔ نہیں نہیں اصلی بہادر وہی ہے جو تبدیل اخلاق پر مقدرت پاوے۔ پس یاد رکھو کہ ساری ہمت اور قوت تبدیل اخلاق میں صرف کرو کیونکہ یہی حقیقی قوت اور دلیری ہے۔"

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۱۴۰ اشاعت ۱۹۶۰ء)

وہ خدا سب سے بڑھ کے جو ہے باوفا ہم پہ اس کا یہ فضل وکرم ہوگیا
غم کا آیا ہوا جو بھی طوفان تھا دیکھتے دیکھتے وہ عدم ہوگیا

جتنے کشکول خالی تھے سب بھر گئے جو سوالی تھے خیرات لے کے اُٹھے
رکھ لیا جو فقیروں کا اس نے بھرم پھر سے ناطہ یہ پختہ بہم ہوگیا

جتنے آنسو تھے ابرِ کرم بن گئے غم کے ماروں پہ اس کا رحم بن گئے
اس کے لطف وکرم کی وہ بارش ہوئی ہر طرف گویا باغ ارم ہوگیا

معجزہ اسکی قدرت کا ہے بے خطا جو شفاؤں کے مالک نے ظاہر کیا
ناتواں جو علالت کے ہاتھوں ہوا برق رفتار پھر وہ قدم ہوگیا

ہم پہ کرب و الم کی کڑی رات تھی روشنی کی لبوں پہ مناجات تھی
نور کا ایسا جلوہ ہویدا ہوا کہ اندھیروں کا طوفان کم ہوگیا

ساقیٔ میکدہ مہرباں ہوگیا بادہ خواروں میں پھر جام چلنے لگے
بزمِ مستی میں پھر رونقیں آگئیں پھر سے آباد صحنِ حرم ہوگیا

محفلِ علم و عرفان سجنے لگی مردہ روحوں میں پھر جان پڑنے لگی
چشمِ تشنہ کی پھر پیاس بجھنے لگی جلوہ افروز میرا صنم ہوگیا

ہم خطاؤں سے پُر اور گناہ گار ہیں اس کے پشتوں سے لیکن وفادار ہیں
خاکساری اُسی کی ثریا بنی اس کے قدموں میں رہ کے جو نم ہوگیا

یہ اسی کا ظفر مجھ پہ احسان ہے میرا فن جس کی کرنوں کا فیضان ہے
آج افق پر اسی چاند کو دیکھ کر پھر سخن میرا رشکِ قلم ہوگیا

مبارک احمد ظفر۔لندن

''تیری عاجزانہ راہیں اُسے پسند آئیں''

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس زندگی کا خوبصورت باب

از محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ قیمتی مضمون آج سے ۱۵ سال قبل رسالہ ''خالد'' کے جولائی اگست ۱۹۸۸ء کے شمارہ میں شائع ہوا تھا جب آپ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان میں مہتمم بیرونی مجالس کے عہدہ پر فائز تھے۔ ادارہ مشکوٰۃ رسالہ خالد کے شکریہ سے اس مضمون کو از سر نو پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جن کو اللہ تعالیٰ نے زمانہ کی اصلاح کے لیے مبعوث فرمایا ہمیشہ اپنے قول و فعل سے یہ ثابت کرتے رہے کہ عاجزی و انکساری کی ہی ہمیشہ جیت ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی خاطر اگر تم انکساری اختیار کرو تو اللہ تعالیٰ ایسے ایسے انعامات سے نوازتا ہے کہ انسانی ذہن کے تصور کی پہنچ بھی وہاں تک نہیں ہو سکتی۔ اس کی ایک مثال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے الفاظ میں پیش ہے۔ فرماتے ہیں:-

''مولوی ابو سعید محمد حسین بٹالوی کو جو ایک زمانہ میں اس عاجز کے ہم مکتب بھی تھے جب نئے نئے مولوی ہو کر بٹالہ آئے اور بٹالویوں کو ان کے خیالات گراں گزرے تو تب ایک شخص نے مولوی صاحب ممدوح سے کسی اختلافی مسئلہ میں بحث کرنے کے لیے اس ناچیز کو بہت مجبور کیا۔ چنانچہ اس کے کہنے کہانے سے یہ عاجز شام کے وقت اُس شخص کے ہمراہ مولوی صاحب ممدوح کے مکان پر گیا اور مولوی صاحب کو معہ ان کے والد صاحب کے مسجد میں پایا۔

پھر خلاصہ یہ کہ اس احقر نے مولوی صاحب موصوف کی اس وقت کی تقریر کو سن کر معلوم کر لیا کہ اُن کی تقریر میں ایسی کوئی زیادتی نہیں کہ قابلِ اعتراض ہو۔ اس لیے خاص اللہ کے لیے بحث کو ترک کیا گیا۔ رات کو خداوند کریم نے اپنے الہام اور مخاطبت میں اِس ترک بحث کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ:-

''تیرا خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا۔ اور وہ تجھے بہت برکت دے گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ پھر بعد اس کے عالمِ کشف میں وہ بادشاہ دکھلائے گئے جو گھوڑوں پر سوار تھے۔ چونکہ خالصتاً خدا اور اس کے رسولؐ کے لیے انکسار اور تذلّل اختیار کیا گیا اس لیے اُس محسنِ مطلق نے نہ چاہا کہ اس کو بغیر اجر کے چھوڑے۔''

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۲۱-۲۰ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

مخالفین نے مولوی محمد حسین بٹالوی سے یہ مناظرہ نہ کرنے پر بہت شور مچایا اور آپ کے بارہ میں بہت تضحیک آمیز فقرات کہے لیکن آپ نے اس کی ذرہ برابر بھی پرواہ نہ کی اور محض خدا کی خاطر اس مقابلہ سے اُٹھ کر آ گئے اور کسی قسم کی جھوٹی انا اور غیرت کا اظہار نہ کیا۔ فرماتے ہیں کہ:-

''انبیاء میں بہت سے ہُنر ہوتے ہیں۔ اس میں سے ایک ہُنر سلبِ خودی کا ہوتا ہے۔ ان میں خودی نہیں رہتی۔ وہ اپنے نفس پر ایک موت وارد کر لیتے ہیں۔ کبریائی خدا کے واسطے ہے۔ جو لوگ تکبر نہیں کرتے اور انکساری سے کام لیتے ہیں وہ ضائع نہیں ہوتے۔''

چند پاکیزہ ارشادات

آپ نے اپنی جماعت کو بھی نصائح کرتے ہوئے تکبر، نخوت اور خود پسندی وغیرہ سے بچنے کے لیے بار بار نصائح فرمائی ہیں۔ چند پاکیزہ ارشادات پیش خدمت ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:-

''یہ امور ہیں جو تزکیہ نفس سے متعلق ہیں۔ کہتے ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ ایک دشمن سے لڑتے تھے اور محض خدا کے لیے

لڑتے تھے۔ آخر حضرت علیؓ نے اس کو اپنے نیچے گرا لیا اور اس کے سینہ پر چڑھ بیٹھے۔ اس نے جھٹ حضرت علیؓ کے منہ پر تھوک دیا۔ آپ فوراً اس کی چھاتی پر سے اُتر آئے اور اُسے چھوڑ دیا اس لیے کہ اب تک تو مَیں محض خدا تعالیٰ کے لیے تیرے ساتھ لڑتا تھا لیکن اب جبکہ تُو نے میرے مُنہ پر تھوک دیا ہے تو میرے اپنے نفس کا بھی کچھ حصہ اس میں شریک ہو جاتا ہے۔ پس مَیں نہیں چاہتا کہ اپنے نفس کے لیے تمہیں قتل کروں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے نفس کے دشمن کو دشمن نہیں سمجھا۔ ایسی فطرت اور عادت اپنے اندر پیدا کرنی چاہیے۔ اگر نفسانی لالچ اور اغراض کے لیے کسی کو دُکھ دیتے اور عداوت کے سلسلوں کو وسیع کرتے ہیں تو اس سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والی کیا بات ہوگی۔"

(ملخص ملفوظات جلد دہم صفحہ ۳۴۰)

پھر آپ فرماتے ہیں:-

"تواضع اور مسکنت عمدہ شے ہے جو شخص باوجود محتاج ہونے کے تکبر کرتا ہے وہ کبھی مراد کو نہیں پا سکتا۔ اس کو چاہیے کہ عاجزی اختیار کرے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہر فعل خدا کی خاطر ہوتا تھا اور یہی آپ اپنی جماعت سے توقع کرتے تھے کہ جماعت کا ہر فرد اپنا ہر عمل خدا کی خاطر انجام دے اور اپنے نفس کی ملونی کو بالکل ختم کر دے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"اصل بات یہ ہے کہ سچا رعب اور حقیقی عظمت ان لوگوں کے واسطے کی جاتی ہے جو اوّل خدا کے واسطے اپنے اوپر ایک موت وارد کر لیتے ہیں اور اپنی عظمت اور جلال کو خاکساری سے، انکساری سے، تواضع سے تبدیل کر دیتے ہیں۔ تب چونکہ انہوں نے خدا کے لیے اپنا سب کچھ خرچ کیا ہوتا ہے۔ خدا خود اُنکو اُٹھاتا ہے اور قدرت نمائی سے ان کو نوازتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۱۵۹)

پھر آپ فرماتے ہیں:-

"متکبر خدا تعالیٰ کے تخت پر بیٹھنا چاہتا ہے۔ پس اس قبیح خصلت سے ہمیشہ پناہ مانگو۔ خدا تعالیٰ کے تمام وعدے بھی خواہ تمہارے ساتھ ہوں مگر تم جب بھی فروتنی کرو۔ کیونکہ فروتنی کرنے والا ہی خدا کا محبوب ہوتا ہے۔ دیکھو...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابیاں اگرچہ ایسی تھیں کہ تمام انبیائے سابقین میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ مگر آپ کو خدا تعالیٰ نے جیسی جیسی کامیابیاں عطا کیں آپ اُتنی ہی فروتنی اختیار کرتے گئے۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۲۵۸)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دشمنوں کی بد زبانیوں اور گندہ دہانیوں کے مقابلہ میں ہمیشہ صبر کا مظاہرہ کرتے رہے اور جماعت کو بھی ہمیشہ نرمی اور صبر کے مظاہرہ کی تلقین فرماتے رہے۔ حضور فرماتے ہیں:-

"مَیں بڑی تاکید سے اپنی جماعت کو جہاں کہیں وہ ہیں منع کرتا ہوں کہ وہ کسی قسم کا مباحثہ، مقابلہ اور مجادلہ نہ کریں۔ اگر کہیں کسی کو کوئی درشت اور نا ملائم بات سُننے کا اتفاق ہو تو اعراض کرے۔ مَیں بڑے وثوق اور سچے ایمان سے کہتا ہوں کہ مَیں دیکھ رہا ہوں کہ ہماری تائید میں آسمان پر ایک خاص تیاری ہو رہی ہے۔ ہماری طرف سے ہر پہلو کے لحاظ سے لوگوں پر حجت پوری ہو چکی ہے اس لیے اب خدا تعالیٰ نے اپنی طرف سے اِس کارروائی کے کرنے کا ارادہ فرمایا ہے۔ جو وہ اپنی اپنی سنتِ قدیم کے موافق اتمامِ حجت کے بعد کیا کرتا ہے۔

مجھے خوف ہے کہ اگر ہماری جماعت کے لوگ بد زبانیوں اور فضول بحثوں سے باز نہ آئیں گے تو ایسا نہ ہو کہ آسمانی کارروائی میں کوئی تاخیر اور روک پیدا ہو جاوے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی عادت ہے کہ ہمیشہ اس کا عتاب اُن لوگوں پر ہوتا ہے جن پر اس کے فضل اور عطایات بیشمار ہوں اور جنہیں وہ اپنے نشانات دکھا چکا ہوتا ہے۔ وہ اُن لوگوں کی طرف متوجہ نہیں ہوتا کہ انہیں عتاب یا خطاب یا ملامت کرے جن کے خلاف اس کا آخری فیصلہ نافذ ہونا ہوتا ہے۔ چنانچہ ایک طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ اور فرماتا ہے وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ اور فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْأَرْضِ ۔ یہ حجت آمیز عتاب اِس بات پر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت جلد فیصلہ کفار کے حق میں چاہتے تھے مگر خدا تعالیٰ اپنے مصالح اور سُنن کے لحاظ سے بڑے توقف اور حلم کے ساتھ کام کرتا ہے۔ لیکن آخر کار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو ایسا کچلا اور پیسا کہ ان کا نام نشان

مٹادیا۔ اسی طرح پر ممکن ہے کہ ہماری جماعت کے بعض لوگ طرح طرح کی گالیاں، افتراء پردازیاں اور بدزبانیاں خدا تعالیٰ کے سچے سلسلہ کی نسبت سُن کر اضطراب اور استعجال میں پڑیں مگر اُنہیں خدا تعالیٰ کی اِس سُنّت کو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ برتی گئی ہمیشہ ملحوظِ خاطر رکھنا چاہئے۔ اس لئے مَیں پھر اور بار بار بتاکید حکم کرتا ہوں کہ جنگ وجدال کے مجمعوں، تحریکوں اور تقریروں سے کنارہ کشی کرو۔ اس لئے کہ جو کام تم کرنا چاہتے ہو یعنی دشمنوں پر حجت پوری کرنا وہ اب خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔

تمہارا کام اب یہ ہونا چاہئے کہ دعاؤں اور استغفار اور عبادتِ الٰہی اور تزکیہ وتصفیہٴ نفس میں مشغول ہو جاؤ۔ اسی طرح اپنے تئیں مستحق بناؤ خدا تعالیٰ کی ان عنایات اور توجہات کا جن کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ خدا تعالیٰ کے میرے ساتھ بڑے بڑے وعدے اور پیشگوئیاں ہیں جن کی نسبت یقین ہے کہ وہ پوری ہوں گی مگر تم خواہ نخواہ ان پر مغرور نہ ہو جاؤ۔ ہر قسم کے حسد، کینہ، بغض، غیبت اور کبر اور رعونت اور فسق وفجور کی ظاہری اور باطنی راہوں اور کسل اور غفلت سے بچو اور خوب یاد رکھو کہ انجام کار ہمیشہ متقیوں کا ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۸۲-۲۸۳)

پھر آپ فرماتے ہیں:-

"میری جماعت میں سے ہر ایک فرد پر لازم ہوگا کہ ان تمام وصیتوں کے کاربند ہوں اور چاہئے کہ تمہاری مجلسوں میں کوئی ناپاکی اور ٹھٹھے اور ہنسی کا مشغلہ نہ ہو اور نیک دل اور پاک طبع اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو۔ اور یاد رکھو کہ ہر ایک شر مقابلہ کے لائق نہیں ہے اس لئے لازم ہے کہ اکثر اوقات عفو اور درگزر کی عادت ڈالو اور صبر اور حلم سے کام لو اور کسی پر ناجائز طریق سے حملہ نہ کرو۔ اور جذباتِ نفس کو دبائے رکھو اور اگر کوئی بحث کرو یا کوئی مذہبی گفتگو ہو تو نرم الفاظ اور مہذبانہ طریق سے کرو۔ اور اگر کوئی جہالت سے پیش آوے تو سلام کہہ کر ایسی مجلس سے جلد اُٹھ جاؤ۔ اگر تم ستائے جاؤ اور گالیاں دیئے جاؤ اور تمہارے حق میں بُرے بُرے لفظ کہے جائیں تو ہوشیار رہو کہ سفاہت کا سفاہت کے ساتھ مقابلہ نہ ہو۔ ورنہ تم بھی ویسے ہی ٹھہرو گے جیسا کہ وہ ہیں۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بناوے کہ تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو۔ سو اپنے درمیان سے ایسے شخص کو جلد نکالو جو بدی اور شرارت اور فتنہ انگیزی اور بدنفسی کا نمونہ ہے۔ جو شخص ہماری جماعت میں غربت اور نیکی اور پرہیزگاری اور حلم اور نرم زبانی اور نیک مزاجی اور نیک چلنی کے ساتھ نہیں رہ سکتا وہ جلد ہم سے جُدا ہو جائے۔ کیونکہ ہمارا خدا نہیں چاہتا کہ ایسا شخص ہم میں رہے۔ اور یقیناً وہ بدبختی میں مرے گا کیونکہ اس نے نیک راہ کو اختیار نہ کیا۔ سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ۔ تم پنجوقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے۔ اور جس میں بدی کا بیج ہے وہ اِس نصیحت پر قائم نہیں رہ سکے گا۔"

(تبلیغ ہدایت جلد ہفتم صفحہ ۴۳-۴۴)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کو دشمنوں کے مقابلہ پر نرمی اور حلم اختیار کرنے کی اس قدر تاکید فرمائی ہے کہ ایک موقعہ نصیحت کرتے ہوئے یہاں تک فرماتے ہیں کہ:-

"اگر کوئی ہماری جماعت میں سے مخالفوں کی گالیوں اور سخت گوئی پر صبر نہ کر سکے تو اس کا اختیار ہے کہ عدالت کے رُو سے چارہ جوئی کرے۔ مگر یہ مناسب نہیں کہ سختی کے مقابلہ سختی کر کے کسی مفسدہ کو پیدا کریں۔ یہ نصیحت ہے جو ہم نے اپنی جماعت کو کر دی اور ہم ایسے شخص سے بیزار ہیں اور اس کو اپنی جماعت سے خارج کرتے ہیں جو اِس پر عمل نہ کرے۔"

دشمن کی عزّت کی حفاظت

جو تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کو دی اس کا خود اتنا اعلیٰ اور مثالی نمونہ آپ نے پیش فرمایا کہ انسان اسے دیکھ کر ورطۂ حیرت میں ڈوب جاتا ہے۔ آپ نے ایسے ایسے دشمنوں کو معاف فرمایا اور ایسے ایسے مواقع پر صبر اور برداشت سے کام لیا کہ جب عام انسان تو درکنار بڑے بڑے حوصلہ مند بھی دل چھوڑ دیتے اور انتقام پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔

اِس بارہ میں چند واقعات پیش ہیں:-

"ایک دفعہ مولوی محمد حسین صاحب ڈاکٹر مارٹن کلارک کے اقدامِ قتل والے مقدمہ میں آپ کے خلاف عیسائیوں کی طرف بطور گواہ پیش ہوئے۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وکیل مولوی فضل دین صاحب نے جو ایک غیر احمدی بزرگ تھے مولوی محمد حسین صاحب کی شہادت کو کمزور کرنے کے لئے ان کے خاندان اور

حسب نسب کے متعلق بعض طعن آمیز سوالات کرنے چاہے مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں یہ کہہ کر سختی سے روک دیا کہ مَیں آپ کو ایسے سوالات کی ہرگز اجازت نہیں دیتا اور یہ الفاظ فرماتے ہوئے آپ نے جلدی سے مولوی فضل دین صاحب کے مُنہ کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا کہ کہیں اُن کی زبان سے کوئی نامناسب لفظ نہ نکل جائے۔ اور اس طرح اپنے آپ کو خطرہ میں ڈال کر اپنے جانی دشمن کی عزّت و آبرو کی حفاظت فرمائی۔ مولوی فضل دین صاحب اس واقعہ کا حیرت سے ذکر کیا کرتے تھے کہ مرزا صاحب بھی عجیب اخلاق کے انسان ہیں کہ ایک شخص ان کی عزّت بلکہ جان پر حملہ کرتا ہے اور اس کے جواب میں جب اس کی شہادت کو کمزور کرنے کے لئے اس پر بعض سوالات کئے جاتے ہیں تو آپ فوراً روک دیتے ہیں کہ مَیں ایسے سوالات کی اجازت نہیں دیتا۔"

(سیرت طیبہ۔ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ صفحہ ۵۴-۵۵)

میرا مقدمہ آسمان پر ہے

جس مقدمہ کا ابھی ذکر کیا گیا ہے اس میں بعض عیسائی مشنریوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف اقدام قتل کا سراسر جھوٹا الزام عائد کیا تھا۔ اور ان پادریوں میں ڈاکٹر مارٹن کلارک پیش پیش تھے۔ مگر خدا نے عدالت پر آپ کی صداقت کھول دی اور آپ اس مقدمہ میں باعزت بَری ہو گئے۔ جب عدالت نے اپنا فیصلہ سُنایا تو کیپٹن ڈگلس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے آپ سے مخاطب ہو کر پوچھا:

"کیا آپ چاہتے ہیں کہ ڈاکٹر مارٹن کلارک پر (اس جھوٹی کارروائی کی وجہ سے) مقدمہ چلائیں۔ اور آپ کو اس کا قانونی حق بھی ہے۔ لیکن آپ نے بلاتوقف فرمایا کہ مَیں کوئی مقدمہ کرنا نہیں چاہتا میرا مقدمہ آسمان پر ہے۔"

(سیرت طیبہ صفحہ ۵۶)

ظالم سے معذرت

"ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چچازاد بھائیوں مرزا امام دین صاحب اور مرزا نظام دین صاحب جو اپنی بے دینی اور دنیاداری کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سخت ترین مخالف تھے، محض حضور کی ایذا رسانی کے لئے حضور کے گھر کے قریب والی مسجد مبارک کے رستہ میں دیوار کھینچ دی اور مسجد میں آنے جانے والے نمازیوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملاقاتیوں کا رستہ بند کر دیا۔ جس کی وجہ سے حضور کو اور قادیان کی قلیل سی جماعتِ احمدیہ کو سخت مصیبت کا سامنا ہوا اور وہ گویا قید کے بغیر ہی قید ہو کر رہ گئے۔ لاچار اس مصیبت کو دُور کرنے کے لئے وکلاء کے مشورہ سے قانونی چارہ جوئی کرنی پڑی اور ایک لمبے عرصہ تک یہ تکلیف دہ مقدمہ چلتا رہا۔ بالآخر خدائی بشارت کے تحت آپ کو اس مقدمہ میں فتح ہوئی اور یہ دیوار گرائی گئی۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وکیل نے حضور کی اطلاع کے بغیر مرزا صاحبان کے خلاف خرچہ کی ڈگری حاصل کر کے قرقی کا حکم جاری کرالیا۔ اس پر مرزا صاحبان نے جن کے پاس اُس وقت قرقی کے بے باقی کے لئے پورا روپیہ نہ تھا۔ آپ کو بڑی لجاجت کا خط لکھا اور یہاں تک کہلا بھیجا کہ بھائی ہو کر قرقی کے ذریعہ ہمیں ذلیل کیوں کرتے ہو۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اِن حالات کا علم ہوا تو آپ اپنے وکیل پر سخت ناراض ہوئے کہ میری اجازت کے بغیر خرچہ کی ڈگری کیوں کرائی گئی اسے فوری واپس لو۔

اور دوسری طرف مرزا صاحبان کو جواب بھجوایا کہ آپ بالکل فکر نہ کریں کوئی قرقی نہ ہوگی۔ یہ کارروائی میرے علم کے بغیر ہوئی۔"

(سیرت طیبہ صفحہ ۵۹-۶۰)

ذرا سوچیں اور غور کریں کہ دشمن اور وہ بھی جس نے پریشان کرنے کے لئے کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا جب ناکام ہوتا ہے اور حضور کے علم میں لائے بغیر اس پر خرچہ کا بوجھ ڈالا جاتا ہے تو گلہ کرتا ہے اور آپ مظلوم ہوتے ہوئے بھی دشمنوں سے معذرت کرتے ہیں۔ آج کی دنیا میں ایسی مثال ڈھونڈے سے بھی نہ ملے گی۔

یہ کوٹ ہم پہنیں گے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبیعت میں انکسار اس درجہ کا تھا کہ آپ کی طبیعت میں رچ بس گیا تھا اور روزمرہ کے معمولات میں بھی اس کا اظہار ہوتا رہتا تھا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی یہ روایت بڑی پیاری ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"ہمارے نانا جان حضرت سید ناصر نواب صاحبؓ مرحوم کا ایک قریبی عزیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں قادیان آ کر کچھ عرصہ رہا تھا۔ ایک دن سردی کی وجہ سے ہمارے نانا جان مرحوم نے اپنا ایک مستعمل کوٹ

ایک خادمہ کے ہاتھ اُسے بھجوایا۔تا کہ یہ عزیز سردی سے محفوظ رہے۔مگر کوٹ کے مستعمل ہونے کی وجہ سے اُس عزیز نے یہ کوٹ حقارت کے ساتھ واپس کر دیا کہ میں استعمال شدہ کپڑا نہیں پہنتا۔اتفاق سے جب یہ خادمہ اس کوٹ کو لے کر میر صاحب کی طرف واپس جارہی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اُسے دیکھ لیا اور پوچھا کہ یہ کیسا کوٹ ہے اور کہاں لے جاتی ہو؟ اس نے کہا میر صاحب نے یہ کوٹ اپنے فلاں عزیز کو بھیجا تھا مگر اس نے مستعمل ہونے کی وجہ سے بہت بُرا مانا ہے اور واپس کر دیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:-

”واپس نہ لے جاؤ اس سے میر صاحب کی دل شکنی ہوگی۔تم یہ کوٹ ہمیں دے جاؤ ہم پہنیں گے۔اور میر صاحب سے کہہ دینا کہ میں نے رکھ لیا ہے۔“

یہ ایک انتہائی شفقت اور دلداری کے علاوہ غیر معمولی انکساری اور عاجزی کا مقام تھا کہ آپ نے یہ مستعمل کوٹ اپنے لئے رکھ لیا تا کہ حضرت نانا جانؓ کی دل شکنی نہ ہو۔ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کوٹوں کی کمی نہیں تھی اور حضور کی خدمت میں بہتر سے بہتر کوٹ پیش کرتے رہتے تھے۔اور ساتھ ہی یہ انتہائی سادگی اور بے نفسی کا بھی اظہار تھا کہ دین کا بادشاہ ہوکر اُترے ہوئے کوٹ کے استعمال میں تامل نہیں کیا۔“

(سیرت طیبہ صفحہ ۶۴ - ۶۵)

ان تمام واقعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقت میں اس سے بہت بڑھ کر عاجزی اور انکساری کی مثالیں قائم کی ہیں۔جس کی وہ اپنی جماعت سے توقع کرتے تھے۔یہی وجہ ہے کہ خالق ارض و سماء نے بھی اظہارِ خوشنودی فرماتے ہوئے ان الفاظ میں سندِ قبولیت بخشی کہ:-

”تیری عاجزانہ راہیں اُسے پسند آئیں“

آخر میں میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہی ان دعائیہ کلمات کے ساتھ اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں۔آپ فرماتے ہیں:

’اب میں ختم کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں
کہ یہ میری تعلیم تمہارے لئے مفید ہو اور تمہارے
اندر ایسی تبدیلی پیدا کرے کہ زمین کے ستارے تم بن
جاؤ۔اور زمین اس نور سے روشن ہو جو تمہارے رب
سے تمہیں ملے۔“

آمین ثم آمین

M. C. Mohammad
Kodiyathoor
SUBAIDA TIMBER
Dealers In.
TEAK TIMBER, TIMBER LOG, TEAK POLES & SIZES TIMBER MERCHANTS
Chandakkadave, P.O. Feroke
KERALA 673631
☎ 0495 403119 (O)
402770 (R)

ھوالشافی ہومیو پیتھک کلینک قادیان
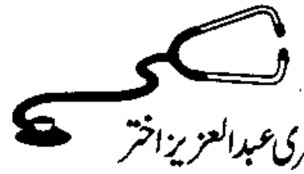
ڈاکٹر چودھری عبدالعزیز اختر
HOWASHAFEE
Homeopathic clinic
We treat but Allah cures.
محلّہ احمدیہ قادیان
پنجاب 143516
Ph:(R) 220351
Phone(Clinic)01872-222278

اعلان

برائے اراکین مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم ایک زندہ فعال الٰہی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں اور خلافت کی عظیم نعمت سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں مخصوص فرمایا ہے۔ اس نعمتِ عظمیٰ سے کماحقہٗ مستفید ہونے کے لیے ضروری ہے کہ ہر خادم اور طفل کا خلیفہ وقت سے براہِ راست ذاتی رابطہ ہو۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اور خلفاء کرام نے بھی ہمیں بار بار اس طرف توجہ دلائی ہے اور خط و کتابت کے ذریعہ ذاتی روابط بڑھانے کی طرف ترغیب دلائی ہے۔

جیسا کہ حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا ہے

"ہمیں خطوط سے ہمیشہ یاد کرواتے رہا کرو۔ ہم دعا کریں گے۔"

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۲۴۳)

لہٰذا تمام خدام واطفال سے خواہش کی جاتی ہے کہ وہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس کی خدمت میں دعائیہ خطوط لکھنے کی عادت ڈالیں۔ اس کے نتیجہ میں ایک طرف ہم خلیفہ وقت کی دعاؤں کے فیوض و برکات سے مستفیض ہو سکیں گے اور دوسری طرف خلیفہ وقت کے ساتھ ہمارا رابطہ بھی مضبوط ہوتا چلا جائے گا۔ ان شاءاللہ

طلباء کو خاص طور پر معمول بنالینا چاہئے کہ وقتاً فوقتاً حضور انور کی خدمت میں اپنی پڑھائی میں نمایاں کامیابی کے لیے، والدین و عزیز اقارب کی صحت و سلامتی و دینی و دنیوی ترقیات کے لیے دعاؤں کی درخواست پر مشتمل خطوط بھجوایا کریں۔ ایسے خطوط سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں براہِ راست بھجوائے جا سکتے ہیں یا پھر دفتر خدام الاحمدیہ بھارت میں بھجوادیں تا کہ یہاں سے یکجائی صورت میں حضور انور کی خدمت میں بھجوائے جاسکیں۔

براہِ راست بھجوانے کے خواہش مند درج ذیل ایڈریس پر رابطہ کر سکتے ہیں:

HADHRAT MIRZA MASROOR AHMAD
KHALIFATUL MASIH-V
16 GRESSEN HALL ROAD
THE LONDON MOSQUE
LONDON S.W.18 5QL (U.K.)

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ کی وساطت سے بھجوانے والے اس ایڈریس پر بھجوائیں

AIWAN-E-KHIDMAT
OFF. MAJLIS KHUDDAMUL AHMADIYYA
P.O. QADIAN-143516, PUNJAB

صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

DIL BRICKS UNIT
PH: 06723-35814
DELAWAR KHAN (EX. ARMY)
VILL :- KARDAPALLI
P.O. TIGIRIA
DISTT- CUTTACK (ORISSA)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
NASIR SHAH
GANGTOK - SIKKIM
Watch Sales & Service
All Kind of Electronics
Export & Import Goods &V.C.D and
C.D Players are Available Here
Near Ahmadiyya Mission Gangtok
Ph: 03592 - 26107
03592 - 81920

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقولے

ذکرِ حبیبؑ - دلکش یادیں

تقریر - حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۳۵ء

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ فرماتے ہیں:

''.........ذکرِ حبیب کے کئی پہلو ہیں۔اس سال کے واسطے میں نے سوچا ہے کہ میں ان مختصر فقرات کو جمع کر کے آپ کو سناؤں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی گفتگو میں بار بار بطور مقولہ فرمایا کرتے تھے۔ مقولہ اس مختصر کلمہ کو کہتے ہیں جو تھوڑے الفاظ میں بہت سے مفید مطالب اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور بطور ضرب المثل گفتگو یا تحریر میں اکثر استعمال کیا جاتا ہے ان میں سے بعض پہلے بزرگوں کے اقوال ہیں۔ بعض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے غور و خوض کا نتیجہ تھے۔ اور بعض الہامی فقرات تھے۔ ایسے ۲۳ مقولے میں نے آج کے مضمون کے واسطے جمع کئے ہیں:-

(۱) تلامیذ الرحمٰن:

''انبیاء تلامیذ الرحمٰن ہوتے ہیں''۔ یہ مقولہ عموماً حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایسے وقتوں میں بولا کرتے تھے جب کہ سلسلہ کے واسطے کوئی مفید تحریک آپ جاری کرتے تھے۔ گو اس کے واسطے صریح طور پر کوئی خاص الہام آپ کو نہ ہوا تھا۔ تاہم جو کچھ خدا تعالیٰ آپ کے دل میں ڈالتا۔ وہی آپ کرتے اور خدام کو کرنے کے واسطے کہتے تھے۔..... آپ اپنی حرص و خواہش سے نہ بولتے تھے بلکہ آپ کا سب کلام وحی الٰہی کے ماتحت تھا۔ فرمایا کرتے تھے میرے دل میں جن باتوں کی تحریک ہوتی ہے وہ منجانب اللہ ہوتی ہیں۔ انبیاء اللہ تعالیٰ کے شاگرد ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے سکھانے سے وہ ہر کام کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ زبردست دشمنوں کے مقابلہ میں باوجود ظاہری کمزوریوں کے اور باوجود دنیوی اسباب کے نہ ہونے کے وہ کامیاب اور بامراد ہوتے ہیں۔ اور ان کے دشمن ذلیل اور ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اس کی مثالیں ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں بہت دیکھی ہیں بلکہ میں کہتا ہوں کہ اس کا ایک نمونہ ان ایام میں آپ لوگوں نے بھی دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ جن بزرگوں کو انبیاء کا جانشین بناتا ہے۔ ان کی حفاظت اور راہنمائی بھی وہ خود ہی کرتا ہے۔ احراریوں کے شر اور فساد کے خوفناک طوفان بکر اس میں سے جس صفائی کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے احمدیت کی کشتی کو چلایا ہے۔ یہ آپ ہی کا کام تھا۔

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

انتہائی درجہ کے شورہ پشت فسادات کے عادی لوگ ایجی ٹیشن کے فن میں ماہرین کا مقابلہ تھا۔ گورنمنٹ کا مقابلہ بھی تھا۔ جماعت کے ساتھ اس کے دکھ میں ہمدردی بھی کی اور جماعت کے صبر و سکون کو بھی قائم رکھا۔ اللہ اللہ یہ قوت یہ شجاعت یہ دانائی یہ تدبیر یہ حکمت یہ ہمت جو اس مصیبت اور دکھ کے وقت ہمارے جہاز کے کپتان نے دکھائی انسانی طاقت نہیں بلکہ الٰہی راہنمائی کا ایک زندہ نشان ہے۔ اگر حضرت محمود رضی اللہ عنہ میں جو سراپا محمود ہیں کوئی اور حسن نہ بھی ہوتا تو یہی ایک امر کس خوبی اور بہادری سے آپ نے ایسے مشکل وقت میں راہنمائی کی اور اس میں کامیابی حاصل کی اس امر کے واسطے کافی دلیل ہے کہ آپ کی خلافت فی الحقیقت منشائے الٰہی کے ماتحت ہے۔

(۲) تقطع الی اللہ:

حضرت مسیح موعودؑ کا دوسرا مقولہ جو میں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ وہ بزبان پنجابی یہ ہے۔

''یا توں لوڑ مقدمیں یا اللہ نوں لوڑ''

اس کے معنے یہ ہیں کہ یا تم خدا کی تلاش کرو یا اپنے دنیاوی مقدمات کرو۔ ایک ہی وقت میں انسان دو طرف مصروف نہیں ہو سکتا۔ جو لوگ دنیاداری کے دھندوں میں غرق ہو جاتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کو نہیں پا سکتے۔ خدا تعالیٰ کو پانا کچھ قربانی چاہتا ہے۔ یہ فقرہ ایسا ہی ہے جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

''کوئی نوکر دو مالکوں کی خدمت نہیں کر سکتا اس لیے کہ یا ایک سے مخالفت کریگا اور دوسرے سے دوستی یا ایک کو مانے گا اور دوسرے کو ناچیز جانے گا تم خدا اور دولت دونوں کی خدمت نہیں کر سکتے''۔

(لوقا باب ۱۶ آیت ۱۳)

حضرت مسیح موعودؑ ان لوگوں کے ذکر میں یہ کلمہ لایا کرتے تھے جو اپنے دنیوی دھندوں میں ایسے منہمک ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کو اور اس کے احکام کو بھول جاتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ ہمیں کیوں روحانی ترقی حاصل نہیں ہوتی۔

(۳) کلید حل مشکلات:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے:

''نماز مشکلات سے نپٹنے کی چابی ہے''

۱۹۰۴ء کا واقعہ ہے۔ مجھ پر ایک لمبی بیماری آئی ہر وقت ہلکا ہلکا بخار رہتا کسی وقت زیادہ بھی ہو جاتا ان دنوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے اور میرے اہل وعیال کو اپنے مکان کے ایک حصہ میں رہنے کے لیے جگہ دی ہوئی تھی۔ ایک دن بیماری کی گھبراہٹ اور تکلیف مجھے ایسی ہوئی کہ گویا آخری وقت ہے۔ میری بیوی میری اس حالت کو دیکھ کر برداشت نہ کر سکی اور روتی چیختی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ فوراً اٹھے اور وضو کر کے نماز میں کھڑے ہو گئے اور ہنوز حضور نماز میں ہی تھے کہ میری حالت سنبھل گئی۔ اور تندرستی کی طرف مائل ہو گئی پھر آہستہ آہستہ بالکل شفا ہو گئی۔

فرمایا کرتے تھے کہ نمازوں کے اندر دعائیں کرو۔ اور اپنی زبان میں بھی دعائیں کرو۔ قبولیت کا سب سے بہتر وہی وقت ہوتا ہے جب کہ انسان نماز کے اندر ہو۔ ایک دفعہ حضور نے فرمایا ''بعض لوگ نماز کے اندر تو دعا کرتے نہیں جب نماز ختم ہو جاتی ہے تو بعد میں دعائیں کرنے لگتے ہیں ان لوگوں کی مثال ایسی ہی ہے کہ کوئی شخص اکے کو الٹا دے۔ پہیے اوپر کی طرف کر دے۔ چھتری نیچے کی طرف اور پھر گھوڑا جوڑ کر اکہ چلانا چاہے''

ایسا ہی ایک دفعہ حضور نے ایسے شخص کی مثال یوں دی۔ کہ ایک شخص بادشاہ کے دربار میں حاضر ہوا مگر خاموش کھڑا رہا کچھ عرض نہ کیا۔ جب دربار کی چار دیواری سے باہر نکل آیا تو پھر پکارنے لگا کہ میری یہ بھی درخواست ہے اور وہ بھی خواہش ہے۔ جو عین درخواست کا وقت تھا اس وقت سے اس نے فائدہ نہ اٹھایا تو اب اس کی درخواستیں کون سنتا ہے۔

(۴) مانگنا موت ہے:

فرمایا کرتے ''جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا'' اس کا مطلب یہ ہے مانگنا اور موت اختیار کرنا برابر ہے دعا کو اپنے کمال تک پہنچانا بھی ایک قسم کی موت اختیار کرنا ہوتا ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے حضور میں ایسے خشوع اور خضوع اور زاری سے عاجزی کے ساتھ ہونی چاہئے کہ گویا انسان اپنے اوپر موت وارد کرنے لگتا ہے۔ ایسی دعا کی قبولیت یقینی ہوتی ہے۔ یہ مقولہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایسے موقعہ پر فرمایا کرتے تھے جب کہ انسان کے لیے دعا کے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف پوری یکسوئی اور کامل توجہ ہونے کی ضرورت کا اظہار فرماتے تھے۔

(۵) دلی بات کا اثر:

فرماتے ''سخن کز دل بروں آید۔ نشیند لاجرم بر دل'' جو بات دل سے نکلتی ہے وہ دل پر جا کر اثر کرتی ہے۔ یہ مقولہ حضور علیہ السلام ایسے موقعہ پر فرماتے تھے جب کہ مبلغ اور واعظ کے اندر اخلاص کی ضرورت پر آپ زور دیتے تھے جو شخص خود سچے دل سے ایک امر پر یقین رکھتا ہے اور درد دل کے ساتھ دوسروں تک وہ بات پہنچاتا ہے اس کی بات کا ضرور اثر ہوتا ہے۔

(۶) حفظ مراتب ضروری ہے

''گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی'' اگر تو مرتبہ کا لحاظ نہ رکھے تو تو زندیق ہے یعنی ہر ایک کی عزت، عظمت اس کے مرتبہ کے مطابق ہونی چاہئے ایسا نہ ہو کہ انسان حدیث کو قرآن شریف پر فضیلت دے اور رسول کا درجہ خدا سے بھی بڑا بنا دے۔ ہر ایک کی عزت اور عظمت اس کے مرتبہ کے مطابق کرنی چاہئے۔ نہ اس سے زیادہ کی جائے۔ اور نہ اس کے کم کی جائے۔

(۷) گوش زدہ

فرمایا کرتے تھے ''گوش زدہ اثرے دارد'' جو حق بات کسی کے کانوں میں پڑ جاتی ہے اس کا کچھ نہ کچھ اثر ہو ہی جاتا ہے۔ چاہئے کہ تم اچھی باتیں لوگوں کو کہتے رہو اور تبلیغ کرتے رہو۔ نیک نصیحت کا آخر اثر ہوتا ہے آدمی کو چاہئے کہ سناتا جائے خواہ کوئی مانے یا نہ مانے۔ حضرت (خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ..... ناقل) درس قرآن میں فرمایا کرتے تھے۔ تبلیغ کرنے کا طریق حضرت موسیٰ سے سیکھو۔ حضرت موسیٰ نے فرعون کو کہا کہ میں رب العالمین کا رسول ہوں۔ فرعون نے کہا رب العالمین کون ہے۔ اس وقت کے بادشاہ بھی رب کہلاتے تھے اور اپنے لوگوں سے سجدہ کرایا کرتے تھے۔ حضرت موسیٰ نے کہا۔ رب السموت والارض وما بینہما ان کنتم موقنین۔ رب العالمین وہی جو آسمانوں کا اور زمین کا رب ہے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے ان کا بھی رب ہے۔ فرعون نے اپنے درباریوں کو ہنستے ہوئے مخاطب کیا اور کہا سنتے ہو کیا کہتا ہے..... مگر حضرت موسیٰ نے کچھ پرواہ نہ کی اور پھر کہا وہی جو تمہارا بھی رب ہے اور تمہارے پہلے باپ دادوں کا بھی رب ہے۔ اس پر فرعون نے پھر اپنے درباریوں کو کہا کہ یہ تو کوئی مجنون معلوم ہوتا ہے اپنی ہی بات کہتے جاتا ہے۔ حضرت موسیٰ

نے اس کی بھی پروانہ کی اور نہ اس بات کا کچھ جواب دیا کہ میں مجنون نہیں بلکہ پھر خدا کی تعریف شروع کی۔ رب المشرق و المغرب وما بینهما ان کنتم تعقلون۔ وہ جو مشرق کا رب ہے اور مغرب کا رب ہے اور جو کچھ دونوں کے درمیان ہے ان کا بھی رب اگر ہو تم عقل کرنے والے"۔

(۶) خون جگر کھانے کی ضرورت

گویند سنگ لعل شود در مقام صبر
آرے شود لیک بخون جگر شود

کہتے ہیں کہ پتھر بھی اگر صبر کے مقام پر پہنچ جائے تو لعل بن جاتا ہے یہ درست ہے بے شک بن جاتا ہے۔ لیکن خونِ جگر سے بنتا ہے اس کا بننا کوئی آسان کام نہیں۔ بڑی محنت سے انسان کمال کو پہنچتا ہے اور جب کمال حاصل کر لیتا ہے تبھی عزیز جہاں بنتا ہے۔ اس سے یہ مثل بنی ہے کہ "کسب کمال کن کہ عزیز جہاں شوی"۔ امریکہ میں ایک بڑے موجد ایڈیسن صاحب گزرے ہیں جنہوں نے بجلی کی روشنی ایجاد کی مسٹر ایڈیسن نے بہت سی ایجادیں کی ہیں۔ ایک ایک ایجاد پر وہ کئی کئی سال تک رات دن اس طرح غرق رہتے کہ انہیں کھانا پینا اور میل ملاقات اور گھر کے آدمیوں کے تعلقات سب کچھ بھول جاتے۔ تب جا کر کہیں ایک ایجاد کا عقدہ ان پر کھلتا جب میں امریکہ میں تھا اس وقت وہ زندہ تھے ایک دفعہ وہ اپنی ایجادات پر لیکچر دے رہے تھے تو ایک شخص نے سوال کیا کہ مسٹر ایڈیسن یہ جو تم ایجاد کرتے ہو وہ نئی بات اپنے دماغ سے نکالتے ہو یا تمہیں خدا کی طرف سے الہام ہوتا ہے۔ مسٹر ایڈیسن نے جواب میں کہا:

"Well really speaking it is inspiration. But, I must tell you, my boy, that I pass through 99 perspirations before I got one inspiration.

سچ بات یہ ہے کہ ہر ایک ایجاد مجھے الہام سے ہی حاصل ہوتی رہی ہے لیکن یہ بتا دینا ضروری ہے کہ ایک الہام کے حاصل کرنے کے واسطے مجھے ننانوے بار پسینوں میں سے گزرنا پڑتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا کہ ایجادات کے خواہشمند جب رات دن ایک بات کی فکر میں مستغرق ہو جاتے ہیں تو خدا تعالیٰ ان کے اس فکر اور غم کو ان کی دعا اور درخواست کا مقام دے کر ان پر بذریعہ الہام اس ایجاد کا طریق منکشف کر دیتا ہے۔

۹) خدا تعالیٰ سے تعلق کی برکت

"سے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے بندے اگر تو میرا بن جائے اور میرے احکام پر عمل کرے اور مجھ سے کامل محبت کا تعلق پیدا کر لے تو تمام مخلوق تیری ہی ہو جائے۔ اس میں شک نہیں ابتداً میں خدا تعالیٰ کے پیاروں کی سخت مخالفت ہوتی ہے اور لوگ بڑے بڑے دکھ دیتے ہیں لیکن بالآخر ان کی سچائی لوگوں کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور اکثر حصہ مخلوق کا ایک قدرتی کشش کے ساتھ ان کی طرف چلا آتا ہے جو شخص خدا کا ہو جاتا ہے اسے دنیا کی پرواہ نہیں ہوتی دنیا ایک ایسی چیز ہے جو اس کا طالب ہوتا ہے اس سے وہ بھاگتی ہے اور جو اس کو لات مارتا ہے اور اس سے بیزار ہوتا ہے اس کے پیچھے دوڑتی ہے اور اس کو چمٹتی ہے۔ پس انسان کو چاہیے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرے اور خدا کا ہی بن جائے اسی غرض کے واسطے یہ جماعت بنائی گئی ہے:

میں امریکہ میں تھا تو ایک دفعہ یہ الفاظ میری زبان پر جاری ہوئے
"ربّی تو میرا میں تیرا تو میرا"

۱۰) دنیا کے کام ختم نہیں ہوتے

"کار دنیا کسے تمام نکرد" جب خدام حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملنے کے واسطے سے آتے تھے اور رخصت چاہتے تھے تو عموماً حضور اصرار کیا کرتے تھے کہ چند روز اور ٹھیرو اس میں عموماً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ منشاء ہوتا تھا کہ چونکہ وہ زمانہ نبوت تھا ممکن تھا کہ وہ صاحب چند روز اور قیام کر کے کوئی نشان دیکھ لیں یا ان کے حق میں کوئی الہام ہو جائے یا ان کے واسطے کسی خاص دعا کا وقت مل جائے۔ اگر کوئی صاحب اپنے پچھلے کاموں کا ذکر کرتے کہ چند ضروری کام کرنے ہیں اس واسطے واپس جانا ضروری ہے تو فرمایا کرتے "کار دنیا کسے تمام نکرد" دنیا کے کام تو کسی سے ختم نہیں ہوتے۔ ہر ایک شخص جو مرتا ہے وہ کئی ایک کام بیچ میں چھوڑ کر مر جاتا ہے۔ جن کی نسبت اس کا خیال ہوتا ہے کہ یہ کام بہت ضروری ہیں اور ان کو جلدی کرنا چاہیے وہ کام درمیان میں ہی رہ جاتے ہیں اور وہ شخص دنیا کو چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔ "کار دنیا کسے تمام نکرد"

۱۱) حواس انبیا

فلسفی کو منکر از حنانہ است   از حواس اولیاء بیگانہ است

یہ مثنوی مولانا روم کا ایک شعر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کو اس موقعہ پر لایا کرتے تھے جب یہ ذکر ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کو بعض ایسی طاقتیں دے دیتا ہے جو خارق عادت ہوتی ہیں اور عام طور پر لوگوں میں نہیں پائی جاتیں۔ مثلاً آپ فرماتے تھے کہ بعض دفعہ میں اپنے کمرے میں دروازے بند کیے ہوئے وہیں ہوتا ہوں اور دوسرے کمرے کی اشیاء اس طرح دیکھ رہا ہوتا ہوں کہ گویا کوئی دیوار درمیان میں حائل نہیں ہے حنانہ اس

ستون کا نام ہے جس کے ساتھ پشت لگا کر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خطبہ پڑھا کرتے تھے پیشتر اس کے کہ آپ کی مسجد (نبوی۔ ناقل) میں کوئی منبر ہو۔ جب منبر طیار ہو گیا اور حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس منبر پر بیٹھے تو وہ ستون آپ کی جدائی میں رویا۔ اور صحابہ رسول نے اس رونے کو سنا۔ صاحب مثنوی اس واقعہ کی طرف اشارہ کر کے لکھتے ہیں کہ فلسفی اس امر سے انکار کرتا ہے کہ ستون رویا ہو۔ مگر وہ حقیقت سے بے خبر تھے کیونکہ اولیاء اللہ کو جو حواس عطا کیے جاتے ہیں ان سے فلسفی بے خبر ہوتا ہے۔

۱۲) دعا دل سے ہو

فرمایا کرتے تھے "صرف زبان سے کلمات کو تکرار کرنے میں برکت نہیں ہوتی جب تک کہ دل بھی اس کے ساتھ نہ ہو۔ دعا کے وقت انسان کو چاہیے کہ جو کلمات دعائیہ منہ سے نکالے ان کے معنی اور مطلب کو سمجھتا ہوا اور اپنی دلی آرزو کے ساتھ ان کا مطالبہ اللہ تعالیٰ سے کرے نہ کہ صرف لفظوں کو پڑھے اور اس کی قلبی کیفیت اس کے مطالب سے خالی ہو۔ ایسا پڑھنا بے اثر ہوتا ہے۔

۱۳) موت کی طیاری

؎ غنیمت جان لو مل بیٹھنے کو جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہے

یہ مقولہ عموماً آپ اس وقت فرمایا کرتے تھے جب کہ آپ نے اس بات پر زور دینا ہوتا کہ انسان کی زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔ معلوم نہیں کس وقت موت اچانک آ جائے انسان کو چاہئے کہ ہر وقت موت کے لیے طیار رہے۔

۹۱-۱۸۹۰ء کے موسم سرما کا واقعہ ہے جب کہ میں پہلی دفعہ قادیان آیا اس وقت میں جموں ہائی سکول میں ٹیچر تھا اور استاذی المکرم حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ بھی اس وقت جموں میں بطور شاہی طبیب تھے۔ جس دن میں قادیان پہنچا صرف ایک مہمان اور تھے سیّد فضل شاہ صاحب جن کے صاحبزادے ڈاکٹر سیّد عنایت اللہ شاہ صاحب اب علی گڑھ کالج میں ملازم ہیں۔ پس اس شب ہم دو مہمان تھے اور گول کمرہ ہمارا جائے قیام تھا جو مسجد مبارک کی سیڑھیوں کے پاس اب تک اس ہیئت وصورت میں موجود ہے۔ رات اس کمرہ میں آرام کرنے کے بعد جب صبح سویرے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیر کے واسطے تشریف لائے تو سیّد صاحب اور حافظ حامد علی شاہ صاحب اور عاجز حضور کے ساتھ ہوئے کھیتوں میں سے ایک چکر لگاتے ہوئے قادیان کی مشرقی جانب ایک طرف سے جا کر دوسری طرف سے واپس آئے۔...... میں نے سوال کیا کہ گناہوں سے بچنے کا کیا ذریعہ ہے حضور نے فرمایا: "انسان طول امل نہ کرے اور موت کو یاد رکھے اس طریقہ سے گناہوں سے بچا رہتا ہے۔"

۱۴) شرط عشق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ شعر عام طور پر پڑھا کرتے

؎ گر نہ باشد بدست راہ بُردن شرط عشق است در طلب مُردن

اگر آدمی کو دوست تک پہنچنے کا راستہ نہ ملے تب بھی عاشق صادق کا کام یہ ہے کہ اس راستہ کی تلاش میں لگا رہے اور اسکی طلب میں جان دے دے جب تک کہ انسان اپنی جان تک دینے کے واسطے تیار نہیں ہو جاتا وہ سچا عاشق اور طالبِ صادق نہیں کہلا سکتا انسان کا کام ہے کہ وفاداری اختیار کرے۔ مقصد حاصل ہو یا نہ ہو اس کی پروا نہ کرے اپنی طرف سے برابر طلب میں لگا رہے۔

۱۵) ہر حالت میں گزر ہو جاتی ہے

"شب تنور گزشت وشب سمور گزشت" سردیوں کی راتیں کسی نے تنور کے پاس بیٹھ کر اور آگ تاپ کر گزار دیں۔ جیسا کہ غرباء کا حال ہوتا ہے اور کسی نے پوستین اور سمور پہن کر اپنے آپ کو گرم رکھا دونوں کی رات گزر ہی جاتی ہے اور وقت نکل جاتا ہے۔

یہ کلمات حضور علیہ السلام اس وقت فرمایا کرتے تھے جب آپ دنیا کی بے ثباتی اور دنیا کی اشیاء اور اموال میں کم تعلق رکھنے کی طرف توجہ دلاتے اور تاکید فرماتے تھے کہ دنیا کی زندگی تو جس طرح بھی گزر جائے گی عاقبت کی فکر کرنی چاہئے جو ہمیشہ کے لیے ہے۔

۱۶) خدا داری

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے "خدا داری چہ غم داری"

یعنی جب خدا ہے تو پھر غم کس بات کا ہر ایک چیز اللہ تعالیٰ کے ماتحت اور اس کے قبضہ قدرت میں ہے وہ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے اس سے لیتا ہے اس کے دیئے ہوئے کو کوئی چھین نہیں سکتا اور اسکے نہ دینے پر کوئی دے نہیں سکتا جب انسان خدا کا ہو جائے تو پھر وہ تمام غموں سے آزاد ہو جاتا ہے۔

۱۷) دعا سے کرامت

فرمایا کرتے "سب کراماتوں کی اصل جڑ دعا ہے" دعا ہی کے ذریعہ خارق عادت کام ہوتے ہیں اور دعا ہی کے ذریعہ نشانات اور معجزات ظاہر ہوتے ہیں۔

فرماتے۔ ایک دفعہ مجھے خیال آیا کہ بخل جائز نہیں انسان کو نہیں چاہئے

کہ کسی بات پر بخل کرے لیکن اگر بالفرض بخل جائز ہوتا تو میں کسی چیز پر بخل کرتا۔تب میں نے بہت غور کیا دنیا کی کوئی شے مجھے ایسی محبوب نہ معلوم ہوئی جس پر بخل کرنا میں روا رکھتا۔نہ کوئی مال نہ کوئی دولت اور نہ کوئی نسخہ لیکن میں نے سوچا کہ دعا ایک ایسی نعمت ہے اور اس کے برکات اور فیوض اور اس کی طاقت ایسی اعلیٰ ہے اور یہ ایک ایسا قیمتی نسخہ ہے کہ اگر بخل جائز ہوتا تو میں اس بات کے بتلانے میں بخل کرتا کہ دعا کے ذریعہ ہر ایک مشکل حل ہو جاتی ہے اور ہر ایک نعمت اور برکت اس سے حاصل ہو سکتی ہے۔

۱۸)عاقبت اندیشی

فرماتے سرِ آخر بیں مبارک ایست۔جو مرد عاقبت اندیشی کرتا ہے اور آئندہ کے واسطے توشہ جمع کرتا ہے صرف موجودہ حالت پر نگاہ نہیں رکھتا بلکہ اپنی آئندہ کی ضرورتوں کو سوچتا ہے وہ مبارک انسان ہے اللہ تعالیٰ اسے برکت دے گا اور وہ دنیا کے آرام اور اموال کی نسبت بہت زیادہ راحت اور رحمت حاصل کرے گا۔

۱۹-استقامت:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ فقرہ بھی اکثر استعمال فرماتے کہ "الاستقامة فوق الکرامة" استقامت کرامت سے بڑھ کر ہے جب انسان ایک نیکی کو اختیار کرے تو پھر اس پر قائم رہے کسی نقصان کا خوف یا کسی مخالفت کا ڈر اسے اس نیکی کے کرنے اور جاری رکھنے سے روک نہ سکے۔

۲۰-مخفی حالت:

''خبث نفس نگردد بسالہا معلوم'' یہ کلمہ حضور علیہ السلام ایسے موقعہ پر فرمایا کرتے جب کسی ایسے منافق یا کمزور کا ذکر ہوتا جس کا عیب اور مخفی عادتیں سالہا سال تک ظاہر نہ ہوں مگر بالآخر وہ نمودار ہو جائیں پبلک اس کے اصلی رنگ سے اس کی منافقت کی وجہ سے بے خبر رہے مگر اس کے نفس کا خبث بالآخر اپنا آپ دکھائے۔

۲۱-درد چاہیئے:

فرمایا کرتے ''اے خواجہ درد نیست وگر نہ طبیب ہست'' اے خواجہ طبیب تو اب بھی موجود ہے مگر اصل بات یہ ہے کہ کسی میں اتنا درد نہیں کہ وہ طبیب کی طبابت سے فائدہ اٹھا سکے جب انسان میں صدق اور اخلاص ہو تو اس کے واسطے روحانیت میں ترقی کرنے کا ہمیشہ موقعہ موجود ہوتا ہے لوگ اپنی اندرونی کمزوری ایمان کے سبب محروم رہ جاتے ہیں ورنہ خدا رسیدگی کا دروازہ ہمیشہ کھلا ہے کوئی ایسا وقت نہیں کہ انسان اس سے فائدہ نہ اٹھا سکے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ترقی اور حصول مدارج کے سامان ہمیشہ موجود ہیں انسان کو چاہیئے کہ وہ غفلت میں نہ پڑے اور معرفت اور یقین کے ساتھ آگے بڑھے۔

۲۲-خاکساری:

فرمایا کرتے تھے کہ-''خاک شو پیش ازاں کہ خاک شوی''

خاک ہونے سے پہلے خاک ہو جا۔آخر انسان نے مر کر مٹی میں مل جانا ہے۔چاہیے کہ زندگی میں ہی انسان خاکساری اختیار کرے۔عاجزی اور انکساری کے ساتھ زندگی بسر کرے اور تکبر اور رعونت اور بڑائی ترک کردے۔

۲۳-کلید ترقیات:

فرمایا کرتے-''استغفار کلید ترقیات روحانی ہے۔''

اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگنا اور اس سے پردہ پوشی چاہنا روحانیت میں ترقی کرنے کی چابی ہے۔غفر کے معنے ہیں ڈھانک دینا۔ جب انسان خدا تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے اسباب پیدا کرتا ہے کہ انسان کے سب گناہ چھپ جاتے ہیں اور ان کے عواقب سے وہ محفوظ ہو جاتا ہے عموماً حضرت مسیح موعود علیہ السلام استغفار کے واسطے یہ کلمہ سکھاتے تھے:

''استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ''

یعنی میں اللہ تعالیٰ سے پردہ پوشی چاہتا ہوں۔جو میرا رب ہے کہ تمام گناہوں سے میں بچ جاؤں اور اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ انسان اپنی زبان میں خدا تعالیٰ سے گناہوں کی معافی چاہے کہ اس کے گناہ بخشے جائیں اور مٹائے جائیں اور ان کے نتیجہ عذاب سے اسے بچایا جائے-واللہ غفور رحیم

بالآخر میں دعا کرتا ہوں کہ ہم سب کو جو اس جلسہ میں شامل ہیں۔اور وہ جن کے دل میں شمولیت جلسہ کے واسطے تڑپ ہے مگر کسی مجبوری، بیماری یا دوری کے سبب سے شامل نہیں ہو سکے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقوال واحکام پر عمل کر کے اپنی رضامندیوں کے حصول کی توفیق دے۔جلسہ کے برکات اور رحمتوں سے مالا مال کرے۔اللہ کریم اپنے رحم سے ہماری پردہ پوشی فرمائے۔ہماری گناہ بخشے اور ہر شر سے اور دکھ اور فساد سے بچائے۔آمین ثم آمین

(روزنامہ الفضل قادیان-۸جنوری ۱۹۳۶ء)

✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿

پیش کرتے ہیں۔ آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب اور ربر شیٹ

ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے

NIR

Soniky

NEW-INDIA RUBBER WORKS (P) LTD.

34A, DEBENDRA CH.DEY ROAD KOLKATA-700015 (INDIA)

Phone:(Off.): 2329-0611/2288/0463/1287; 2328-3553/3560
(Res): 2240/2012 E-mail: newindia@cal2.vsnl.net.in
Fax: 033-23298954

داستان درویش

از مکرم چوہدری حکیم بدرالدین صاحب عامل بھٹہ درویش قادیان

اک اضطراب مسلسل غیاب ہو کہ حضور
میں خود کہوں تو میری داستاں دراز نہیں

میری پیدائش 15 جون 1927ء کو چک 438 رگ ب تحصیل سمندری ضلع لائل پور (حال ضلع فیصل آباد) میں ہوئی۔ بچپن سے درویشی تک کا زمانہ کیونکر گزرا کیسے گزرا یہ ایک لمبی داستان ہے۔ بخوف طوالت اسے چھوڑتا ہوں۔ ہاں یہ بھی ضرور بیان کرونگا مگر کسی اور فرصت میں۔ اس وقت میں صرف درویش بننے سے آغاز کرتا ہوں۔

یوں تو ہمارا خاندان کاشتکار تھا۔ لیکن اکثر بزرگوں کا تعلق طبابت سے رہا ہے۔ اور شاہدرہ لاہور میں خاندان حکیماں سے معروف ہے۔ اور میرے تایا محترم حضرت حکیم احمد الدین صاحبؓ نے طب میں ایک انقلابی اضافہ کیا اور طب یونانی اور آیورویدک میں بڑی اصلاح فرمائی گویا کہ ان دونوں طریقہ ہائے علاج کے اصول وضوابط کو ایک نئی شکل میں مرتب فرمادیا۔ اور اس وجہ سے اسی نئے طریقہ علاج کا نام طب جدید مشرقی تجویز ہوا اور آپکو اس اصلاحی کام کے باعث استاذ الاطباء کا خطاب عطا ہوا۔

آزادی وطن کا پہلے دن کا سورج لاکھوں افراد کیلئے پیغام اجل لے کر طلوع ہوا۔ اور انسان نما درندوں نے گھر جلانے اور انسانوں کو تہہ تیغ کرنے کیلئے گلی گلی میں مقتل کھول دیئے مجبور بے کس بے سہارا افراد کے گروہ اپنے شیر خوار بچوں کو سینہ سے لگائے پناہ گاہوں کی تلاش میں گھروں سے نکل کھڑے ہوئے۔ کس کو کہاں پناہ ملی یہ کوئی نہیں بتا سکتا بعض کو موت نے پناہ دی بعض اپنی منزل پر پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ اور بعض عارضی طور پر چند یوم دم مارنے کیلئے جہاں اپنے ہم قوم لوگوں کو دیکھا وہیں پڑ رہے قادیان کے گرداگرد سے 7-8 میل تک کی دوری سے ایسے افراد اپنے گاؤں کو چھوڑ کر صرف اس لئے قادیان چلے آئے کہ یہاں جماعت احمدیہ سے انہیں حسن سلوک کی امید تھی جماعت کی طرف سے ایسے افراد کو مکان دینا تو ممکن نہ تھا۔ تاہم انہیں قوت لایموت کی حد تک خوراک فراہم کرنا شروع کر دی اور کالج (تعلیم الاسلام کالج) کی گراونڈز میں کھلے آسمان کے نیچے انہوں نے ڈیرے ڈال دیئے۔

گورنمنٹ کی طرف سے قادیان میں رفیوجی کیمپ نہیں کھولا گیا تھا ان لوگوں کی خوراک پر جو بھی خرچ آتا وہ جماعت احمدیہ ہی فراہم کرتی۔ جب یہاں پندرہ بیس ہزار افراد جمع ہو جاتے تو انڈین ملٹری جس کا ریجنل ہیڈکواٹر کالج میں تھا۔ انہیں اپنی نگرانی میں پیدل چلا کر ڈیرہ بابا نانکؒ کے رستے پاکستان پہنچا دیتی۔ یہ سلسلہ چلتا رہا اور قادیان کے اردگرد کے دیہات مسلمانوں سے خالی ہوتے چلے گئے۔ اور نوبت ایں جارسید کہ صرف قادیان ہی اس پورے علاقہ میں ایک جزیرے کی مانند رہ گیا جس میں قادیان کے اصل باشندے جنکی تعداد لگ بھگ 35 ہزار تھی۔ اور دیہات سے آئے ہوئے پندرہ ہزار کے قریب نقد جاں کا اثاثہ لئے موجود تھے مورخہ 2راکتوبر 1947ء کو قادیان کے قریبی گاؤں بھینی بانگر میں رات حملہ ہوا۔ اور 3راکتوبر صبح یہ گاؤں بھی اٹھ کر مضافات سے آئے افراد میں شامل ہو گیا۔ ہمارا گھر دارالبرکات شرقی میں تھا۔ اور ہم دونوں باپ بیٹا بھینی بانگر کی طرف رات سے پہرہ کی ڈیوٹی پر تھے۔ ہمیں مغرب سے تھوڑی دیر قبل اطلاع دی گئی کہ آپ ڈیوٹی ختم کر کے واپس چلے آئیں۔ ہم واپس آئے تو معلوم ہوا کہ تمام محلہ جات سے عورتیں بچے اور دیگر افراد بورڈنگ تحریک جدید میں جا چکے ہیں۔ اور آپ لوگ بھی وہاں ہی چلے جائیں۔

رستہ میں میری پھوپھی صاحبہ کا مکان تھا جب ہم اس کے قریب پہنچے تو میرے چچا بھی وہاں مل گئے۔ والد صاحب اور تایا صاحب تو بورڈنگ کی طرف چلے گئے اور ہم چچا جان اور میں خود مکان میں داخل ہوئے اندر جا کر دیکھا تو باورچی خانہ میں آگ جل رہی تھی اور گندھا ہوا آٹا بھی پڑا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ گھر کے افراد بڑی عجلت میں گئے ہیں چاچا صاحب کہنے لگے کہ چلو چند روٹیاں ہی پکا لیں بورڈنگ میں کام آئیں گی میں نے دیکھا کہ گھی بھی پڑا ہے میں نے کہا کہ پراٹھے بنالیں یہ محفوظ بھی رہیں گے اور نمک ڈال لیتے ہیں بغیر سالن بھی کھائے جاسکیں گے۔ لہٰذا پراٹھے بنانے شروع کر دیئے۔ ابھی چھ سات ہی بنائے تھے کہ باہر دروازہ پر دستک ہوئی

میں باہر گیا دروازہ کھولا تو دیکھا کہ آٹھ دس سپاہی، ہزارہ سنگھ صاحب تھانیدار ساتھ محترم حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ اور مکرم فضل الٰہی خان صاحب کھڑے ہیں۔ حضرت مولوی صاحب نے پوچھا کہ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔ میں نے بتایا کہ پراٹھے پکا رہے ہیں۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ تمام محلہ جات خالی ہو چکے ہیں۔ فوراً باہر نکلو اور بورڈنگ میں چلے جاؤ۔ میں نے چچا جان کو ساتھ لیا اور پکے ہوئے پراٹھے اٹھائے اور باہر آ گئے۔ مکرم ہزارہ سنگھ صاحب نے دو سپاہی ہمارے ساتھ کیے۔ کہ انہیں بحفاظت بورڈنگ چھوڑ آؤ اور خود باقی محلہ کا جائزہ لینے روانہ ہو گئے۔

خاکسار اور چچا جان جب بورڈنگ پہنچے تو دیکھا کہ بچے اور خواتین اندر ہیں۔ اور میرے والد صاحب اور تایا صاحب بورڈنگ ہاؤس کے جنوب مغربی کونہ کے سامنے ایک شیشم کے درخت کے نیچے بیٹھے ہیں۔ ہم بھی وہاں ہی بیٹھ گئے تھوڑی دیر بعد برادرم عبدالرشید صاحب نیاز بھی وہاں آ گئے۔ رات کو ہم نے گھر سے لائے ہوئے پراٹھے اندر بھجوا دیئے۔ جو بچوں نے بانٹ کر کھا لئے ہوں گے۔ اور خود ہم پانچوں افراد بھوکے رات بھر اسی پیڑ کے نیچے بیٹھے رہے۔ رات کو مغربی جانب سے فائرنگ بھی ہوئی ۔ جماعت کی طرف سے جن احباب کے پاس لائسنس والا اسلحہ تھا اُس کا جواب دیا گیا ملٹری بھی ہوشیار ہو گئی اور یہ بات ٹل گئی۔ دن نکلا تو ہر ایک کو ایک ایک مٹھی بھر گندم ابلی ہوئی دی گئی۔ ان ہزاروں افراد کے لئے نہ تو آٹا کا انتظام ہو سکا نہ سالن کا اور نہ روٹی پکائی جانی ممکن تھی۔ گندم ابلی ہوئی ایک ایک مٹھی کھا کر دن گزارا رات پھر ایک ایک مٹھی گندم ابلی ہوئی ملی کھا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور پھر اُسی پیڑ کے نیچے بیٹھ رہے۔ چار روز اسی طرح گزرے پھر چند ٹرک آئے اُن میں نہایت معذور اور کمزور افراد و خواتین کو بھجوا دیا گیا۔ اسی طرح وقفہ وقفہ سے دو دو روز بعد کنوائے convoy آتے رہے اور افراد جاتے رہے۔

دیہات سے آئے جو 15/20 ہزار افراد گراؤنڈ میں پڑے تھے ملٹری نے اُن کا ایک قافلہ تیار کیا اور پیدل ڈیرہ بابا نانکؒ کی طرف لے گئے۔ اس طرح جگہ میں گنجائش بنتے بنتے اتنی صورت پیدا ہوئی کہ ہم اندر جا کر اپنے بال بچوں کو دیکھ پائے کہ کس حال میں ہیں۔ چند روز اور گزرے تھے کہ ایک بڑا کنوائے بسوں اور ٹرکوں کا آیا اس میں لگ بھگ 120 گاڑیاں تھیں۔ اس میں بورڈنگ میں موجود سب عورتیں اور بچے و بوڑھے افراد روانہ ہو گئے اس طرح ہمیں بھی اندر قیام کی سہولت مل گئی۔ پھر چند روز بعد ایک اور کنوائے آیا اور اس کے ذریعہ رو کے ہوئے مردوں کا بھی اکثر حصہ روانہ ہو گیا۔ چچا صاحب کی اہلیہ فوت ہو چکی تھیں اور اُن کے کمسن بچے ہمراہ تھے وہ بھی روانہ ہو گئے۔

اب بورڈنگ میں بمشکل 200 آدمی رہ گئے تھے۔ اُن سب کو حکم ہوا کہ آپ بورڈنگ میں سے جو چیز اُٹھا سکتے ہیں اُٹھا کر اندرونِ شہر (موجودہ احمدیہ ایریا) چلے جائیں۔ ملٹری نے بورڈنگ سے ریتی چھلہ تک اور پھر بازار میں سیکورٹی کا انتظام کر رکھا تھا۔ ہم دونوں باپ بیٹا ایک دیگ میں اپنی ضرورت کی اشیاء چادر تکیہ حقہ ڈال کر دیگ کو ایک بانس کے ساتھ باندھ کر دونوں طرف سے کندھا دے کر اندرونِ شہر مہمان خانہ تک لے آئے۔ اسی طرح تایا صاحب اور نیاز صاحب بھی ایک دیگ لے کر آ گئے۔ ہم عصر کے بعد مغرب سے کچھ دیر قبل یہاں پہنچے تھے۔ تین ہفتہ کے بعد یہ وقت آیا کہ بعد نماز مغرب ہمیں ایک ایک روٹی اور دال کھانے کو ملی۔ الحمد للہ علی ذالك۔ رات گزارنے کے لئے شیخ محمد نصیب صاحب والا مکان دیا گیا۔ رات کو کرفیو لگا ہوتا تھا اس لئے حکم یہ تھا کہ ہر مکان کے مکین اپنے مکان میں ہی با جماعت نماز پڑھ لیا کریں۔ اندرونِ ایریا میں بھی کم و بیش 5000 افراد موجود تھے۔ چند روز بعد ایک کنوائے کے ذریعہ خاص تعداد روانہ ہو گئی اور باقی افراد میں سے 313 افراد کا انتخاب ہونا تھا۔ اس کے لئے مکرم و محترم ملوی جلال الدین صاحب شمس امیر جماعت احمدیہ قادیان کی صدارت میں ایک کمیٹی جس کے ممبر حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاب جٹ اور ناظر صاحب امورِ عامہ بھی تھے۔ اُن افراد کا جو قادیان رہنا چاہتے ہوں انٹرویو لے کر اُن کے حالات کا جائزہ لے رہی تھی۔

یاد رہے کہ قادیان میں صدر انجمن احمدیہ کے جو کارکن موجود تھے اُن کے بارہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فیصلہ فرمانا تھا۔ اس کے علاوہ ایک تعداد ایسے مستقل خدام کی بھی تھی جو خدمت مرکز کے لئے خود زندگیاں وقف کر کے آئے ہوئے تھے اور انہیں ماہوار گزارہ بھی ملتا تھا۔ اسی طرح کچھ خدام باہر کی جماعتوں سے عارضی طور پر ایام وقف کر کے قادیان آئے ہوئے تھے اُن تین گروپوں کے علاوہ قادیان کے جو لوگ یہاں موجود تھے اُن میں سے باقی تعداد پوری کر کے کُل تعداد 313 پوری کرنا مدنظر تھا۔ اور یہ تعداد 119 تھی جو انتخاب کرنا تھی۔ جو بھی قادیان میں موجود تھا ہر ایک کی خواہش تھی کے یہ سعادت اُس کو ملے۔ میں خود میرے والد بزرگوار اور تایا صاحب اور اُن کے بیٹے عبدالرشید نیاز چاروں قادیان میں رہنا چاہتے تھے۔ جب امیر صاحب جماعتِ احمدیہ قادیان نے محسوس کیا کے یہ معاملہ اُلجھا ہوا ہے تو ہمیں بلا کر کہہ دیا کہ ہم نے آپ میں

سے دو کو یہاں رکھنا ہے۔آپ آپس میں خود فیصلہ کر کے ہمیں اطلاع دے دیں کہ کون ٹھہریں گے اور کون جائیں گے۔ہم چاروں رات بھر آپس میں بحث کرتے رہے۔دونوں بزرگ یہ چاہتے تھے کہ ہم ٹھہریں۔اور ہم دونوں کو کہہ رہے تھے کہ ہم ایک لمبا عرصہ زندگی کا گزار چکے ہیں۔اب ہم نے مرنا ہی تو ہے۔ہم قادیان میں مریں گے۔اور ہم دونوں چاہتے تھے کہ دونوں بزرگ چلے جائیں۔آخر میں نے ایک دلیل دی کہ آپ پانچ بھائی حین حیات ہیں اور جو وفات پا چکے ہیں اُن کے دونوں نوجوان بیٹے بھی ادھر ہی ہیں۔آپ جا کر اپنی جدی زرعی زمین فروخت کر سکتے ہیں۔یہ کام ہمارے جانے سے نہیں ہوگا۔سب جدی زرعی زمین فروخت کر کے ہر ایک کا حصہ اس کو رقم کی صورت میں دے دیں آگے ہر ایک آزاد ہوگا کہ اپنی مرضی سے جس طرح چاہے اس کو صرف کرے۔یہ کام صرف آپ کے جانے سے ہی ہوگا۔جب یہ کام ہو جائے آپ قادیان آ جائیں۔ہم آپ کے تبادلہ میں واپس چلے جائیں گے۔اس تجویز پر دونوں بزرگ جانے پر راضی ہو گئے۔ہم نے امیر صاحب کی خدمت میں اس کی اطلاع کر دی اس طرح یہ مسئلہ طے پا گیا۔15 نومبر 1947ء کو آخری کنوائے روانہ ہو گیا اور 313 درویش اپنی نقد جانیں ہتھیلی پر لئے احمدیہ ایریا میں لوٹ آئے۔

درویشی کی پہلی رات پہرے کی ڈیوٹی تھی میرے ساتھ مکرم قریشی فضل حق صاحب تھے۔ہماری ڈیوٹی آجکل جہاں مستری منظور احمد صاحب کی S.T.D ہے اس چوک میں تھی۔احمدیہ چوک میں بھی ڈیوٹی تھی مستری دین محمد صاحب کے بالا خانہ پر بھی ڈیوٹی تھی ہمارا کام یہ تھا کہ ان دونوں سے رابطہ رکھنا ہے اور اگر کوئی ایمرجنسی ہو تو نگران صاحب جن کا آفس کوارٹر نمبر 2 میں تھا کو اطلاع کرنا تھی۔محترم قریشی صاحب کو میں نے کہا آپ یہاں قیام رہ کر دعا کرتے رہیں۔میں دونوں طرف چکر لگا کر پتا کرتا رہوں گا الحمدللہ کہ ساری رات بخیریت گزر گئی۔رات کو ڈیوٹی دینا اور دن کو وقار عمل کرنا درویشوں کا معمول زندگی تھا۔

وقار عمل کے تین محاذ تھے ا۔بہشتی مقبرہ کے گرد ایک مضبوط پکی دیوار تعمیر کرنا ۲۔اس سال کثرت سے بارش ہو کر اکثر مکان قابلِ مرمت ہو چکے تھے۔قابلِ مرمت مکانوں کی مرمت کرنا۔اور جو مکان بالکل خستہ ہو گئے تھے ان کے ملبے میں سے کار آمد سامان نکال کر محفوظ کرنا۔۳۔جو مکانات ہمارے قبضہ میں تھے ان میں پڑا سامان، فرنیچر، برتن، کپڑے وغیرہ مکانوں سے اکٹھے کر ایک جگہ سٹور میں فہرستیں بنا کر محفوظ کرنا۔تا آئندہ جب متابل زندگی شروع ہو تو کام آئے۔

ابتداء میں چند روز بہشتی مقبرہ کی دیوار بنانے پر میری ڈیوٹی رہی۔پھر مکانوں سے سامان محفوظ کرنے میں لگ گئی۔مکرم ملک نذیر احمد صاحب پشاوری مرحوم انچارج تھے۔اور ہم دس پندرہ آدمی ان کے ساتھ بطور مددگار کام کرتے تھے۔

مددگار تو سامان لا کر مدرسہ احمدیہ میں رکھ دیتے۔باقی اس کی فہرستیں بنانا اور چٹیں لگا کر ترتیب سے رکھنا یہ سارا کام ملک نذیر احمد صاحب مذکور کے ذمہ تھا۔وہ رات کا بڑا حصہ یہ کام کرتے پھر بھی ان سے ختم نہ ہو پاتا۔دو تین روز جب میں نے یہ کیفیت دیکھی۔میں چونکہ دواخانہ طب جدید شاہدرہ لاہور میں ادویات تیار شدہ کے سٹور پر دو تین سال تایا جان کی نگرانی میں کام کر چکا تھا۔میں نے اگلے روز ملک صاحب کے ساتھ لگ کر آمدہ سامان کی فہرستیں بھی بنوا دیں اور لیبل لگا کر سامان بھی جلدی سیٹ کر دیا۔اگلے روز جب ملک صاحب رپورٹ لے کر نظارت امور عامہ میں گئے تو محترم ناظر امور عامہ مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی نے دیکھ کر کہا ملک صاحب یہ آپ کا کیا ہوا کام نہیں ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ ایک اور نوجوان نے میری مدد کر کے یہ کام سمیٹا ہے۔مولوی صاحب نے مجھے بلا بھیجا اور ملاقات کے بعد مکرم ملک نذیر احمد صاحب کی جگہ پر مجھے اس کام کا انچارج بنا دیا۔میں نے جنوری 48ء کے آخر تک یہ جملہ کام بااحسن طور پر مکمل کر دیا۔اسٹور کا کام میں نے خاص حد تک مکمل کر لیا تھا۔اب اس کی تفصیلات تیار کر رہا تھا۔حلقہ مسجد مبارک کے نگران بار بار میری واپسی کا مطالبہ کر رہے تھے۔

اس جگہ حلقہ جات کی کچھ تفصیل بتا دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔قادیان کے اردگرد جب حالات بگڑنے شروع ہوئے تھے۔باہر جماعتوں میں تحریک کر کے کچھ خدام خدمت سلسلہ کے لئے منگوا لئے گئے تھے۔انہیں کچھ گزارہ بھی دیا جاتا تھا۔اس زمرہ میں آئے خدام، خدام حلقہ ناصر آباد کہلائے۔جب مزید ضرورت محسوس ہوئی تو پھر تحریک کر کے عارضی طور پر یہاں خدمت بجا لانے کے لئے جو خدام آئے انہیں گزارہ نہیں دیا جاتا تھا بلکہ صرف لنگر خانہ سے کھانا اور صابن وغیرہ کی معمولی ضروریات کے لئے 5 روپے ماہوار دیئے جاتے تھے۔اس زمرہ میں آئے خدام۔خدام حلقہ مسجد اقصیٰ کہلائے۔جب قادیان سے جماعتی طور پر ہجرت کرتے ہوئے آخری قافلہ 15 نومبر 47ء کو قادیان سے روانہ ہو گیا تو قادیان کی مقامی آبادی میں سے جو لوگ خدمت مقامات مقدسہ کیلئے قادیان میں رہ پڑے انہیں خدام حلقہ مسجد مبارک کہا گیا۔اور صرف ان کو ہی درویشی کارڈ امارت مقامی کی طرف سے عطا کئے گئے۔انہیں کوئی گزارہ نہیں دیا جاتا تھا۔ابتدائی طور پر یہ

خیال تھا کہ یہ لوگ حلقہ اقصیٰ والے اور مبارک والے دو دو ماہ بعد بدلتے رہیں گے۔ اور ہر آنے والا گروپ روٹی کے علاوہ باقی اخراجات کیلئے اپنا انتظام کر کے آیا کریگا۔ اس لئے انہیں صرف روٹی لنگر خانہ سے مل جاتی تھی۔ جنوری 1948ء میں تبادلہ متوقع تھا۔ لیکن کوشش بسیار کے باوجود صرف دس افراد کا تبادلہ ممکن ہو سکا۔ اس طرح قادیان کے جو خدام یہاں مقیم تھے انہیں بھی جنوری 48ء سے -/5 روپے ماہوار اور کھانا ملنا شروع ہوا۔

صدر انجمن احمدیہ کے گریڈ کارکنان جو یہاں رکھے گئے تھے وہ اپنے اپنے گریڈ میں تنخواہیں پاتے تھے۔ اور لنگر خانہ سے کھانا قیمتاً حاصل کرتے تھے۔

نیز 1947ء میں دیہاتی مبلغین کلاس میں پڑھنے کیلئے جو سٹوڈنٹ آئے ہوئے تھے۔ انہیں انکا مقررہ وظیفہ ملتا تھا۔ انکی اور مستقل کارکنان کی تعداد ملا کر یہ بھی تعداد 70 تک تھی بعد میں 49ء میں جب دفاتر کی تنظیم نو عمل میں آئی تو قادیان کی جماعت کو چار حلقوں میں بانٹ کر کارکنان اور دیہاتی مبلغین کلاس ملا کر ایک حلقہ۔ حلقہ مسجد فضل بنا دیا گیا۔ اس طرح قادیان کی جماعت چار حلقوں میں تقسیم ہو گئی۔

پاکستان سے جنوری 1948ء میں صرف 10 افراد کا تبادلہ ممکن ہو سکا۔ پھر دو ماہ بعد مارچ 48ء میں پندرہ افراد پاکستان سے آئے اور ان کے بدلہ میں قادیان سے اتنے افراد واپس گئے۔ اس قافلہ میں مکرم چوہدری عبد القدیر صاحب بھی آ گئے تھے۔ آپکو حلقہ مسجد مبارک میں ایڈجسٹ کیا گیا۔ اس پر نگران حلقہ مبارک نے چوہدری عبدالقدیر صاحب کو سٹور پر بھجوا کر مجھے نائب نگران حلقہ مسجد مبارک مقرر کر دیا۔ 1950ء میں مقامی انتظام میں پھر تبدیلی واقعہ ہوئی اور چاروں حلقوں میں نگران کا انتظام ختم کر کے صدر حلقہ اور سیکرٹریان کا نظام قائم کیا گیا۔ انتخاب عمل میں آنے پر 1950 مئی سے مَیں صدر حلقہ مسجد مبارک منتخب ہوا۔ 1952 میں پھر انتظام میں تبدیلی واقع ہوئی اور چاروں حلقوں کو ایک کر کے امارت مقامی کی ماتحتی میں سیکرٹریاں کا انتخاب عمل میں آیا اور میں اپریل 1952ء میں جماعت احمدیہ کا پہلا جنرل سیکرٹری منتخب ہوا۔

اس عرصہ میں مرکزی خدمات 1949 میں جب دفاتر صدر انجمن احمدیہ کو نئے سرے سے منتظم کیا گیا تو مجھے مینیجر احمدیہ بک ڈپو بنایا گیا۔ ایک سال تک یہ خدمت کرنے کی توفیق پائی ازاں بعد مجھے صیغہ جائیداد میں ہیڈ کلرک کے طور پر مقرر کیا گیا۔ ازاں بعد نظارت بیت المال میں اسسٹنٹ کلرک کے طور پر لگایا گیا اور 22 دسمبر 1952ء کو مجھے افسر لنگر خانہ اور نائب افسر جلسہ سالانہ مقرر کیا گیا۔ یہ خدمت 1956ء تک کرنے کی سعادت حاصل رہی۔

جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ، نائب افسر جلسہ سالانہ، افسر لنگر خانہ کی خدمت کے ساتھ ساتھ کئی ماہ تک بطور معاون ناظر اعلیٰ کی خدمت کی بھی توفیق ملی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

1955ء میں پنجاب میں ایک بڑا سیلاب آیا جس سے سینکڑوں دیہات تمام تر ملبہ کا ڈھیر ہو گئے اور اس قدر موسلا دھار بارش ہوئی کہ قادیان کے اکثر مکان بھی گر گئے تھے۔ اس وقت جماعت کی طرف سے علاقہ بیٹ میں تباہ شدہ دیہات، راجپورہ، ملاں وال، گورسیاں وغیرہ کی مدد کیلئے پھیروچیچی میں ایک امدادی کیمپ لگایا گیا تھا۔ خاکسار کو اسکا انچارج مقرر کیا گیا اور بیس روز تک اس کیمپ کے ذریعہ سے ان دیہات کی مدد کی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس نہایت قلیل عرصہ میں ان جملہ دیہات کے مکانات کو قابل رہائش بنا دیا گیا۔ اور انکے ساکنین کی غلہ، کپڑوں اور نقد بھی مدد کی گئی اس کا ذکر تاریخ احمدیت میں بھی آ چکا ہے۔ اس کیمپ میں مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب، مستری منظور احمد صاحب، مستری ہدایت اللہ صاحب نے بہت سرگرمی سے حصہ لیا اور دیگر درویشان بھی باری باری خدمت کیلئے جاتے رہے۔

1957ء میں جب مقامی انجمنوں کے انتخابات ہوئے تو خاکساران دنوں دہلی میں تھا۔ دہلی میں مجھے جماعت احمدیہ دہلی کا جنرل سیکرٹری منتخب کیا گیا۔ دو سال مجھے دہلی میں یہ خدمت بجالانیکی توفیق ملی۔ دہلی میں جائیدادوں کے تعلق میں جماعت کا جو وفد پنڈت جواہرلال صاحب نہرو وزیر اعظم ہند کو ملنے گیا تھا۔ وفد کے ممبران کے قیام وطعام کا انتظام کرنے کی توفیق ملی۔ اسی طرح مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر سیلون سے فارغ ہو کر پاکستان جاتے ہوئے دہلی آئے تو آپکا استقبال کرنے، نیز جماعت کے مبلغ اسامہ صاحب ربوہ جاتے ہوئے جہاز لیٹ ہو جانے کے باعث دہلی ٹھہرے۔ اورٹ صالح شیبی انڈونیشیا جاتے ہوئے دہلی قیام پذیر ہوئے۔ مکرم احمد سپرجا صاحب انڈونیشیا کے سفارت خانہ میں سپرنٹینڈنٹ ہو کر آئے۔ نیز انہی ایام میں مکرم ومحترم چوہدری عبداللہ خان صاحب ایڈیشنل کسٹوڈین کی حیثیت سے دہلی میں میٹنگ کے لئے گورنمنٹ انڈیا کے بلانے پر تشریف لائے تو آپکا بھی شایان شان استقبال کرنے کی توفیق ملی۔

1962ء میں جب مقامی انجمنوں کے عہدہ داران کا انتخاب ہوا تو میں قادیان میں تھا۔ مجھے جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ قادیان منتخب کیا گیا اور میں پھر لگاتار 28 سال تک جنرل سیکرٹری منتخب ہوتا چلا گیا۔

اس عرصہ 28 سال میں مندرجہ ذیل کاموں کی بھی توفیق ملی۔

۱۔1962ء سے تمام درویشان کو چار ماہ کی گندم خرید کرا نکے گھروں تک پہنچانا۔

۲۔ نائب افسر جلسہ سالانہ کا کام دوران سال جلسہ کیلئے گندم ،لکڑی، دالیں ،مصالحہ جات کا وقت پر سٹاک کرنا۔

۳۔ زنانہ جلسہ گاہ کے لئے موجودہ نصرت لائبریری والی جگہ پر ایک نہایت گہرا گھڑا تھا۔اس کو پہلے کئی روز تک اپنی شیشے گرینڈ کرنے والی موٹر لگا کر پانی نکال کر دوسری ڈھاب میں ڈالا پھر وقار عمل کے ذریعہ مسلسل تین سالوں تک لگا تار وقار عمل کر کے یہ گڑھا بھرا گیا اور وہاں پر اب خدا تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ مرکز یہ کا دفتر اور نصرت لائبریری ،اور جلسہ سالانہ و ماہوار اجلاس ہوتے ہیں ۔الحمد للہ

اس جگہ لگ بھگ ڈیڑھ لاکھ مکعب فٹ مٹی پڑی ۔1968ء میں میونسپل کمیٹی کے انتخابات ہوئے ۔تو جماعت کی طرف سے خاکسار کو وارڈ نمبر 4 کے امیدوار کے طور پر کھڑا کیا گیا۔اور خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوا اور پھر اگلے تین انتخابات میں بھی کامیاب ہوتا رہا۔اور اس طرح جنرل سیکریٹری نائب افسر جلسہ سالانہ کی خدمات کے ساتھ ساتھ میونسپل کمیشنر کی حیثیت سے بھی 22 سال خدمت کرنے کا موقع ملا اور اس عرصہ میں صدر انجمن احمدیہ کی جائیداد رتی چھلہ کی ملکیت کے تعلق میں اہم کردار ادا کرنے کا موقع ملا۔

اس عرصہ میں قادیان میں واٹر سپلائی سکیم کا اجراء ہوا تو سب سے پہلے احمدیہ ایریا میں پانی فراہم کیا گیا۔جب دیار مسیح میں پانی کے لئے لائن بچھائی جانے لگی تو میں نے اس کام کو روک دیا اور کہا کہ زمین دوز لائن اس حصہ میں نہیں بچھائی جانی چاہئے کیونکہ گلیاں تنگ ہیں اور عمارتیں پرانی ہیں اور مقدس ہونے کی وجہ سے ان کی اہمیت نئی عمارتوں سے بھی زیادہ ہے۔واٹر سپلائی کے مقررہ افسران نے کہا یہ ہمارے بس کی بات نہیں ہے۔اسہارہ میں چنڈی گڑھ جا کر منسٹری سے اجازت حاصل کرنا ہوگی۔اور سطح پر لائن ڈالنے کے لئے جستی پائپ بھی درکار ہونگے۔زمین دوز لائینوں میں کالے لوہے کی پائپ استعمال ہو رہی تھیں۔کالے اور جستی پائپوں کی قیمت میں بھی نمایاں فرق ہے اس پر میں نے میونسپل صدر اور دو اور ممبران کو چنڈی گڑھ جانے کے لئے تیار کیا اور جماعت کی طرف سے خاکسار اور محترم ناظر صاحب امور عامہ چنڈی گڑھ گئے اور تین دن کی تگ و دو کے بعد منسٹری نے یہ بات مان لی کہ اندرونی مقدس ایریا میں جستی پائپوں سے سطح زمین کے اوپر وائیرنگ کی جائے۔اور اس غرض کیلئے منسٹری نے اپنے خصوصی فنڈ سے جستی پائپ بھی فراہم کر دیئے۔اور اسی پر عمل درآمد ہوا۔

1968ء میں جب درویشان کا قافلہ جلسہ سالانہ ربوہ میں شامل ہونیکے لئے گیا ہوا تھا۔محترم میر داؤد احمد صاحب ناظر خدمت درویشان نے خاکسار اور محترم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب کو کمیشن مقرر فرمایا کہ آپ لوگ خود ہندوستان کا دورہ کریں اور جائزہ لے کر رپورٹ کریں کہ کون سی انڈسٹری قادیان میں لگائی جاسکتی ہے۔تا کہ قادیان میں نئے جوان ہونے والے بچوں کو کاروبار میسر آسکے۔سب کے سب صدر انجمن احمدیہ کے اداروں میں تو نہیں لگائے جاسکیں گے۔لہٰذا یہ ایک اہم ضرورت ہے۔قبل اس کے کہ یہ مسئلہ کھل کر سامنے آئے پہلے سے پلاننگ ہونا ضروری ہے۔اس ہدایت پر ہم دونوں نے پروگرام بنا کر 1970ء میں کلکتہ ،لکھنؤ ،کانپور ،شاہجہان پور، بریلی ،مراد آباد، جموں و سرینگر اور دہلی کا دورہ کیا اور رپورٹ مرتب کر کے جلسہ سالانہ 70ء پر آنموصوف کی خدمت میں پیش کی۔

1962ء سے 1990ء تک سب کمیٹی تعمیر مکانات و سب کمیٹی تقسیم مکانات ،اور سب کمیٹی خدمت خلق میں بھی ممبر کی حیثیت سے کام کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

جنوری 1950ء میں جب صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کو از سر نو منظم کیا گیا۔تو ذیلی تنظیموں کے دفاتر میں بھی توجہ دی گئی۔ 1947ء میں صدر انجمن احمدیہ کا وجود قادیان میں قائم تھا۔مگر ذیلی تنظیموں و انجمنوں کو بھی صدر انجمن احمدیہ میں ضم کر دیا گیا تھا۔اور ان کے نمائندہ صدر انجمن احمدیہ کے ممبران میں شامل تھے۔جیسے لوکل انجمن احمدیہ کے ہر سہ حلقہ جات کے نگران صدر انجمن احمدیہ کے ممبر تھے اور انجمن تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے نمائندے بھی صدر انجمن احمدیہ کے ممبران میں شامل تھے۔ لیکن ان کے دفاتر الگ الگ قائم نہ تھے۔1950ء میں جہاں صدر انجمن احمدیہ کے جملہ نظارتوں کے دفاتر الگ الگ قائم ہوئے۔ذیلی اداروں کے دفاتر بھی الگ الگ قائم ہوئے۔مجلس خدام الاحمدیہ کا مرکزی دفتر بھی الگ طور پر قائم ہوا۔حضور انور کی طرف سے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کو صدر خدام الاحمدیہ مقرر کیا گیا ہوا تھا۔محترم صاحبزادہ صاحب نے مرکزی مہتمم مقرر فرمائے۔ اور خاکسار کو معتمد مرکزیہ مقرر فرمایا ۔ اور ہندوستان کی جماعتوں کے لئے پہلے نمبر پر دستور اساسی بعد ترمیم شائع کیا گیا۔اور یہ پہلا دستور اساسی خاکسار کے نام سے شائع ہوا۔قادیان میں ان دنوں پریس کی سہولت میسر نہیں تھی اس لئے حیدرآباد سے بذریعہ مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب ایڈوکیٹ یادگیری چھپوایا گیا۔ پانچ سال تک مجھے اس عہدہ پر کام کرنے کی توفیق ملی۔

قادیان سے ربوہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے بھی چند سالوں کو چھوڑ کر 1953ء سے 1983ء تک قافلے جایا کرتے تھے۔ جس میں عموماً مکرم محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب، حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹ، حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی، بزرگان امیر قافلہ ہو کر جاتے رہے ہیں۔ لیکن چند مرتبہ دیگر درویشان میں سے بھی بعض کو یہ سعادت نصیب ہوئی ایک سال مجھے بھی ربوہ کے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے جانے والے قافلہ کی امارت کا اعزاز حاصل ہوا۔ اچھا بڑا قافلہ گیا تھا۔ قافلہ میں محترم ملک صلاح الدین صاحب، مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی، مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس، مکرم مرزا ظہیر الدین منور احمد اور بہت سے دیگر معزز درویشان شامل تھے۔

1976ء میں صرف تین درویش جلسہ سالانہ ربوہ میں شامل ہونے کے لئے گئے تھے۔ محترم حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب جٹ امیر جماعت احمدیہ، مکرم مولوی فضل الٰہی خان صاحب نائب ناظر امور عامہ مرحوم اور خاکسار حکیم بدرالدین عامل بحیثیت جنرل سیکریٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ہم تینوں سے نہایت محبت اور شفقت کا سلوک فرمایا جلسہ سے قبل ہم تینوں کو افسر صاحب جلسہ سالانہ کے ساتھ تمام لنگر خانہ جات کے معائنہ کے لئے بھجوایا۔ اور جلسہ سالانہ کے دوران سٹیج پر باعزت جگہ دی اور اس جلسہ کے موقع پر جن جن کی شادی یا ولیمہ کی تقاریب میں حضور کو مدعو کیا گیا تھا۔ حضور نے درویشان کو بھی ہر تقریب میں ساتھ رکھا اور اپنے خصوصی ٹیبل پر کھانے میں شریک فرمایا اور واپسی پر لاہور آنے تک اپنی خاص گاڑی مرحمت فرمائی اور حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب جٹ امیر جماعت احمدیہ قادیان کا یہ زندگی کا آخری سفر تھا۔

آپ جنوری 77ء میں واپس تشریف لائے اور چند روز بعد جنوری کے آخری عشرہ میں بعارضہ قلب بیمار ہو کر وفات پائی اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے آمین۔

خلافتِ ثالثہ کے ابتدائی سالوں میں جب 1968ء کو درویشان حضور کی خدمت میں دستی بیعت کے لیے حاضر ہوئے تو بیعت کے بعد حضور نے درویشان کو نصیحت فرمائی کہ مجھے احساس ہے کہ مہنگائی عروج پر ہے۔ اور درویشان کے گزارے ناکافی ہیں۔ میں آپ کے لئے دعا کرتا ہوں آپ بھی دعائیں کرتے ہوئے ثابت قدمی سے خدمت میں مصروف رہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں کے دروازے کھول دے گا۔ حضور انور کی اس تقریر کے بعد میں نے درویشان کی نمائندگی میں عرض کیا کہ پیارے آقا ہم پورے عزم اور حوصلہ سے اپنے عہد پر قائم ہیں۔ اور ہم حضور کی خدمت میں یہ عہد دہراتے ہیں کہ اقتصادی اور معاشی مشکلات ہمارے پائے ثبات میں لغزش پیدا نہ کر سکیں گی۔ حضور اس پر نہایت خوش ہوئے اور سب حاضر درویشان نے بھی مجھ سے خوشنودی کا اظہار کیا۔ اس کی رپورٹ اخبار بدر قادیان میں چھپ چکی ہوئی ہے۔

خلافت رابعہ کے دور میں 1983ء کے جلسہ سالانہ پر جانے والے قافلہ کے امیر مقرر ہونے کا بھی خاکسار کو اعزاز حاصل ہوا اور حضور کے شفقت بھرے سلوک سے جھولیاں بھرنے کا موقعہ ملا الحمدللہ علیٰ ذالک

اسی جلسہ کے اختتام پر درویشوں سے ملاقات میں حضور انور نے ارشاد فرمایا کہ آپ لوگ قادیان کے گرد تبلیغ کیوں نہیں کرتے۔ آپ واپس جا کر مضافات قادیان میں باقاعدہ منظم طریقہ سے تبلیغ شروع کریں۔ حضور کے اس تاکیدی ارشاد کی تعمیل میں قادیان واپس آکر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے لوکل عہدہ داران کا اجلاس طلب فرمایا۔ اور یہ طے پایا کہ فی الحال قادیان کے گرداگرد تیس میل کے سرکل میں منظم تبلیغ شروع کی جائے۔ کیونکہ اس وقت تک ہمارے وسائل محدود تھے۔ اور سائیکلوں پر صرف اس قدر دوری تک ہی آیا جایا جا سکتا تھا۔

اگلے روز وفد روانہ ہونے والے تھے کہ مجھے اطلاع ملی کہ چند دوست آپ سے ملنے آئے ہیں میں گیا تو معلوم ہوا کہ یہ لوگ بھام سے آئے ہیں یاد رہے بھام میں تقسیم ملک کے وقت دو بھائی منگت دین اور اللہ بخش نامی گاؤں والوں نے ان کی حفاظت کی ذمہ داری لے کر پاکستان جانے سے روک لئے تھے۔ یہ گمنام رہ کر دن گزارتے رہے۔ اور جب حالات کچھ ٹھیک ہوئے تو قادیان آنے جانے لگے۔ عیدین پڑھنے بھی آجایا کرتے تھے۔ جماعت سے ملتے تھے مگر احمدی ہونے کا نام نہیں لیتے تھے۔ اسی طرح 35 سال گزر گئے۔ اور آج یہ لوگ آئے اور کہنے لگے کہ ہم پر جماعت احمدیہ کی سچائی کھل گئی ہے۔ آپ ہمیں جماعت میں داخل کر لیں۔ حیرانی تو ضرور ہوئی مگر دل میں یکدم یہ خیال آیا کہ سیدنا حضور انورؒ کی توجہ اور دعا کا اثر ہے۔ دل خوش ہوا اور ان لوگوں کے بیعت فارم پُر کروا لئے گئے اور اس کی رپورٹ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں ارسال کی گئی۔

یہ 52 افراد تھے۔ چند روز بعد حضور انورؒ کی طرف سے ارشاد موصول ہوا کہ الحمدللہ کام کا آغاز اچھا ہو گیا ہے۔ مگر مزا نہیں آیا۔ ان کو قادیان بلوا کر دعوت کریں۔ اس پر امیر صاحب جماعت احمدیہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے مشورہ اور ہدایت پر (کیونکہ اس پوری مہم کے آپ ہی

نگران اور مربی تھے) بھام سے ان نئے احمدی افراد کو اور ان کے ہمراہ بھام سے وہاں کے نمبردار اور بااثر 20-15 آدمیوں کو اور قادیان کے غیر مسلم افراد میں سے بھی 30-25 آدمیوں کو مدعو کیا گیا۔ پہلے ایک مختصر سی تقریب میں یہ بتایا گیا کہ یہ دو بھائی جو بھام میں سکھ بھائیوں نے روک لئے تھے۔ اور بعد میں ان کے ہاں اولاد بھی ہوئی، منگت دین کے ہاں چار لڑکے اور اللہ بخش کے ہاں 6 لڑکے پیدا ہوئے اب یہ لڑکے جوان ہو کر شادیاں ہو کر ان کا بال بچہ شامل کر کے یہ کل 52 افراد ہو گئے ہیں۔ ان سب نے جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ ازاں بعد بھام سے آئے 23 افراد نے بیان کیا کہ انہوں نے جو فیصلہ کیا ہے وہ نہایت اچھا اور دانشمندی کا فیصلہ ہے۔ پھر قادیان میں سے بلائے گئے غیر مسلم بھائیوں نے اس پر پسندیدگی کا اور خوشی کا اظہار کیا۔ اور آخر میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض و غائیت بیان کی اور آخر میں آئے افراد کا شکریہ ادا کیا، اور دعا کرائی۔ بعد میں کھانا پیش کیا گیا۔ جو سب نے مل کر کھایا اور واپسی پر شامل ہونے والے جملہ افراد میں مٹھائی کے ڈبے تقسیم کئے گئے۔ اس کاروائی کی رپورٹ جب حضور انور کی خدمت میں گئی تو حضور انورؒ نے نہایت خوشنودی کا اظہار فرمایا، اور کہا کہ اب کام صحیح لائینوں پر شروع ہوا ہے۔ اللھم زدفزد وبارک۔ حضور کے ان ارشادات سے کارکنان کے حوصلے بڑھ گئے اور بڑی سرگرمی سے وفود مضافات قادیان میں دعوتِ الی اللہ کے کام میں جٹ گئے اور روز بروز نئی سے نئی بستیوں میں اس قسم کے گمنام رہ رہے افراد کے جماعت میں شامل ہونے کی رپورٹیں آنے لگیں اور تیس میل کے سرکل میں دو تین مقامات کو چھوڑ کر باقی سب مقامات کے مسلمان جماعت احمدیہ میں داخل ہو گئے اور یہ ایک سال کے اندر اندر ہوا۔ اور بیس مقامات پر احمدیت کا پودا لگ گیا۔

پہلے سال میں کام تھوڑا تھا۔ نزدیک نزدیک تھا۔ اس لئے سائیکلوں پر ہی آمد و رفت ہوتی رہی اور خرچ صرف اتنا ہی ہوتا تھا کہ دورانِ سفر میں کوئی سائیکل بگڑ جائے تو مرمت کروالیا جائے۔ یا اشد مجبوری ہو تو کھانا کھالیا جائے۔ یہ اخراجات مکرم محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کی اجازت سے لوکل فنڈ سے ہی ادا ہوتے رہے۔ آگے نئے سال میں سرکل سے نکل کر آگے بڑھنا تھا۔ اور یہ کام صرف سائیکلوں پر ممکن نہ تھا بس پر کرایہ ادا کرنا ہوتا تھا۔ اور اس کے لئے بجٹ نہیں تھا۔ اس مشکل کو حل کرنے کے لئے مکرم محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان نے تجویز فرمایا کہ لوکل میں لوکل فنڈ کا جو روپیہ ریزرو ہے جس کی مقدار -/2000 روپے تھی اور اسی قدر مزید امارت مقامی کے بجٹ متفرق سے اور نظارت دعوۃ و تبلیغ کے بجٹ سے -/10000 روپے گرانٹ کی صورت میں مہیا فرمایا۔ اس طرح دوسرے سال کا خرچہ پورا کیا گیا۔ اور تبلیغ کا کام ساٹھ ستر میل کے سرکل میں جاری رہا اور سال کے آخر تک خدا تعالیٰ کے فضل کرم سے مزید 40-35 مقامات پر احمدیت کو نفوذ حاصل ہوا۔

اب تیسرے سال کا مسئلہ یعنی سال 85-1984ء کے اخراجات کا مسئلہ درپیش تھا۔ 84-1983ء کی رپورٹ میں میں نے اخراجات کے تعلق میں بھی لکھ دیا تھا۔ اور پیش آمدہ مشکلات کا ذکر کیا تھا۔ حضور انورؒ نے بعد ملاحظہ ارشاد فرمایا کہ اس غرض کے لئے ہندستان سے ایک لاکھ روپے سے زائد چندہ جمع کرنے کی اجازت ہے۔ اس پر حضور انور کے ارشاد مبارک کے مطابق تحریک کی گئی تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک لاکھ تیس ہزار روپے کے قریب چندہ جمع ہو گیا۔ جس سے سال 85-1984ء کے تبلیغی اخراجات پورے کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے قادیان کے مشرق میں 100 میل تک اور مغرب میں 60 میل تک کے سرکل میں تسلی بخش کام ہوا۔ اور نہ صرف ہندستان میں رہ گئے اس علاقہ میں مسلم افراد نے احمدیت قبول کی بلکہ چند غیر مسلم خاندان بھی احمدیت کی آغوش میں آگئے۔ اور حضورؒ کی خدمت میں رپورٹ پیش ہونے پر حضور نے ارشاد فرمایا کہ اس رپورٹ نے میرے ان زخموں پر مرہم کا کام کیا جو پاکستان کی طرف سے مجھے پہنچتے ہیں۔

اس سال ایک سال کا خرچہ پورا کر کے اگلے سال کے لئے بھی رقم بچ گئی تھی اس سے کام جاری رہا۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے دیہات میں رہ پڑے ہوئے افراد کثرت سے احمدیت میں داخل ہوتے گئے۔ ان افراد کی تربیت کا مسئلہ بھی درپیش تھا۔ میں نے حضورؒ کی خدمت میں لکھا کہ مناسب ہے کہ ان لوگوں کے بچوں کو ہم قادیان لاکر پڑھائیں اس صورت میں وہ بچے تعلیم کے ساتھ احمدیہ ماحول میں رہ کر احمدیت پر عملاً کاربند ہو جائیں گے۔ اور جب واپس جائیں گے تو اپنے اپنے علاقہ میں تعلیم و تربیت کا کام سنبھال لیں گے۔ حضورؒ نے اس تجویز کو پسند فرمایا اور اس طرح پہلے سال پانچ بچے قادیان لائے گئے۔ اور اگلے تین سالوں میں یہ تعداد بڑھ کر 28 تک پہنچ گئی۔ اور اس کے بہت مفید نتائج برآمد ہوئے۔ ان بچوں میں سے اب پانچ بچے بطور معلم مختلف مقامات پر تعلیم و تربیت میں مصروف ہیں۔ اور اسی سکیم کی برکت سے آج قادیان میں لگ بھگ 600 طلباء معلم کی ٹریننگ پا رہے ہیں۔ اور 50 کے قریب تعلیم الاسلام ہائی اسکول کی مختلف کلاسوں میں زیر تعلیم ہیں۔

ابتداء درویشی 15 نومبر 47ء سے لے کر اپریل 56ء تک میں دیگر درویشان کی طرح -/5 روپے ماہوار اور لنگر سے فری کھانا پر خدمت کرتا رہا

ہوں۔1956ء میں میں نے از خود یہ مراعات بھی لینا چھوڑ دی تھیں۔اور طوعی طور پر بلا معاوضہ جو بھی خدمت سپرد ہوئی کرتا رہا یہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے۔میں ایک خاندانی حکیم ہوں اور طب جدید مشرقی کے طریقہ علاج سے پریکٹس کرتا چلا آرہا ہوں اللہ تعالیٰ نے بڑی برکت دی ہے کہ میں اس کی وجہ سے اخراجات سے کبھی پریشان نہیں ہوا۔1983ء، 1984ء میں جب تبلیغ کے کام کی ابتداء تھی۔بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ کوئی وفد جانے کیلئے تیار ہوتا اور اخراجات سفر کے لئے رقم پاس نہ ہوتی جانے والے دوست کہتے لائیے پیسے ہم جائیں تو میں انہیں کہتا کہ آپ یہاں میرے پاس بیٹھ کر دعا کریں اللہ تعالیٰ انتظام کر دے گا۔چنانچہ وہ بیٹھ جاتے اور ابھی تھوڑی دیر ہی گذری ہوتی کہ کوئی مریض آجاتا اور وہ اس قدر رقم دے جاتا جو اس وفد کے سفر کے اخراجات کے لئے کافی ہوتی۔اور میں نہایت خوشی سے رقم ان کے ہاتھ پر رکھ کر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتا۔1956ء سے 1984ء ماہ ستمبر تک میں نے جو بھی خدمت کی بلا معاوضہ کی اس پر میں اللہ تعالیٰ کا جس قدر بھی شکر کروں کم ہے۔میرے پاس وہ الفاظ ہی نہیں کہ شکر گزاری کا حق ادا کرسکوں۔

یکم ستمبر 1984ء سے مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کی سفارش پر سیدنا حضور انورؒ نے خاکسار کو نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ برائے مضافات قادیان مقرر فرمایا اور نائب ناظر کی ابتدائی تنخواہ بالمقطع گزارہ مقرر فرمایا۔ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔نیز اسی سال یکم مئی 1984ء سے مجھے انجمن تحریک جدید کا ممبر بھی مقرر فرمایا۔

1986ء میں محترم ملک صلاح الدین صاحب جب قائمقام ناظر اعلیٰ کی حیثیت سے قادیان سے نمائندہ کے طور پر جلسہ سالانہ لندن گئے تو آپکے مشورہ پر حضور انورؒ نے مضافات قادیان میں تبلیغ کے شعبہ کو انجمن وقف جدید سے منسلک فرما دیا اور مجھے 1987ء سے بطور نائب ناظم وقف جدید برائے تبلیغ مضامات قادیان مقرر فرمایا۔اس عہدہ پر میں نے جون 1991ء تک خدمات کی توفیق پائی۔میرے ریٹائر ہونے کی تاریخ تک خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے 110 مقامات پر احمدیت کا پودا پنجاب میں لگ چکا تھا اور پنجاب میں 26 ہزار تک بیعتیں ہو چکی تھیں۔اور یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے ہی ہوا۔

1992ء سے حضور انورؒ نے خاکسار کو انجمن وقف جدید اندرون و بیرون کا ممبر بھی نامزد فرما دیا ہوا ہے۔اور اب تک میں ممبر انجمن احمدیہ تحریک جدید اور انجمن احمدیہ وقف جدید اندرون و بیرون اور قادیان کی آبادی سب کمیٹی کے ممبر کے طور پر خدمت بجا لا رہا ہوں۔اور اکثر اوقات مجھے قائمقام وکیل الاعلیٰ۔قائمقام ناظم وقفِ جدید اور صدر سب کمیٹی آبادی کے طور پر خدمت کی سعادت ملتی رہتی ہے۔نیز 2000ء میں حضور انورؒ نے مجھے قضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ میں قاضی کے طور پر بھی مقرر فرمایا ہے۔یہ سراسر اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ مجھ جیسے نالائق کو ان خدمات کا موقعہ اور توفیق عطا فرمائی۔ اور آئندہ بھی دعا ہے کہ تادم مرگ دینی اور قومی خدمات کی توفیق ملتی رہے۔

ناقابلِ فراموش یہ درویشی دور میں بعض ناقابلِ فراموش واقعات بھی پیش آئے اور جو میرے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب ہوئے ان کا ذکر کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔

ا۔جن ایام میں جماعت احمدیہ کی جائیدادوں کی واگذاری کا کیس چل رہا تھا۔ایک مرتبہ مقدمہ کی پیشی پر محترم ملک صلاح الدین صاحب، مکرم چوہدری فیض احمد صاحب اور خاکسار گورداسپور جا رہے تھے۔ہم خرچہ میں بچت کے خیال سے احمدیہ محلّہ سے ریلوے سٹیشن تک پیدل جایا کرتے تھے۔جلسہ گاہ (جہاں آجکل لنگر خانہ نمبر 2 ہے) کے مغربی کونہ سے گذر کر پرانے قبرستان میں سے ہوتی ہوئی پگڈنڈی کھیتوں میں سے ہوتی ہوئی۔مکرم چوہدری محمود احمد صاحب مبشر کے موجودہ کھیتوں میں سے ہو کر ریلوے سٹیشن پر جایا کرتے تھے۔شارٹ کٹ ہونے کی وجہ سے اکثر اس رستہ کو اپنایا جاتا تھا۔ہم اسی رستہ سے جا رہے تھے ابھی کچھ فاصلہ پر تھے کہ گاڑی چل پڑی اور ہم تینوں دوڑ کر گاڑی پر سوار ہونے کے لئے لپکے محترم ملک صاحب اور چوہدری صاحب پہلے سوار ہو گئے میں جب سوار ہونے لگا تو میرا ایک ہاتھ تو ہینڈل پر مضبوطی سے پڑ گیا دوسرے ہاتھ میں کاغذات کی فائیل تھی۔جب میں نے جمپ لیکر پاؤں پائیدان پر رکھنا چاہے تو پاؤں اوس سے گیلے ہونے کی وجہ سے پھسل گئے۔اور پیر آدھا دھڑ دونوں پائیدانوں کے اندر سے ریل کے نیچے گھس گیا۔میرے پاؤں ریل کے پہیہ سے ٹکرا کر پھر واپس آ گئے اور میں ایک ہاتھ سے پورا زور لگا کر اوپر چڑھنے میں کامیاب ہو گیا۔میرے ساتھیوں کو اس ساری واردات کا کچھ علم نہیں ہوا۔مگر میں زندگی موت کی کشمکش میں مبتلا رہ کر سوار ہوا تھا۔میں ریل میں سارا وقت اس پر حیران رہا کہ میری ٹانگیں کٹنے کی بجائے واپس کیونکر آ گئیں۔یہ محض خدا تعالیٰ کا ہی فضل و کرم تھا کہ اس نے ابھی اور کام لینے کیلئے بچایا۔

2۔1957ء میں میں دہلی میں تھا۔دہلی میں جماعت احمدیہ نے محلّہ دریا گنج میں قریب دو کنال زمین۔مسجد احمدیہ کیلئے خرید کی ہوئی تھی۔اس پر قبضہ رکھنے کیلئے ایک معمولی سا ڈھارا تین طرف سات سات فٹ دیوار بنا کر چھت کے اوپر تین چار لمبے لمبے بانس ڈال کر اس کے اوپر ٹین کی چادریں

رکھ کر ان کے اوپر بڑے بڑے پتھر 30-25 کلو وزن والے رکھ دیئے گئے ہوئے تھے۔ تا کہ چادریں اڑ نہ جائیں۔ اس کے اندر میں اکیلا قیام پذیر تھا۔ باقی کھلا میدان تھا۔ ایک روز رات کو اچانک آندھی اور بارش آگئی آندھی اس زور سے آئی کہ چادریں اڑ کر دور پھینک دیں۔ اور ان پر رکھے ہوتے پتھر کوئی میرے سر کے پاس گرا کوئی دائیں طرف اور بائیں طرف اور پاؤں کی طرف اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ اس نے مجھے بال بال بچایا۔

۳۔ انہی ایام کی بات ہے میں چونکہ کھلی جگہ میں رہتا تھا۔ میں اپنے پاس صرف چند روپے ہی رکھتا تھا۔ باقی رقم میں پروفیسر ڈاکٹر منصور احمد صاحب لکھنوی جو ان دنوں دہلی میں ملازمت کرتے تھے کے پاس جمع کرا دیا کرتا تھا تا کہ محفوظ رہے اور جب ضرورت ہوتی جا کر لے آتا۔ میری یہ عادت تھی کہ میں مغرب کی نماز پڑھکر کھانا کھانے جایا کرتا تھا ایک روز جب میرے پاس خرچہ ختم تھا میں نے پروگرام بنایا کہ میں مغرب کی نماز پڑھکر سیدھا ڈاکٹر منصور احمد صاحب کے پاس جاؤنگا اور ان سے اپنی امانت میں سے رقم لیکر کھانا کھا کر عشاء تک واپس آجاؤنگا۔ جب میں ڈاکٹر صاحب کے فلیٹ میں گیا تو وہاں تالا پڑا تھا میں نے پڑوس سے معلوم کیا تو معلوم ہوا کہ ڈاکٹر صاحب لکھنؤ گئے ہوئے ہیں۔ اور کل آئیں گے۔ میں پریشان تو ہوا مگر میں نے دل میں ارادہ کیا کہ کسی شخص کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاؤں گا۔ اور آج بھوکا ہی سو رہوں گا۔ اسلئے میں نے اتنا وقت باہر گذارا کہ دوسرے لوگ یہ سمجھیں کہ میں کھانا کھا کر آیا ہوں۔ عشاء کے وقت جب میں واپس پہنچا تو دیکھا کہ مسجد کے صحن میں مکرم شیخ خادم حسین صاحب میرا انتظار کر رہے تھے۔ میرے وہاں جاتے ہی وہ کہنے لگے حکیم صاحب آپ کہاں گئے تھے۔ میں نے کہا سب کو معلوم ہے میں مغرب کے بعد کھانا کھانے جاتا ہوں۔ شیخ صاحب نے فرمایا کہ مجھے چار بیٹیوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ اور میں نے اس کا عقیقہ کیا ہے اور آج میں نے جماعت کے جملہ افراد کو کھانے پر بلایا ہوا ہے۔ آپکے بارہ میں میرا یہ خیال تھا کہ مغرب کی نماز پڑھنے جاؤں گا تو آپ کو اپنی گاڑی میں ساتھ لے آؤنگا۔ رستہ میں چوک میں لال بتی کی وجہ سے میں نماز سے لیٹ ہو گیا اور آپ میرے آنے سے قبل مسجد سے نکل گئے۔ میں تب سے انتظار کر رہا ہوں۔ آپ خواہ کھانا کھا چکے ہوں۔ آپکو میرے ساتھ چلنا ہوگا۔ باقی دوست پہنچ چکے ہوئے ہیں۔ میں نے اپنے پیارے خدا تعالیٰ کا دل ہی دل میں بے شمار شکر ادا کیا کہ اے میرے پیارے خدا میں نے آج بھوکے رہنے کا فیصلہ کیا تھا لیکن تو نے میری خاطر پلاؤ بریانی، قورمہ کیا کیا کچھ پکوا رکھا ہے۔

۴۔ میں دہلی میں تھا اور ان ایام میں اخراجات میں سخت تنگی کا شکار تھا۔ میرے ایک عزیز نے ایک مسلم بھائی کو جو احمدی نہیں تھا اور دہلی میں اپنے رشتہ داروں سے ملنے آیا تھا اس کو اپنے خرچ کیلئے رقم کی ضرورت تھی ان دنوں بارڈر سے بہت تھوڑی رقم آنے دیتے تھے میرے عزیز نے انہیں رقعہ لکھدیا کہ آپ وہاں جا کر میرے بھائی سے دوسو روپے لے لیں۔ وہ رقعہ لے کر میرے پاس آیا میں تو خود ان دنوں پریشان تھا۔ رقعہ پڑھکر سخت پریشان ہوا۔ اگر صاف انکار کر دوں تو پھر میرے عزیز کیا خیال کریں گے۔ اور اس شخص پر کیا اثر ہوگا۔ بہر حال میں نے انکو کل آنے کیلئے کہا اور خود دل ہی دل میں دعا میں لگ گیا۔ رات کو عشاء کی نماز پڑھ کر لیٹا ہی تھا کہ باہر سے کسی کی آواز آئی جو مجھے بلا رہا تھا۔ میں نے جا کر دیکھا تو وہ مستری محمد حسین صاحب تھے۔ جو ان دنوں کانپور میں کام کرتے تھے۔ میں انہیں اندر لایا۔ خیریت دریافت کی کھانے کیلئے پوچھا تو انہوں نے کہا میں رستہ میں کھا آیا ہوں۔ سونے کیلئے میں نے انہیں بھی چارپائی بچھادی اور لیٹے لیٹے ہم باتیں کرنے لگے۔ میں نے پوچھا آپ اچانک آج کیسے آگئے کہنے لگے۔ دہلی کے قریب ایک بستی میں انجن دیکھنے آیا تھا وہاں سے فارغ ہوا تو میں نے سوچا چلو دہلی جا کر رات گزارتا ہوں وہاں آپ سے بھی ملاقات ہو جائے گی پھر تھوڑی دیر بعد کہا کہ آپکو کوئی خرچہ کی ضرورت تو نہیں میں نے کہا خرچہ تو چل رہا ہے۔ ایک اچانک ضرورت آپڑی ہے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ میرے پاس روپے ہیں۔ میں آپکو دے سکتا ہوں۔ قادیان جائیں تو حساب کر لیں گے۔ اس طرح میری یہ ضرورت جس کی وجہ سے میری نیند اڑ گئی تھی اللہ تعالیٰ نے پوری کر دی۔

اس قسم کے واقعات خاصی تعداد میں ہیں۔ مگر میں اسی پر اکتفاء کرتا ہوں کیونکہ مضمون خاصہ لمبا ہو گیا ہے۔

اس جگہ میں ان تمام درویش بھائیوں اور عزیزان کا بھی ذکر کر دینا ضروری خیال کرتا ہوں جنہوں نے مضافات قادیان میں میرے ساتھ بلا معاوضہ تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور اپنے فضلوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین۔

مکرم مولوی محمد احمد کالا افغاناں
مکرم مولوی بشیر احمد صاحب باگڑوی مرحوم
مکرم چوہدری سکندر خان صاحب مرحوم
مکرم مولوی عبدالقادر صاحب دہلوی
مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم
مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم مرحوم

مکرم مولوی عبدالوکیل صاحب نیاز
مکرم مبشر احمد صاحب ابن محمد احمد کالاافغاناں
مکرم قاری نواب احمد صاحب
مکرم حافظ اسلام الدین صاحب
مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب
مکرم فضل الٰہی خان صاحب مرحوم
مکرم عبدالعظیم صاحب جلد ساز مرحوم
مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب مرحوم
مکرم سید فیروزالدین صاحب
مکرم سید نصیرالدین صاحب

لجنہ اماءاللہ بھارت

محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماءاللہ بھارت نے نہایت درجہ تعاون فرمایا اور محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ سیکرٹری تبلیغ لجنہ اماءاللہ بھارت (راقم الحروف کی اہلیہ) کو خصوصی طور پر میرے ساتھ تبلیغ کے لئے متعین فرمایا۔ اوراخراجات سفر کے لئے فنڈ زبھی مہیا کئے۔ محترمہ سیکرٹری صاحبہ موصوفہ نے لجنہ کی ممبرات میں سے بدل بدل کر وفود لے کر میرے ساتھ تبلیغی سفروں میں جاتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے اوراپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین

چیدہ چیدہ نام میں نے لکھے ہیں۔ ورنہ قادیان کے جملہ افراد نے کسی نہ کسی رنگ میں اس مہم میں حصہ لیا۔ اور مکرم ومحترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اس پوری مہم کی نگرانی اور رہنمائی فرمائی۔ اور حضرت بیگم صاحبہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ نے لجنہ کی طرف سے تبلیغ کے کام میں بڑا ہی شفقت کا ہاتھ کام کرنے والوں پر رکھا۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف ہے۔
''ایک مومن کے دوسرے مومن پر پانچ حقوق ہیں۔''

﴿۱﴾-سلام کا جواب دینا۔
﴿۲﴾-مریض کی عیادت کرنا۔
﴿۳﴾-نماز جنازہ میں شرکت کرنا۔
﴿۴﴾-دعوت کو قبول کرنا۔
﴿۵﴾-چھینک مارنے والے کیلئے دعا کرنا۔

هٰذا مِنْ فَضْلِ رَبِّىْ

K.A.NAZEER AHMED

Mobile: 98471-87026
Ph. Res.: 0495-405834
Off:0495-702163
13/602 F
Rly. Station Link Road
Near Apsara Theatre
Calicut-673002

All Kinds of Belts, School ... & Caps
WHOLESALE AND RE...
SELLERS
BAG AND CHAPPAL...

APSARA BELT CORNER

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ
رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿الجاثية ۳۷-۳۸﴾

We treat but Allah cures. هُو الشَّافى

Praise & Greatness-All For Allah Only.

طالب دعا

Fatema Rashid

Nursing Home & Hospital

Qadian.143516.Punjab

فاطمہ رشید ہسپتال قادیان

Ph: 01872-220002, 220404
Fax: 01872-221223

"میں تو بہت دعا کرتا ہوں کہ میری جماعت ان لوگوں میں ہو جائے، جو خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور نماز پر قائم رہتے ہیں اور رات کو اٹھ کر زمین پر گرتے ہیں اور روتے ہیں اور خدا کے فرائض کو ضائع نہیں کرتے اور بخیل اور ممسک اور غافل اور دنیا کے کیڑے نہیں ہیں۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ یہ میری دعائیں خدا تعالیٰ قبول کرے گا اور مجھے دکھائے گا کہ اپنے پیچھے میں ایسے لوگوں کو چھوڑتا ہوں۔ نہ کہ وہ لوگ جن کی آنکھیں زنا کرتی ہیں اور جن کے دل پاخانہ سے بدتر ہیں اور جنکو مرنا ہرگز یاد نہیں ہے۔ میں اور میرا خدا ان سے بیزار ہے۔ میں بہت خوش ہوں گا اگر ایسے لوگ اس پیوند کو قطع کر لیں۔ کیونکہ خدا اس جماعت کو ایک ایسی قوم بنانا چاہتا ہے جس کے نمونہ سے لوگوں کو خدا یاد آوے اور جو تقویٰ اور طہارت کے اعلیٰ درجہ پر قائم ہوں اور جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم رکھ لیا ہو۔ لیکن وہ مفسد لوگ جو میرے ہاتھ کے نیچے ہاتھ رکھ کر اور یہ کہہ کر ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کیا پھر وہ اپنے گھروں میں جا کر ایسے مفاسد میں مشغول ہو جاتے ہیں کہ صرف دنیا ہی دنیا ان کے دلوں میں ہوتی ہے نہ انکی نظر پاک ہے نہ ان کا دل پاک ہے اور نہ انکے ہاتھوں سے کوئی نیکی ہوتی ہے اور نہ ان کے پیر کسی نیک کام کے لئے حرکت کرتے ہیں۔ وہ اس چوہے کی طرح ہیں جو تاریکی میں ہی پرورش پاتا اور اسی میں رہتا ہے اور اسی میں مرتا ہے وہ آسمان پر ہمارے سلسلہ میں سے کاٹے گئے ہیں۔ وہ عبث کہتے ہیں کہ ہم اس جماعت میں داخل ہیں کیونکہ آسمان پر وہ داخل نہیں سمجھے جاتے۔"

(تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۶۱-۶۲۰)

RAKESH
JEWELLERS
01872-221987
01872-220290(PP)
MAIN BAZAR QADIAN.
For every kind of Gold and Silver ornament.
All kinds of Rings &
"Alaisallah" Rings also sold
KISHEN SETH, RAKESH SETH

MANUFACTURERS.
EXPORTERS & IMPORTERS
OF
ALL KINDS OF FASHION
LEATHER
janic eximp
16D, TOPLA 2nd LANE KOLKATA-39

ملک ملک کی سیر

The Bahamas
بہاماس

...... از شاہد احمد ندیم

سرکاری نام: کامن ویلتھ آف بہاماس، دارالحکومت: نساؤ، رقبہ: 13939 مربع کلومیٹر، آبادی: تین لاکھ آٹھ ہزار، زبان: انگریزی، شرح خواندگی: 98%، سرکاری مذہب: کوئی نہیں، شرح مبادلہ: بہامین ڈالر(1=$1)، فی کس سالانہ شرح آمد: ۱۵،۰۰۰ ہزار ڈالر، گورنر جنرل: Orville A. Turnquest، وزیر اعظم: Hubert Ingraham

طریق حکومت: منشوری شاہی حکومت، رئیس المملکت: برطانوی شاہی حکومت جس کی نمائندگی گورنر جنرل کرتا ہے۔ شہری و دیہاتی تناسب: شہری ۸۶٪ دیہاتی ۱۴٪

نسلی تناسب (۱۹۹۳ء): سیاہ فام ۸۵٪، سفید فام ۱۲٪، ایشیائی یا ہسپانوی ۳٪۔ بڑے شہر: نساؤ، فری پورٹ/ لوکایا، مارش ہاربر اور بیلی ٹاؤن

اوسط شرح زندگی: مرد ۶۸ سال عورت ۷۷.۲ سال۔

آمد و رفت: اس مجمع الجزائر میں ریل نہیں ہے۔ سڑکوں کی کل لمبائی ۲۴۵۰ کلومیٹر ہے۔ صحت: ۱۹۹۲ء کے اعداد و شمار کے مطابق ہر ۷۰۹ افراد پر ایک ڈاکٹر مہیا تھا۔

دفاع: فوج کی تعداد جو تمام کی تمام ساحلوں کی حفاظت کرتی ہے ۸۶۰ ہے۔ کل قومی بجٹ میں سے 0.6% دفاع پر خرچ ہوتا ہے۔

بہاماس ایک مجمع الجزائر اور مملکت ہے جو جزائر غرب الہند کے مغرب میں واقع ہے، جو ۷۰۰ جزائر اور ۲۰۰۰ سے زائد پست اور بے برگ و بار پہاڑی ٹیلوں پر مشتمل ہے۔ یہ فلوریڈا، امریکہ کے ساحل سے جنوب مشرقی جانب جبکہ کیوبا اور Hisponiolo سے شمال میں واقع ہے۔ یہ مجمع الجزائر ۹۰،۰۰۰ میل کے رقبہ پر محیط ہے۔

۱۶۷ کلومیٹر طویل اور ۶۴ کلومیٹر عریض اینڈ روس یہاں کا سب سے بڑا جزیرہ ہے۔ اس کی دارالحکومت نساؤ سب سے اہم جزیرہ New Proviedence پر واقع ہے۔

اس مجمع الجزائر میں محض ۳۰ جزیرے ہی آباد ہیں۔ بہاما جزائر کی جغرافیائی location بہت اہمیت کی حامل ہے کیونکہ یہ ایک طرح سے میکسیکو کی خلیج، کریبیائی سمندر اور تمام وسطی امریکہ کے خطہ کے لیے راستہ فراہم کرتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں امریکہ کی تلاش میں کولمبس نے سب سے پہلا قدم رکھا تھا۔ اور اس کے بعد تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ یہاں کے اصل باشندوں نے اس خطہ کے ارتقاء میں سب سے خوفناک اور تکلیف دہ ادوار کو برداشت کیا۔ یورپ کی طرف سے آبادکاری کی کوششوں کے نتیجہ میں قومی و نسلی دشمنیاں پیدا ہو گئیں جسکے نتیجہ میں ایک لمبا عرصہ تک بدانتظامی، انتشار اور ڈاکہ زنی کا دور رہا۔ اس کے نتیجہ میں جو تہذیب اور تمدن ظہور میں آیا اس میں یورپین اثر صاف عیاں ہے۔ اس طرح سے بہاماس یورپین اور افریقی وراثت کی ایک خوبصورت آمیزش پیش کرتا ہے۔ یہ جزائر جو قدرتی معدنیات سے عموماً خالی ہیں، اپنے خوبصورت اور دیدہ زیب ساحلوں کی وجہ سے بڑی تعداد میں آنے والے سیاحوں پر منحصر ہیں۔ ان جزائر کی طرف سیاحوں اور خاص طور پر شمالی امریکہ سے آنے والے زائرین کی آمد کی وجہ سے یہاں کے باشندوں کا طرزِ معاش کافی اعلیٰ ہے۔

جھنڈا:
بہاماس کے جھنڈے میں اوپر نیچے ہلکے آسمانی رنگ کی دو پٹیاں ہیں، جبکہ درمیان میں پیلے رنگ کی پٹی ہے۔ بائیں طرف سیاہ رنگ کا ایک مثلث ہے۔

ہموار زمین اور بہت کم بلندی یہاں کے جزائر کی اہم خصوصیت ہے۔ مثلاً Bimini نامی جزیرہ سمندر سے محض ۲۰ فٹ بلندی پر واقع ہے۔ اٹلانٹک کی جانب واقع جزائر میں پہاڑیاں ہیں۔ Cat Island پر واقع پہاڑی سب سے بلند ہے جس کی اونچائی ۲۰۶ فٹ ہے۔

تاریخ: عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ سب سے پہلے ۱۲ اکتوبر ۱۴۹۲ء کو کولمبس نے پہلی مرتبہ جس جزیرہ پر قدم رکھا اُس کو مقامی زبان میں Guanahani کہکر پکارا کرتے تھے جس کا نام بعد میں San Salvador رکھ دیا گیا۔ اگرچہ اس کے بارے میں ابھی بھی مؤرخین کے درمیان کافی اختلافات ہیں ۱۴۹۲ء سے ۱۵۰۸ء کے درمیانہ ہسپانوی حملہ آوروں نے یہاں کے تقریباً چالیس ہزار باشندوں کو کام کی غرض سے Hispaniola (موجودہ زمانے کے Haiti اور Dominican

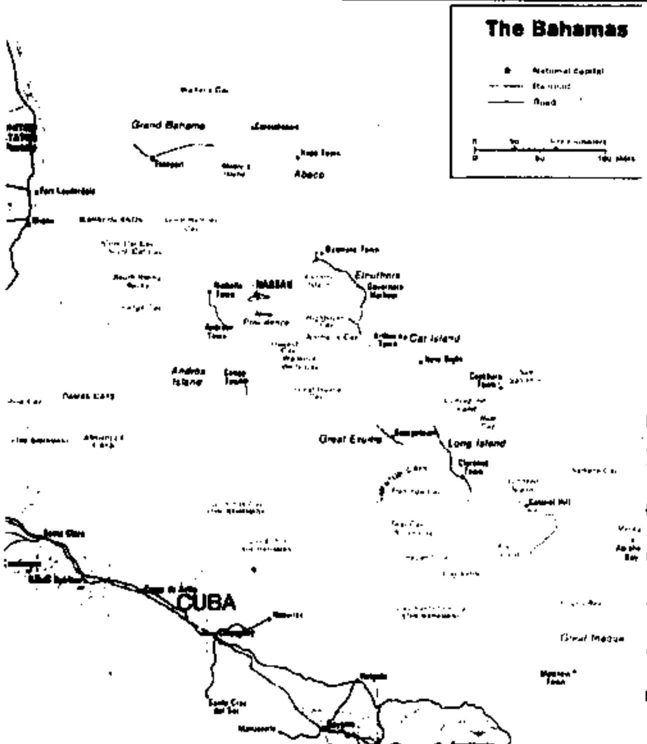

Republic) کی کھانوں میں کام کرنے کی غرض سے وہاں آباد کر دیا۔

برطانوی قبضہ: یہاں پر برطانوی مفاد کا آغاز ۱۶۲۹ء میں ہوا جب چارلس اوّل نے امریکہ کے علاقہ جات بشمول بہاما کے جزائر کو اُس وقت کے اٹارنی جنرل کے سپرد کر دیا۔ ۱۶۴۸ء میں کیپٹن ولیم سیل کی قیادت میں برطانیہ سے ۷۰ آبادکار یہاں آئے اور انہوں نے کاشتکاری کی کوشش کی۔ لیکن غیر زرخیز زمین کی وجہ سے انہیں واپس لوٹنا پڑا۔

۱۶۶۰ء میں موجودہ دارالحکومت کا نام چارلس ٹاؤن تھا یہ نام اُسے چارلس دوئم کے نام پر دیا گیا تھا مگر بعد میں اس کا نام نساؤ رکھ دیا گیا۔ ۱۷۷۶ء میں اس پر امریکہ بحریہ نے قبضہ کر لیا تا کہ اس کو جنگ آزادی کے لئے فراہم کی جانے والی کمک کی نگرانی میں آسانی ہو سکے۔ یہ قبضہ چند ہی دنوں میں ختم ہوگیا۔ مگر اس کے بعد شاہی حکومت کی طرف سے پیش کی گئی آسان شرائط کی وجہ سے بہت سے امراء امریکہ سے نقل مکانی کر کے یہاں آباد ہوگئے۔ وہ اپنے ہمراہ اپنے غلاموں کو بھی لائے جس کی وجہ سے یہاں سفید فام لوگوں کی آبادی دگنی اور سیاہ فام لوگوں کی آبادی تین گنی ہوگئی۔ انکے ذریعہ شروع کی گئی کپاس کی کاشتکاری چند سال تو فائدہ مند ثابت ہوئی مگر بعد میں کم زرخیز زمین، کیڑوں اور آخر میں غلامی پر پابندی کی وجہ سے ان کا دھندا چوپٹ ہوگیا۔ ۱۷۸۷ء میں ان سرمایہ کاروں نے بارہ ہزار پونڈ کے بدلے میں اپنے تمام مالکانہ حقوق بیچ دیے۔

امریکہ میں چلی خانہ جنگی کے دوران بہاماس نے بہت فائدہ اٹھایا اور عارضی طور پر کافی دولت جمع کر لی۔ اور پھر ۱۹۲۰ء میں امریکہ میں شراب پر پابندی لگائی گئی تب بھی سمگلنگ وغیرہ کے ذریعہ بہاماس نے بہت سا زرِ مبادلہ اکٹھا کر لیا۔ لیکن یہ سب فوائد عارضی تھے اور ملکی معیشت پر اس کا کوئی دیرپا اثر نہ پڑا۔ اس دوران اور اس کے بعد بھی جزائر میں اناناس، تمباکو، ٹماٹر وغیرہ کی کاشتکاری کی کوششیں ہوئیں مگر ابتدائی فوائد کے بعد یہ سب ناکام ہوگئیں۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد جزائر میں سیاحت کو فروغ دینے کے لیے ٹھوس بنیادوں پر کوششیں کی گئیں۔ یہ کوشش بہت کامیاب ثابت ہوئی اور اس نے جزائر کی اقتصادی اور تمدنی ڈھانچے میں غیر معمولی تبدیلی پیدا کی۔ اس کا اندازہ اسی بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آج ملکی معیشت کا ۷۰٪ فیصد حصہ سیاحت کے ذریعہ ہی آتا ہے۔

مزید معلومات کے لیے موجود کتب

اس مجمع الجزائر کی جغرافیائی معلومات حاصل کرنے کے لیے Gail Saunders کی کتاب *The Bahamas: A Family of Islands* کافی مفید ہے۔ اسی طرح عمومی رنگ میں Mary Mosely کی کتاب *The Bahamas Handbook* بھی مفید ہے۔ تفصیلی مطالعہ کے لیے *The Climate of the Bahamas(1980)* فائدہ مند ثابت ہو سکتی ہے۔ اسی طرح ان جزائر پر موجود حیرت انگیز نباتات کے متعلق *The Bahama Flora* نامی کتاب مہیا ہے۔ سیاسی تاریخ کے مطالعہ کے لیے Randol Fawkes کی کتاب *The Faith that Moved the Montain* مہیا ہے۔

باہاماس کے بارے میں چند مفید ویب سائٹس

www.bahamas.com
www.geographia.com bahamas
www.thebahamas.com
www.cia.gov cia publications factbook geos bf.html
www.bahamas.net.bs
www.thebahamasguide.com
www.bahamas-mon.com
www.whatsonbahamas.com

بشکریہ انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا 2003
Manorama Yearbook 2003
www.Google.com

بزمِ اطفال

چار علم

حاتم نے کہا میں نے چار علم اختیار کیے اور دنیا کے تمام عالموں سے چھوٹ گیا کسی نے پوچھا بھلا وہ چار علم کونسے ہیں۔

حاتم نے جواب دیا کہ پہلا یہ کہ میں نے سمجھ لیا کہ جو رزق میری قسمت میں لکھا ہے وہ نہ زیادہ ہوتا ہے نہ کم اس لیے میں زیادہ کی طلب سے مطمئن ہوگیا۔ دوسرا یہ کہ اللہ کا جو مجھ پر حق ہے وہ میرے سوا کوئی دوسرا ادا نہیں کرسکتا۔ تیسرا یہ کہ ایک چیز مجھے ڈھونڈتی ہے وہ ہے موت۔ اس سے میں بھاگ نہیں سکتا۔ چوتھا یہ کہ میرا اللہ ایک ہے جو مجھ سے باخبر رہتا ہے۔ میں نے اس سے شرم رکھی اور بُرے کاموں سے ہاتھ اٹھالیا۔

تین دوست

علم، دولت اور عزت تین دوست تھے۔ ایک دفعہ ان کے بچھڑنے کا وقت آ گیا۔

علم نے کہا۔ ''مجھے درسگاہوں میں حاصل کیا جاسکتا ہے۔''

دولت نے کہا۔ ''مجھے امراء اور بادشاہوں کے محلوں میں تلاش کیا جاسکتا ہے۔''

اپنی باری کے آنے پر عزت خاموش رہی۔ علم اور دولت نے عزت سے اس کی خاموشی کی وجہ پوچھی تو عزت نے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے کہا

جب میں چلی جاتی ہوں تو دوبارہ واپس نہیں آتی۔

اچھے اقوال

(مکرمہ صفیہ فردوس صاحبہ۔ ربوہ)

- انسان خود عظیم نہیں ہوتا اس کا کردار اسے عظیم بنادیتا ہے۔
- لوگ مخلص دوست تو تلاش کرتے ہیں۔ مگر خود مخلص ہونے کی زحمت نہیں کرتے۔
- انسان کا سب سے بڑا دشمن نفس اور شیطان ہے۔
- کسی کا دل مت توڑو دل میں خدا رہتا ہے۔

باتوں سے خوشبو آئے

- اخلاق سیرت و کردار شجرہ نسب کی کسوٹی اور آئینہ ہے۔
- اس پھول کی مانند بنو جوان ہاتھوں میں بھی خوشبو دیتا ہے جو اسے مسل دیتا ہے۔
- دلوں کو فتح کرنے کیلئے تلوار نہیں عمل کی ضرورت ہوتی ہے۔
- ہمیشہ وہی کام کرو جو تمہیں کرنا چاہئے نہ کہ وہ جسے تمہارا دل چاہے۔

مہکتے پھول

- احسان کرنا ہر کسی کے ساتھ بہتر ہے۔ مگر ہمسائے کے ساتھ احسان کرنا سب سے بہتر ہے۔
- ایک عالم کی طاقت ایک لاکھ جاہلوں سے زیادہ ہوتی ہے۔
- خوش کلامی ایک ایسا پھول ہے۔ جو کبھی بھی مرجھاتا نہیں۔
- دوست ہزار بھی کم ہیں۔ لیکن دشمن ایک بھی زیادہ
- اتنا کھاؤ جتنا ہضم کرسکو اتنا پڑھو جتنا جذب کرسکو۔
- آزادی کا ایک لمحہ غلامی کے ہزار سال سے بہتر ہے۔

پانچ حق

مرسلہ مکرمہ فہمیدہ بشیر صاحبہ۔ ربوہ

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف ہے۔

''ایک مومن کے دوسرے مومن پر پانچ حقوق ہیں۔''

۱۔ سلام کا جواب دینا۔
۲۔ مریض کی عیادت کرنا۔
۳۔ نماز جنازہ میں شرکت کرنا۔
۴۔ دعوت کو قبول کرنا۔
۵۔ چھینک مارنے والے کیلئے دعا کرنا۔

اقوالِ زرّیں

- اگر تم چاہتے ہو کہ تم خوش رہو تو دوسروں کو بھی خوش رکھو۔
- ہنستے وقت دنیا تمہارے ساتھ ہے مگر روتے وقت تم اکیلے ہو۔
- آزمائے ہوئے کو آزمانا بہت بڑی بیوقوفی ہے۔
- پہاڑ سے گر کر بچنا آسان مگر کسی کی نظروں سے گر کر بچنا بہت مشکل ہے۔
- جس نے حسد چھوڑ دیا اس نے دوستی پائی۔
- عقلمند بولنے سے پہلے سوچتا ہے اور بے وقوف بولنے کے بعد۔
- بے مزہ ہے وہ خوشی جس میں کوئی شریک نہ ہو۔
- اپنی الماری کو دولت کی بجائے کتابوں سے بھرلو۔
- ایمان دولت سے نہیں خریدا جاتا۔

(مکرمہ عطیہ مبارک صاحبہ۔ ربوہ)

’’مریم شادی فنڈ‘‘

﴿از محترم ناظر صاحب بیت المال آمد قادیان﴾

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ مورخہ 21 فروری میں اپنی والدہ مہربان محترمہ حضرت سیدہ مریم بیگم صاحب مرحومہ حرم سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غُرباء پروری، یتامیٰ ومساکین کی کفالت اور محدود ذاتی وسائل سے نادار بچیوں کی شادی و رخصتانہ کے مناسب حال ضروری انتظامات وغیرہ کئی قابل رشک و لائق تحسین نیکیوں کے تسلسل کو جماعت میں جاری وساری رکھنے کے لئے ’’مریم شادی فنڈ‘‘ کے نام سے ایک بابرکت اور مستقل مالی تحریک فرمائی ہے۔ جس پر مخلصین جماعت احمدیہ عالمگیر نے اس درجہ والہانہ لبیک کہا ہے کہ حضور پُر نور کے خطبات جمعہ فرمودہ 28 فروری و 7 مارچ کے مطابق اس مد میں ابتدائی دو ہفتوں میں وعدوں اور نقدی کی شکل میں -/14,7589 سٹرلنگ پاؤنڈ (یعنی قریباً ایک کروڑ ساڑھے تین لاکھ روپئے) سے زائد جمع ہو چکے۔ جبکہ متعدد احمدی خواتین نے اس فنڈ میں دل کھول کر بیش قیمت زیورات بھی پیش کئے ہیں۔ الّٰھم زد فزد۔ اس بابرکت مالی تحریک کی غیر معمولی ضرورت واہمیت اور اس کے تئیں مخلصین جماعت کے بے پناہ جذبۂ قربانی وایثار کے پیش نظر ہی ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ الودود نے اس توقع کا اظہار فرمایا ہے کہ۔

’’اُمید ہے یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جا سکے گا‘‘

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس دلی خواہش کو بتمام وکمال پورا کرنے کے لئے محاسب صدر انجمن احمدیہ میں ’’مریم شادی فنڈ‘‘ کے نام سے باقاعدہ ایک امانت کھولدی گئی ہے جس میں بفضلہ تعالیٰ بھارت کی جماعتوں کی طرف سے بھی بسرعت عطیات وصول ہو رہے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس بابرکت مستقل مالی تحریک کو زیادہ سے زیادہ مستحکم اور کامیاب بنایا جائے تا نادار احمدی والدین کے لئے اپنی لاڈلی بیٹیوں کو پوری عزت اور وقار کے ساتھ ان کے گھروں کیلئے روانہ کرنے کا جماعتی سطح پر معقول اور مستقل انتظام ممکن ہو سکے لہذا تمام امراء وصدر صاحبان، سیکرٹریان مال، اور مبلغین ومعلمین کرام سے درخواست ہے کہ وہ جماعت کے ایسے تمام ذی حیثیت احباب و خواتین کو اس بابرکت مالی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی پُرزور تحریک کریں جو جماعت کے لازمی چندوں میں باشرح اور باقاعدہ ہوں۔

واضح رہے کہ صدر انجمن احمدیہ کے فیصلہ 447/30-3-03 غ م کے مطابق ’’مریم شادی فنڈ‘‘ چونکہ ایک مستقل مرکزی تحریک ہے اس لئے ذیلی تنظیمیں بے شک اپنی اپنی مجالس کے صاحب استطاعت اور لازمی چندوں میں باقاعدہ اراکین کو تحریک کر کے ان سے سالانہ وعدے لے سکتی ہیں اور مرکزی رسید بک پر وصولی بھی کر سکتی ہیں۔ تاہم وعدہ جات کی فہرستیں اور وصول کردہ رقوم بہر صورت مقامی سیکرٹریان مال ہی کے توسط سے مرکز میں آنی چاہئیں تا نظارت بیت المال آمد کے لئے جماعتوار اور وعدوں اور وصولی کا یکجائی ریکارڈ مرتب کرنے میں آسانی ہو۔

اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ مخلصین جماعت کو اس بابرکت تحریک میں دل کھول کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے نتیجہ میں ان کے اموال ونفوس کو بے پایاں برکتوں سے نوازے۔ آمین

نماز کو قائم کریں اور اپنے دوستوں اور حلقہ احباب کو نماز قائم کرنے کی تلقین کرتے رہیں۔
(شعبہ تربیت مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

ہمیشہ سلسلہ کے کاموں کو عزت کی نگاہ سے دیکھو

ارشادات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مرسلہ: سید طارق مجید، قادیان

''تم جو چاہو کر لو لیکن یاد رکھو وہ دن آنے والا ہے جب احمدیت کے کاموں میں حصہ لینے والے بڑی بڑی عزتیں پائیں گے۔ لیکن ان لوگوں کی اولادوں کو جو اس وقت جماعتی کاموں میں کوئی دلچسپی نہیں لیتے دھتکار دیا جائے گا۔ جب انگلستان اور امریکہ ایسی بڑی بڑی حکومتیں مشوروں کے لئے اپنے نمائندے بھیجیں گی اور وہ اسے اپنے لئے موجب عزت خیال کریں گے۔ اس وقت ان لوگوں کی اولاد کہے گی ہمیں بھی مشورہ میں شریک کرو لیکن کہنے والا انہیں کہے گا کہ جاؤ تمہارے باپ دادوں نے اس مشورہ کو اپنے وقت میں رد کر دیا تھا اور جماعتی کاموں کی پرواہ نہیں کی تھی اس لئے تمہیں بھی مشورہ میں شریک نہیں کیا جا سکتا۔

پس اس غفلت کو دور کرو اور اپنے اندر یہ احساس پیدا کرو کہ جو شخص سلسلہ کی کسی میٹنگ میں شامل ہوتا ہے اس پر اس قدر انعام ہوتا ہے کہ امریکہ کی کونسل کی ممبری بھی اس کے سامنے ہیچ ہے۔ اور اسے سو حرج کر کے بھی اس میٹنگ میں شامل ہونا چاہیے۔ اگر وہ اس میٹنگ میں شامل نہیں ہوتا تو اس کی غیر حاضری کی وجہ سے سلسلہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ لیکن وہ خود الٰہی انعامات سے محروم ہو جائے گا۔ جب شوریٰ نہیں تھی تب بھی کام چلتا تھا۔ اب شوریٰ بلائی جاتی ہے۔ تو تب بھی کام چل رہا ہے۔ پس تم حصہ لو یا نہ لو سلسلہ کا کام تو چلتا رہے گا۔ ہاں اگر تم اس وقت جماعتی کاموں میں حصہ نہیں لیتے اور انہیں اپنے لئے موجب عزت خیال نہیں کرتے تو تمہاری اولادیں آئندہ انعامات سے محروم ہو جائیں گی۔ لوگ اپنی زندگیوں میں اپنی اولادوں کے لئے ہزاروں ہزار روپیہ کی جائیدادیں بنا جاتے ہیں تا ان کے کام آئیں۔ تم اگر سلسلہ کے کاموں میں حصہ لیتے رہے تو تمہارا ایسا کرنا تمہاری اولاد کے لئے ایک بھاری جائیداد ثابت ہوگا۔ یاد رکھو کہ اگر تم میں سے کسی کو سلسلہ کے کسی کام کیلئے مقرر کیا جائے تو اس کا اس سے بھاگنا سخت غلطی ہے۔ تم سلسلہ کے کام کی سرانجام دہی میں ہرگز کوتاہی نہ کرو بلکہ اسے اپنی عزت کا موجب سمجھو۔ اگر تم سلسلہ کے کاموں کو عزت والا قرار دو گے تو خدا تعالیٰ بھی تمہیں عزت والا بنا دے گا۔ گو اس وقت جماعت کے پاس دولت نہیں اسے دنیا میں کوئی اہمیت حاصل نہیں۔ لیکن تھوڑے عرصہ میں ہی احمدیت دنیا پر غالب آنے والی ہے۔ اور اس کے آثار خدا تعالیٰ کے فضل سے نظر آ رہے ہیں۔ بڑے بڑے لوگوں کی توجہ احمدیت کی طرف ہو رہی ہے۔ یہ بڑے بڑے لوگ جس علاقہ سے بھی آئیں گے۔ وہ احمدیت کو زیادہ معزز سمجھیں گے۔ اور احمدیت کی وجہ سے انہیں اور عزت حاصل ہوگی۔ لیکن جو لوگ سلسلہ کے کاموں میں شریک ہونے کو ذلت اور وقت کا ضیاع سمجھیں گے۔ ان کے علاقہ میں عزت دیر سے آئے گی۔ اور اگر وہ عزت آئے گی تو جن لوگوں نے اپنے وقت میں سلسلہ کی خدمت میں کوتاہی کی ہو گی ان کی اولادیں اس عزت سے محروم ہو جائیں گی۔ پس آئندہ کے لئے احتیاط کرو اور ہمیشہ سلسلہ کے کاموں کو عزت کی نگاہ سے دیکھو تم میں سے کسی کو سلسلہ کے کسی کام پر مقرر کیا جائے تو وہ سمجھے کہ خدا تعالیٰ نے اسے بہت بڑے خطاب سے نوازا ہے۔

(رپورٹ: مجلس مشاورت 1956ء، صفحہ 25-24)

"ایک خواب"

ماخوذ از:- حیات قدسی (حصہ چہارم)

مؤلفہ حضرت غلام رسول صاحب راجیکیؓ

''سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے زمانے میں میں نے رویا میں دیکھا کہ ہم جماعت احمدیہ کے کثیر التعداد لوگ قادیان کی مسجد اقصیٰ میں جمع ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح اول درس دینے کے بعد مسجد اقصیٰ کے پرانے حصہ سے باہر آ کر کھڑے ہو گئے ہیں۔ حضور اقدس کا قد اس وقت غیر معمولی اونچا معلوم ہوتا ہے۔ پاس ہی کابل کا ایک پٹھان کھڑا ہے اُس کا قد حضرت خلیفۃ المسیح سے بڑا معلوم ہوتا ہے وہ کان سے کسی قدر بہرا ہے اور حضرت اسکو اپنی بات سنانا چاہتے ہیں لیکن وہ نیچے جھک کر اور قریب ہو کر سننا نہیں چاہتا اسی اثنا میں حضرت صاحب نے ایک جست کی اور آپ کا قد اس پٹھان سے بھی ایک ہاتھ کے برابر اونچا ہو گیا۔ پھر آپ نے نیچے جھک کر اس کے کان میں کچھ کہا۔ جس پر اس نے چاندی کا ایک خالص روپیہ آپ کی خدمت میں نذر کیا۔

اسکی تعبیر مجھے یہ معلوم ہوتی ہے کہ کابل کی سرزمین میں یک لخت احمدیت پھیلے گی اور سلسلہ کا رسوخ حکومت وقت سے بھی بڑھ جائے گا۔''

(مرسلہ مکرم تنویر احمد صاحب، قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد)

ہنسی ہائیے

☆ استاد نے شاگرد سے پوچھا کہ گرمیوں میں چیزیں پھیلتی ہیں اور سردیوں میں سکڑتی ہیں۔ اس کی کوئی مثال دو۔

شاگرد نے فوراً جواب دیا جناب گرمیوں میں چھٹیاں پھیل کر دو ماہ کی ہو جاتی ہیں۔ اور سردیوں میں سکڑ کر صرف دس دن کی رہ جاتی ہیں۔

وقارِ عمل

خدام الاحمدیہ کا نشانِ امتیاز

حضرت بانیٔ تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ نے خدام کو اپنے ہاتھ سے کام کرنے کے بارے میں واضح ارشادات فرمائے ہیں۔ ان ارشادات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارے لائحہ عمل میں شعبہ وقارِ عمل کے تحت ہر ماہ کم از کم ایک وقارِ عمل ہونا از حد ضروری ہے۔ اور سال بھر میں دو مثالی وقارِ عمل بھی ہونے چاہئیں۔ تا کہ خدام کے اندر اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی روح پیدا ہو۔ اور وہ کسی کام کو کرنا ہتک نہ سمجھیں اور ان میں تکبر کا شائبہ تک نہ ہو۔ سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ بانیٔ تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

"میں نے جماعت کو عموماً اور خدام کو خصوصاً اس امر کی ہدایت کی تھی کہ وہ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ اور کسی کام کو بھی عار نہ سمجھیں۔"

نیز فرمایا:-

"میرا مقصد وقارِ عمل سے یہی تھا کہ قومی کاموں کے علاوہ جہاں تک ہو سکے خدام انفرادی کام بھی کریں اور غریبوں اور بیواؤں کے کام کرنے میں عار محسوس نہ کریں۔"

(فرمودہ ۲۱ راکتوبر ۱۹۴۵ء)

اپنے ہاتھ سے کام کرنے سے انسان کے اندر سے تکبر ختم ہو جاتا ہے۔ اور اس کے اندر محنت کرنے کی روح پیدا ہوتی ہے۔ حضور رضی اللہ عنہ اس بارے میں فرماتے ہیں:-

"ایسے کام اس غرض کے مدنظر کئے جائیں کہ کسی خادم میں تکبر کا شائبہ باقی نہ رہے۔ اور اس کا نفس مر جائے اور وہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہر ایک کام کرنے کو تیار ہو جائے۔"

(فرمودہ ۲۱ راکتوبر ۱۹۴۵ء)

پس بانیٔ تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ کے ارشادات کی طرف آپ کو توجہ دلائی جا رہی ہے کہ آپ اس شعبہ کو فعّال بنانے کی طرف بھرپور کوشش کریں۔ آپ کی مجلس میں ایک بھی خادم ایسا نہ ہو جو اس کارِ خیر میں اجتماعی و انفرادی طور پر حصہ نہ لے رہا ہو۔

لہٰذا آپ اپنی مجلس میں اس کا اہتمام کرتے ہوئے خدام کے اندر وقارِ عمل کی روح پیدا کریں۔ اور ماہانہ رپورٹ میں اس کا ذکر کریں۔

امید ہے کہ آپ اپنی مجلس میں اس کا اہتمام کریں گے اور اللہ تعالیٰ کے حضور مقرّبین میں آپ سب کا شمار ہو۔

خاکسار محمد نور الدین ناصر
مہتمم وقارِ عمل مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

غزل

اس کے در پہ دعا کرے کوئی
دکھ نہ پہنچے خدا کرے کوئی
وہ مجیب الدعا سمیع ہے جو
اس کے در پہ صدا کرے کوئی
دوستی کا دیا جلائیں ہم
دشمنی کی ہوا کرے کوئی
روح سے روح مل گئی تو کیوں
دو دلوں کو جدا کرے کوئی
اپنا دل بھی ہے ایک ویرانہ
کاش اس میں بھی آ بسے کوئی
آسماں کا وہی ستارا بنے
عجز میں جو جھکا کرے کوئی
زاغ رنگت بدل نہیں سکتا
لاکھ غازہ ملا کرے کوئی
چاند سورج کا ربط یوں ہے شمیم
اک گداگر کو شاہ کرے کوئی

﴿بلال احمد شمیم﴾

اخبارِ مجالس

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی مجلس کی تبلیغی، تربیتی یا تعلیمی رپورٹ بھی مشکوٰۃ میں شائع ہو تو آپ ایڈیٹر مشکوٰۃ کے نام اپنی رپورٹ ارسال کریں۔

اراکین مجلس اطفال الاحمدیہ کیرالہ کی قادیان آمد

الحمد للہ صوبائی مجلس خدام الاحمدیہ کیرالہ کی طرف سے گذشتہ سالوں کی طرح امسال بھی موسمی تعطیل میں اطفال الاحمدیہ کے لیے ایک تربیتی وتفریحی ٹور کا اہتمام کیا گیا۔ پروگرام کے مطابق کیرالہ کی ۱۸ مجالس سے ۴۸ اطفال اور ۳ نگران پر مشتمل وفد مورخہ ۹ راپریل ۰۳ء کو قادیان وارد ہوا۔ ۲۲ دن قادیان کی مقدس بستی میں قیام کرنے کے بعد یکم مئی ۰۳ء کو بخیریت کیرالہ واپس روانہ ہوئے۔ قادیان میں قیام کے دوران ان اطفال کے لیے خصوصی کلاسوں کا اہتمام کیا گیا۔ شعبہ اطفال خدام الاحمدیہ بھارت کی طرف سے مختلف پروگرام مرتب کیے گئے۔ باقاعدہ کلاسز کے علاوہ مقاماتِ مقدسہ کے تعارف پر مشتمل پروگرام بھی رکھا گیا تھا۔ اطفال قادیان کے مخصوص علمی وروحانی ماحول سے خوب مستفید ہوئے۔ مسجد مبارک- بیت الدعا- مزار مبارک وغیرہ سے بھرپور فائدہ اٹھایا اور درویشانِ کرام کی صحبت بھی ان کو نصیب ہوئی۔ اس دوران چونکہ حضور رحمہُ اللہ کا وصال ہوا تھا اور خلافتِ خامسہ کا مبارک دور کا آغاز بھی ہوا تھا۔ ان بچوں کو جملہ پروگرام MTA کی وساطت سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ اور خوب دعاؤں کی سعادت پائی۔

کلاس کے اختتام پر ان کا امتحان بھی لیا گیا۔ اور ایوانِ خدمت میں منعقدہ خصوصی تقریب کے موقعہ پر محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے اُن میں سندات تقسیم فرمائے۔

ان تمام پروگرام میں مکرم مولوی رفیق احمد صاحب بیگ مہتمم اطفال، مکرم مولوی ایم ابوبکر صاحب مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ بھارت کا خصوصی تعاون حاصل رہا۔

اس دوران بعض اطفال کو خدام الاحمدیہ بھارت کے زیرِ اہتمام جاری ACCEd. سے کمپیوٹر ٹریننگ حاصل کرنے کا بھی موقعہ دیا گیا۔

آخری دن ان اطفال کی ملاقات مکرم ڈاکٹر محمد عارف صاحب نگران دعوۃ الی اللہ کیرالہ سے کروائی گئی اور فوٹو بھی لی گئی۔

بہرکیف یہ پروگرام بہت کامیاب رہا۔ صوبائی مجلس خدام الاحمدیہ کیرالہ کی طرف سے مکرم مولوی ٹی محمد منزل صاحب اور مکرم محمد اشرف صاحب آف کالیکٹ مکرم سلطان احمد صاحب قائد کرولائی کو اس وفد کی نگرانی کے لیے مقرر کیا گیا تھا۔ ماشاء اللہ ان حضرات نے بہترین نگرانی کی ہے۔ جزاھم اللہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کا یہ سفر بہت مبارک فرمائے۔ قادیان کے مقدس علمی وروحانی ماحول سے کماحقہٗ فائدہ اٹھانے کی توفیق ملے۔ (امین)

(ادارہ)

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کا انعقاد

جماعتِ احمدیہ نونہ مئی میں جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد کیا گیا جس میں تمام احباب جماعت ذوق وشوق سے حاضر ہوئے اور سیرت النبیؐ کے متعلق مختلف تقاریر سے مستفید ہوئے۔ اس اجلاس کی صدارت محترم یار محمد خان صاحب صدر جماعت نونہ مئی نے کی۔ عزیز اشتیاق احمد کی تلاوتِ قرآن کریم اور عزیز اشفاق احمد کی نظم کے بعد مکرم نسیم احمد خان صاحب، مکرم جمشید طاہر صاحب اور مکرم محبوب احمد خان صاحب قائد نونہ مئی نے سیرت النبیؐ کی مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ آخر میں محترم صدر اجلاس کے خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ یہ بابرکت اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔

(مرسلہ: محمد الطاف حسین- معلم جماعتِ احمدیہ نونہ مئی کشمیر)

جماعتِ احمدیہ اجمیر کی تبلیغی وتربیتی سرگرمیاں

الحمد للہ کہ اجمیر شہر میں دعوۃ الی اللہ وتربیتی سرگرمیاں پورے زوروں پر ہیں۔ اس وقت تک پانچ مقامات میں جماعت کا پودا لگ چکا ہے اور نومبایعین کو نظام جماعت کے ساتھ منسلک کیا جارہا ہے۔ لوہا خان، شاستری نگر اور آدرش نگر کا علمی طبقہ بکثرت لوہا خان میں واقع جماعت کے مشن میں معلومات حاصل کرنے کے لیے آتا رہتا ہے۔ خدام لٹریچر وغیرہ تقسیم کرکے پیغامِ حق پہنچاتے ہیں۔ مخالفت کے باوجود ہر ماہ شہر میں جلسہ پیشوایانِ مذاہب اور جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وغیرہ منعقد کیے جاتے ہیں۔ احباب سے بیش از بیش خدماتِ دینیہ کی توفیق پانے کے لیے دعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(ایم مختار احمد بھٹی، خادم سلسلہ اجمیر- راجستھان)

جماعتِ احمدیہ آراہ

جماعتِ احمدیہ آراہ صوبہ بہار میں جلسہ یومِ خلافت منایا گیا جس میں خاکسار کی تلاوتِ قرآنِ کریم سے اجلاس کا آغاز ہوا۔ ازاں بعد مکرم رضی

احمد نے نظم پیش کی۔ جس کے بعد خاکسار نے ''خلافت علی منہاج نبوت'' کے عنوان پر تقریر کی۔ دعا کے ساتھ یہ اجلاس تکمیل پذیر ہوا۔

(مظہر احمد، مبلغ سلسلہ وسرکل انچارج آراہ-بہار)

حصار کتاب میلہ میں جماعت احمدیہ کا بک اسٹال

اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل و احسان ہے کہ ہریانہ میں پہلی مرتبہ جماعت کو بک اسٹال لگانے کی توفیق ملی۔ ۲۵رفروری سے ۲رمارچ ۲۰۰۳ء تک مہابیر اسٹیڈیم میں لگے اس میلہ میں جماعت کی طرف سے لگا یہ بک اسٹال ایسا پہلا سٹال ہے جو اسلام کی نمائندگی میں لگایا گیا ہے۔ اس موقعہ پر بک اسٹال پر آنے والے افراد کو جماعت کا تعارف کرایا گیا اور اُن میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ علاوہ ازیں ان کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دیے گئے۔ ہزارہا روپے کی کتب بھی فروخت کی گئیں۔ بعض احباب کو مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے حصار مشن میں تشریف لانے کی دعوت دی گئی۔

مکرم مولوی طاہر احمد صاحب طارق مبلغ انچارج جیند زون اور مکرم برکات اللہ صاحب معلم سلسلہ، صدر صاحبان و داعیانِ الی اللہ نے اس بک اسٹال کو کامیاب بنانے میں ہر طرح کا تعاون دیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور ہماری ان حقیر مساعی میں اپنے فضل سے برکت ڈالے۔ امین

(ایوب علی خان-مبلغ سلسلہ جیند-ہریانہ)

مجلس خدام الاحمدیہ ماندوجن کے خدام کی مثالی خدمات

مورخہ ۹رفروری کو مجلس خدام الاحمدیہ ماندوجن کے خدام نے بہت ہی لگن سے پانچ سال تک کے بچوں کو پولیو کے قطرے پلانے کی مہم میں حصہ لیا اور دو گاؤں کے بچوں کو صبح ۸ بجے سے دوپہر ۲ بجے تک دوا پلائی۔

اللہ تعالیٰ ان خدام کو جزائے خیر سے نوازے۔

(بشارت احمد شاہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ ماندوجن، کشمیر)

مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر

ماہِ اپریل کا لائحہ عمل طے کرنے کے لیے مجلس عاملہ کے دو اجلاسات منعقد کیے گئے۔ اس کے تحت دورانِ ماہ اپریل دو وقارِ عمل منعقد کیے گئے جسمیں خدام و اطفال بڑی تعداد میں شامل ہوئے اور مسجد کی صفائی میں حصہ لیا۔

ایم ٹی اے کا کنکشن: مورخہ ۶راپریل کو پروگرام کے مطابق محلہ کھاری باولی او محلہ شانتی نگر کے علاقہ میں ایم ٹی اے کا کنکشن دینے کا کام شروع کیا گیا۔ دعا کے بعد خدام کی ٹیم اپنے کام پر نکل پڑی۔ سب سے پہلے احمدیہ محلہ کے مکانات میں کنکشن دیئے گئے۔ بعد ازاں محلہ کھاری باولی تک کیبل پہنچائی گئی اور آخری مرحلہ میں شانتی نگر کے احمدی مکانات میں کنکشن دیئے گئے۔ مجلس نے طے کیا تھا کہ غیر احمدی دوستوں کی فرمائش پر مجلس اپنے خرچ پر ان کو کنکشن فراہم کرے گی چنانچہ اس کے تحت ایک غیر احمدی دوست کو مفت کنکشن دیا گیا۔ بفضلہٖ تعالیٰ ۳۲ احمدی مکانات اور ایک غیر از جماعت دوست کو ایم ٹی اے کا کنکشن دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے اور اس کے دوررس نیک اور بابرکت نتائج ظاہر کرے۔ امین

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر-کرناٹک)

محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد اور محترم نگران صاحب دعوۃ الی اللہ پنجاب اور ہماچل کا دورۂ پنجاب

مؤرخہ ۲۵رفروری سے ۳رمارچ تک مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد بھارت، محترم مولانا گیانی تنویر احمد صاحب خادم نگران دعوۃ الی اللہ پنجاب و ہماچل اور محترم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر ہیڈ ماسٹر جامعۃ المبشرین قادیان نے صوبہ پنجاب کا دورہ کیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دورہ میں درجہ ذیل دس جماعتوں میں تبلیغی و تربیتی اجلاسات منعقد ہوئے

۱-زیرہ ۲-تھراج ۳-ننگل ۴-برینہ ۵-لدھیانہ
۶-مالیر کوٹلہ ۷-شمس پور ۸-رڑکی ۹-ریل ماجرا ۱۰-ملہوی

ان دس جماعتوں میں شاندار طریق پر جلسے ہوئے۔ جس میں گردونواح کے درجنوں جماعتوں کے نمائندگان نے شرکت کی اور اپنے ایمان افروز تأثرات پیش کیے کہ کس طرح جماعت میں شامل ہونے کے نتیجہ میں انکے اندر ایک خاص پاک تبدیلی پیدا ہوئی۔ بعض نومبائعین نے بتایا کہ جماعت میں شامل ہونے سے قبل وہ ہر قسم کی نشہ آور اشیاء کا استعمال کرتے تھے اور نماز روزہ وغیرہ کا تو ان کے گاؤں میں کوئی ذکر تک نہ تھا۔ اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی جماعت کے تمام افراد نہ صرف نشہ چھوڑ چکے ہیں بلکہ نماز کے پابند بھی ہو چکے ہیں۔

اس دورہ میں منعقدہ اجلاسات میں ہر سرکل میں ۲۰۰۲ء کو لیے گئے دینی نصاب کے امتحان میں اوّل-دوم-سوم آنے والے نومبائعین میں انعامات تقسیم کیے گئے۔ یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ صوبائی طور پر ہر سال صوبہ پنجاب و ہماچل کے نومبائعین کا دینی نصاب کا امتحان لیا جاتا ہے۔ چنانچہ

۲۰۰۲ء میں ۲۷۶ نومبائعین بچوں نے دینی نصاب کا امتحان دیا تھا۔

اس موقعہ پر اجلاسات کے ساتھ ساتھ ہر مقام پر مفت میڈیکل کیمپ بھی لگائے گئے۔ جس میں مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب ناصر اور خاکسار کو خدمتِ خلق کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۲۰۰ افراد نے ان طبی سہولیات سے فائدہ اٹھایا۔

اس دورہ میں محترم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد نے زیرہ شہر ضلع فیروزپور میں تعمیر ہونیوالی نئی مسجد و مشن تھراج ضلع موگا میں نئے تعمیر ہونیوالے احمدیہ مشن کا افتتاح بھی فرمایا۔ نیز ملیرڑی ضلع پٹیالہ میں ایک مسجد کا سنگِ بنیاد بھی رکھا۔

ہر سنٹر میں محترم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد و محترم گیانی تنویر احمد صاحب خادم و مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر نے اس علاقہ کے غیر مسلم معززین سے ملاقات کے علاوہ گردونواح کی بعض نئی جماعتوں کا بھی دورہ فرمایا اور نومبائعین سے ملاقات کر کے قیمتی نصائح سے نوازا اور اُن کی حوصلہ افزائی بھی فرمائی۔

(ڈاکٹر دلاور خان، قائد تعلیم مجلس انصاراللہ بھارت)

جماعت احمدیہ پٹیالہ کی سرگرمیاں

مورخہ ۱۷ اپریل ۲۰۰۳ء کو شہر پٹیالہ میں مکرم مولوی مظفر احمد صاحب مبشر معلم سلسلہ سہری کی صدارت میں ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ عزیز روی خان کی تلاوت قرآن کریم اور عزیز فیروز خان کی نظم کے ساتھ یہ اجلاس شروع ہوا۔ سب سے پہلے مکرم مولوی مبشر احمد صاحب ندیم نے حالات حاضرہ پر تبصرہ کرتے ہوئے مسلمانوں کی بدترین حالت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان سب حالات کا ذمہ دار علماءِ سوء ہیں۔ موصوف کے بعد خاکسار نے جماعت احمدیہ کے اغراض ومقاصد کے عنوان پر تقریر کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے چند پہلوؤں پر بھی روشنی ڈالی۔ آخر میں صدرِ اجلاس نے اپنے خطاب میں حاضرین اجلاس کو بعض تربیتی پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

پٹیالہ شہر میں دیوبندیوں کا گڑھ ہے اس وجہ سے شہر کے گردونواح میں شدید مخالفت ہوتی ہے۔ اس اجلاس میں تقریباً یکصد افراد نے شرکت کی اور تمام شرکاء نے مقررین کی باتوں کو نہایت غور سے سنا۔ اس موقعہ پر مہمانانِ کرام کی ضیافت کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ دعا کریں کہ خداوند قدوس اس مساعی میں برکت ڈالے اور اس کے نتیجہ میں پٹیالہ شہر میں جلد جلد جماعت پھیلے۔ آمین

فاروق احمد فرید، خادم سلسلہ عالیہ، نائب سرکل انچارج پٹیالہ، (مالاہیڑی)

JMB Ricemill Pvt. Ltd.

AT: TISALPUT, P.O.: RAHANJA, BHADRAK, PIN-756111
Ph: 06784-50853 Res: 50420

"انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ خدا کی محبت اپنے اندر مخفی رکھتی ہے پس جب وہ محبت تزکیہ نفس سے بہت صاف ہو جاتی ہے اور مجاہدات کا صیقل اس کی کدورت کو دور کر دیتا ہے تو وہ محبت خدا کے نور کا پرتو حاصل کرنے کے لئے ایک مصفا آئینہ کا حکم رکھتی ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو جب مصفا آئینہ آفتاب کے سامنے رکھا جائے تو آفتاب کی روشنی اس میں بھر جاتی ہے" (کلام امام الزمان)

وصایا

منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی دوست کو کسی بھی جہت سے اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر مطلع فرمائیں۔

﴿سیکریٹری بہشتی مقبرہ﴾

وصیت نمبر 15212

میں ایم۔کے مویدوتی ولد شیخ کتی قوم احمدی مسلم پیشہ ہوٹل عمر 62 سال تاریخ بیعت 1963ء ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کالیکٹ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جنوری 2003 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی جسکی تفصیل حسب ذیل ہے:

1. رہائشی مکان مالیتی پندرہ لاکھ روپے کا میرے اور اہلیہ کے نام مشترکہ رجسٹر کیا گیا ہے۔اس میں میرا حصہ ساڑھے سات لاکھ روپیہ کا ہے۔اس کے 1/10 حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔اس گھر کا نمبر 12/1322 ہے۔ رجسٹریشن نمبر 3652/15.7.92 ہے۔

2. اس گھر سے ملحق 10 سینٹ قطعہ زمین میرے نام پر رجسٹر شدہ ہے۔ اس کی قیمت ساڑھے تین لاکھ روپیہ ہے۔ رجسٹریشن 7872/12-12-96 ہے۔

3. پنگاڈی میں 72 سینٹ قطعہ زمین 40 لاکھ روپے کا ہے۔ رجسٹریشن 4654/2-6-87

4. بمقام Peramanna مندرجہ ذیل قطعات زمین ہیں:

31 سینٹ رجسٹر 8017/9-3-95، 17 سینٹ رجسٹر 9587,9588/17-1-98، 17-75 سینٹ رجسٹر 5494/12-8-97، 30 سینٹ 179/1، 12 سینٹ 175/2، 47-75 سینٹ رجسٹر 7965/8-3-95، 12 سینٹ رجسٹر 6386/8-3-95

ان قطعات زمین کی مجموعی قیمت 6 لاکھ روپے کی ہے۔

5. ہوٹل جو جاری ہے چار لاکھ روپے مالیتی ہے۔

6. اس وقت مجھے ہوٹل سے 4000 روپے ماہانہ آمد ہوتی ہے۔اس کا 1/10 حصہ چندہ حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔انشاء اللہ۔میری یہ وصیت یکم جنوری 2003 سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
K N احمد کتی	ایم اے مویدوتی	PM احمد حسن

وصیت نمبر 15213

میں شیخ طاہر احمد ولد محترم شیخ عبد المومن صاحب قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-10-01 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری جائداد کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1. ذاتی 9 مرلہ زمین ہرچووال روڈ نزد فاطمہ رشید ہسپتال۔

2. زمین ایک کنال بٹ کلینک کے پچھلی جانب مشترکہ والدہ صاحبہ 4 بھائی اور تین بہنوں کے درمیان۔

نیز میں اس وقت طالب علم ہوں اور والدہ کی طرف سے ہر ماہ 300 روپیہ بطور جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اسکا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔

نیز اگر آئندہ کوئی آمد یا جائیداد مزید پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی رہے گی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد انور احمد	شیخ طاہر احمد	نعیم احمد ڈار

وصیت نمبر 15214

میں نصیر احمد بھٹی ولد محمد بشیر بھٹی پیشہ ملازمت عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد میں ایک مکان واقع ننگل نزد قادیان ہے۔آبائی جائیداد ابھی تقسیم نہیں ہوئی۔والد صاحب بحیات ہیں۔ میں صدر انجمن احمدیہ کا ملازم ہوں۔اس وقت میری تنخواہ مبلغ 3704 روپے ہے۔میں اس کا 1/10 حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔نیز آئندہ اگر کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی میری یہ

وصیت حاوی رہے گی۔ میری یہ وصیت 02-8-1 سے نافذ العمل کی جائے۔

گواہ شد العبد گواہ شد

محمد عبدالرزاق نصیر احمد بھٹی نعیم احمد ڈار

وصیت نمبر 15215

میں ملک فاروق احمد ولد مکرم نذیر احمد صاحب پشاوری قوم ملک۔ پیشہ ملازمت۔ عمر ۳۸ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان۔ ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23.11.02 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ خاکسار صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ملازم ہے اور ماہوار مبلغ 2804 روپے تنخواہ مع الاؤنس ملتی ہے۔ اس کے علاوہ اگر آئندہ کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر کارپرداز قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.12.2002 سے نافذ العمل کی جائے۔

گواہ شد العبد گواہ شد

محمد انور احمد ملک فاروق احمد نعیم احمد ڈار

وصیت نمبر 15216

میں محمد وسیم خان ولد مکرم محمد سیف خان صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 25.9.02 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد متروکہ منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔

میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ تنخواہ پر ہے جو بصورت ملازمت انجمن تحریک جدید احمدیہ قادیان ہر ماہ مبلغ 3284 روپے ملتی ہے۔

میں وعدہ کرتا ہوں کہ تا زیست اپنی آمد جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔

نیز آئندہ اگر کوئی آمد یا جائیداد مزید پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دوں گا۔ اور اُس پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی۔

میری وصیت 1.10.2002 سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد العبد گواہ شد

محمد انور احمد محمد وسیم خان محمد اسماعیل طاہر

وصیت نمبر 15217

میں مامون رشید تبریز ولد مکرم عبدالعزیز صاحب اصغر قوم بھٹی راجپوت پیشہ ملازمت عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 10-12-02. حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

اس وقت میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ نہ ہی ذاتی اور نہ ہی آبائی۔ خاکسار اس وقت جامعۃ المبشرین میں بطور مدرس سلسلہ کی خدمت بجالا رہا ہے۔ خاکسار کو ماہوار مبلغ 2745 روپے تنخواہ مع الاؤنس مل رہی ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی آمد کا 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ میری کوئی مزید آمد نہیں ہے۔ اگر آئندہ کبھی کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں گا تو اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتا رہوں گا۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی رہے گی۔

گواہ شد العبد گواہ شد

محمد انور مامون رشید تبریز قادیان خورشید احمد انور

رسالہ مشکوٰۃ کو قلمی تعاون کی ضرورت ہے۔ اہل علم حضرات اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں۔ (ایڈیٹر مشکوٰۃ)

جماعت احمدیہ کلکتہ کی طرف سے لگائے گئے بک اسٹال کا ایک منظر۔
درمیان میں مکرم مولوی سمیع الدین صاحب سعدی مبلغ سلسلہ بھی تشریف فرما ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ سری نگر کے اراکین واٹر سپلائی کی فراہمی کے لیے
نہر میں سے برف کو ہٹاتے ہوئے۔

تعلیم الاسلام انسٹی ٹیوٹ احمد آباد کے طلباء صبح ورزش کرتے ہوئے

مجلس اطفال الاحمدیہ حلقہ مبارک، قادیان کے اراکین وقار عمل کے بعد
مکرم ابوالحسن صاحب عابد سیکرٹری حلقہ مبارک اور مکرم شیخ عبدالشفیق صاحب سیکرٹری وقار عمل کے ہمراہ

جلسہ سیرت النبی کی تیاری کے سلسلہ میں پونچھ ڈسٹرکٹ کشمیر کے خدام وقار عمل کرتے ہوئے

عیدگاہ میں وقار عمل کرنے کے بعد چند کلکتہ کے خدام

Registered with the Registrar of NEWS Papers of India at No. 38951/82 Postal Registration No. Pb (0194)2003

Monthly **MISHKAT** Qadian

Majlis Khuddamul Ahmadiya Bharat Qadian
Editor :- Zainuddin Hamid

Ph.: (91) 1872-220139 (R) 222232
Fax: 220105
Vol. NO.22 June 2003 No. 6

تمہاری فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:

"سو تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اُٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے۔ وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو۔ اور اُس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ اَلْخَیْرُ کُلُّهٗ فِی الْقُرْاٰنِ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس اُن لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی تمہارے ایمان کا مُصدِّق یا مکذّب قیامت کے دن قرآن ہے۔ اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے۔ جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی۔ اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی۔ تو وہ ہلاک نہ ہوتے اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں دی گئی۔ اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی۔ تو بعض فرقے ان کے قیامت سے منکر نہ ہوتے پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے۔"

(کشتی نوح صفحہ 38/39)

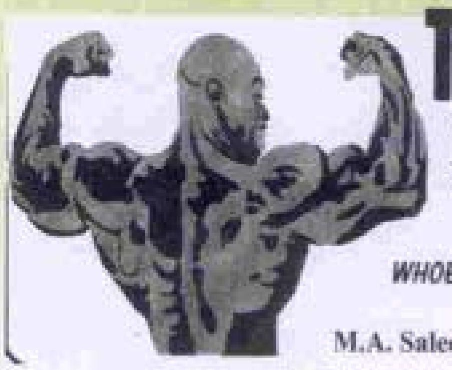

Tara's Dynamic Body grow
India's No.1 Weight Gainer for All
Weight Gain
& Weight Lose
باڈی گرو کھاؤ، باڈی بناؤ
WHOELSALE & RETAIL AVAILABLE AT: BODY GROW GYM
Santosh Complex, Beside Yadagiri 70mm, Santosh Nagar
M.A. Saleem, Hydrabad (A.P.) Ph: 040-24532488, (Gym) 24443036 (R), Cell-6521162